

صحیح

مشرقی

مشرقی شرح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پروردگار ایمان اور فوز و خیر

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: محمد احسان پبلشرز لاہور

۴۲۲ احادیث نبوی کا سچا پورا ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مشرف

جلد

چہارم



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید النعمانؒ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفے ناشر

﴿الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين و على آله واصحابه اجمعين﴾

محترم قارئین!

حدیث رسولؐ اور اس کے علوم کے ساتھ اشتغال اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور نعمتوں میں سے ہے۔ یہ مشغولیت اللہ تعالیٰ محض اپنے اُن بندوں کو عطا فرماتے ہیں کہ جن پر اس کی خاص رحمت اور نظر کرم ہوتی ہے۔

الحمد للہ یہ اعزاز والد گرامیؒ (بشیر احمد نعمانی) کو نعمانی کتب خانہ کے قیام کے فوراً بعد ہی حاصل ہوا کہ علوم حدیث رسولؐ میں صحاح ستہ کی کتب کے تراجم اور ان کی اردو زبان میں شروحات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کرنے کی پاکستان میں ابتداء ہمارے ادارہ نے کی اور عوام الناس، اردو پڑھ لکھے لوگ اور علوم جدیدہ کے حامل علماء و طلباء ہر ایک کو حدیث اور علوم حدیث کی تشنگی دور کرنے کا موقع ملا۔

ان تراجم میں علامہ وحید الزماں کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور فرمودات سے اظہار محبت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں آج تک ہونے والے دیگر تراجم میں انہی سے بکثرت استفادہ کیا جا رہا ہے۔

”نعمانی کتب خانہ“ کے شائع کردہ ان تراجم احادیث کی اشاعت کے لیے اُس دور کے تقاضوں کے مطابق دور دراز علاقوں سے کنہہ مشق خطاط حضرات کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تراجم صحاح ستہ میں ہمارے ادارہ کے شائع شدہ نسخے کم و بیش گذشتہ پچاس برس سے تاحال بیشتر دینی و علمی لائبریریوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

علمی و تحقیقی میدان میں کمپیوٹر کی آمد سے جو انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی روشنی میں ہم (مسلم شریف مع مختصر شرع النوویؒ) موجودہ ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدت کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں موجودہ ایڈیشن کو درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جس سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ ”مسلم شریف“ کا موجودہ ایڈیشن مارکیٹ میں موجود دیگر اردو نسخوں میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

تمام احادیث کو نئے سرے سے جدید اردو کمپیوٹر کمپوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راوی حدیث کے بعد متن حدیث کا مرکزی حصہ الگ فونٹ (سائل) میں لکھا گیا ہے تاکہ حدیث میں فرمان رسولؐ کا حصہ نمایاں ہو جائے۔

تمام احادیث کی نئے سرے سے نمبرنگ کی گئی ہے تاکہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں جو عالمی معیار کے مطابق نمبر رائج ہیں انہی کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سرے سے موجود ہی نہ تھیں ان کو عربی کے سابقہ اصل نسخہ سے نقل کروا کر ترجمہ بھی کروایا گیا ہے۔ الحمد للہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث موجود ہیں۔

عربی اعراب کی درستگی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ بحیثیت ناشر کسی دینی کتاب کی اصل اشاعتی خوبصورتی کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب کوئی قاری کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر سمجھ لے اور اس پر عمل کرے یہ تمام تبدیلیاں اور کاوشیں اسی سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔

اس عظیم الشان کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، ڈیزائننگ اور نظر ثانی میں ہمیں اپنے نہایت قابل احترام دوست جناب ابو بکر قدوسی صاحب اور ان کے معاونین کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے ہم دل کی گہرائیوں سے ان کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی حسنہ میں شرکت کرنے والے ہم تمام کارکنان کو دین اور آخرت کی کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ (آمین)

آخر میں ہم اللہ کے حضور نہایت عاجزی و انکساری سے سربسجود و دعاء گوئیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اور ہمارے والدین کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محمد ضیاء الحق نعمانی و محمد عثمان ظفر

نعمانی کتب خانہ (لاہور۔ گوجرانوالہ)



فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد چہارم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۱	رسول اللہ ﷺ کے مہر کا بیان	۱۳	کتاب النکاح
۴۱	نواۃ کے لفظ کی تحقیق	۱۳	نکاح کے مسائل
۴۱	ولیمہ کا بیان	۱۳	نکاح کا مستحب ہونا اس کے لئے جس کو طاققت ہو
۴۲	اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت	۱۶	جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی سے محبت کرے۔
۴۸	نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان	۱۷	باب منع کے حلال ہونے کا پھر حلال ہونے کا
۵۳	دعوت قبول کرنے کا بیان	۱۷	پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان
۵۶	طلاق ثلاثہ کا بیان	۲۶	بجھتی اور پھوٹی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے
۵۸	جماع کے وقت کی دعا	۲۸	محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ ہے
۵۹	آگے اور پیچھے سے قبل میں جمع کرنے کا بیان	۳۰	ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہوے تب تک پیغام دینا رواہ نہیں
۵۹	باب اس بیان میں کہ عورت کو روانہ نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے	۳۲	نکاح شغار کا بطلان
۶۰	عورت کا بھید کھولنا حرام ہے	۳۳	نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان
۶۱	عزل کا بیان	۳۳	بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے
۶۲	جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان	۳۵	باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے
۶۵	غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں	۳۷	عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا
	کتاب الرضاع	۳۷	جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے
۶۷	دودھ پلانے کے مسائل	۳۸	مہر کا بیان اور تعلیم القرآن اور مہر صہمہ انے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے
۶۷	رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر	۴۰	تعلیم القرآن پر اجرت یعنی درست ہے
۷۰	رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان		
۷۱	بیوی کی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان		
۷۳	ایک اور دودھ چوسنے کا بیان		
۷۴	پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان		
۷۵	بڑی عمر کی رضاعت کا بیان		
۷۷	رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۶	وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا	۷۸	نسخ کا بیان
۱۲۸	سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے	۷۸	بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور حجرِ قدید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان
۱۳۳	کتاب اللعان	۷۹	لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان
۱۳۳	لعان کا بیان	۷۹	لوٹری کے استبراء کا بیان
۱۳۳	کتاب العتق	۸۱	قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاقِ ولد میں
۱۳۳	بردہ آزاد کرنے کا بیان	۸۲	باکرہ اور شیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کا بیان
۱۳۴	ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے	۸۳	بیبیوں کی باری کا بیان
۱۳۹	ولاء کا بیچنا یا بہہ کرنا درست نہیں	۸۵	اسماء ازواجِ مطہرات رسول اللہ ﷺ اپنی باری سکون کو بہہ کرنے کا بیان
۱۵۰	غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ نہیں بنا سکتا	۸۶	دیندار سے نکاح کرنے کا بیان
۱۵۱	بردہ آزاد کرنے کی فضیلت	۸۷	باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان
۱۵۲	باپ کو آزاد کرانے کی فضیلت	۹۰	عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا بیان
	کتاب البیوع	۹۱	اگر حوا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی
۱۵۳	خرید و فروخت کے مسائل	۹۱	دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے
۱۵۴	کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے	۹۱	عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان
۱۵۴	جل الجبلہ کی بیع کی ممانعت		کتاب الطلاق
	اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے	۹۳	طلاق کے مسائل
۱۵۵	آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت	۹۹	قروہ کے مسکوں کی تحقیق
۱۵۶	شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے	۹۹	تین طلاقیں کا بیان
۱۵۷	مصراۃ کی بیع کا بیان	۱۰۰	کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی
۱۵۸	قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے	۱۰۳	تخیر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو
۱۶۰	کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے	۱۱۷	ایلاء کا بیان
۱۶۳	بانگ اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں جہاں بیع ہوتی ہے	۱۱۸	مطلقہ بانیہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان
۱۶۳	تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان		معتدہ بان کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلتا ضرورت کے واسطے روا ہے
۱۶۵	جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے	۱۲۶	
۱۶۶	میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۸	کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے	۱۶۶	درست نہیں جب تک کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو
۲۰۲	پھینے لگانے کی اجرت حلال ہے	۱۶۸	ترکھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے
۲۰۳	شراب بیچنا حرام ہے	۱۷۲	جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو
۲۰۵	شراب اور مردار اور سوراخوں کی بیع حرام ہے	۱۷۳	محافلہ اور منزلہ اور مخارہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے، معاوضہ کا منع ہونا
۲۰۷	سود کا بیان	۱۷۵	زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان
۲۰۸	بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع	۱۸۰	اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان
۲۱۱	چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض ممنوع ہونے کا بیان	۱۸۲	مزارعت اور مواجرہ کے بیان میں
۲۱۲	سونے اور گینوں والے ہار کی بیع	۱۸۳	زمین حبہ کرنے کا بیان
۲۱۳	برابر برابر اناج کی بیع		کتاب المساقات والمزارعة
۲۱۸	سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان	۱۸۵	مساقات اور مزارعت کے مسائل
۲۱۸	چاندی کی بیع	۱۸۵	درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت
۲۱۹	حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو چھوڑنے کا بیان	۱۸۸	آفت سے جو نقصان ہو اس کو بھرا دینا
۲۲۰	اونٹ کو بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا	۱۹۰	قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرض دار کو تکلیف ہو)
۲۲۵	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر جانور دینا مستحب ہے	۱۹۱	اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بچتبہ پائے تو واپس لے سکتا ہے
۲۲۶	جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے	۱۹۳	مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت
۲۲۶	گروہ رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے	۱۹۵	جو شخص مالدار ہو اس کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے۔ مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے۔
۲۲۷	بیع سلم کا بیان	۱۹۵	جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے
۲۲۸	احکام انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے	۱۹۷	جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھاس چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور روکنا کی اجرت لینا منع ہے۔
۲۲۹	بیع میں قسم کھانے کی ممانعت		کتے کی قیمت اور نجوی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے
۲۲۹	شفعہ کا بیان		کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان
۲۳۰	ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا		
۲۳۱	ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے		
۲۳۳	جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے		
	کتاب الفرائض		
۲۳۳	فرائض یعنی ورثہ کا بیان		
	فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقایا قریبی مرد کو دینے کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۵	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۲۳۵	بلحاظ نزول آیت کا سب سے آخر میں اترنے کا بیان
	جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ	۲۳۸	جو مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے
۲۷۷	وہ کام حرام نہ ہو		کتاب الہبات
۲۷۷	کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے	۲۴۰	ہبہ اور صدقہ کے مسائل
۲۷۹	غلام اور لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے	۲۴۰	جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے
	اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے وعید کا	۲۴۱	صدقہ دے کر لوٹنا حرام ہے
۲۸۲	بیان	۲۴۲	بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے
	غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پہنتے ہو اور ان کو	۲۴۵	عمری کا بیان
۲۸۲	طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو		کتاب الوصیۃ
۲۸۴	غلام کے اجر و ثواب کا بیان	۲۴۹	وصیت کا بیان
۲۸۵	مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان	۲۵۰	ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں
۲۸۸	مدبر کی بیع درست ہے	۲۵۳	صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے
	کتاب القاسمہ والمحاربین	۲۵۴	مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے
	والقصاص والدیات	۲۵۴	وقف کا بیان
۲۹۰	قصاص لڑائی قصاص اور دیت کا بیان		جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا
۲۹۰	قصاص کا بیان	۲۵۵	درست ہے
۲۹۵	لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم		کتاب النذر
	پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا۔ اسی	۲۶۱	نذر کے مسائل
۲۹۸	طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے	۲۶۱	نذر کو پورا کرنے کا حکم
	جب کوئی دوسرا جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے	۲۶۳	ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو..... الخ
	اور دفع کرنے میں اس کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ	۲۶۵	کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان
۲۹۹	تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں)	۲۶۶	نذر کے کفارہ کا بیان
۳۰۱	دانتوں میں قصاص کا بیان		ایمان کے بیان میں
۳۰۲	مسلمانوں کا قتل کب درست ہے	۲۶۷	قسموں کے مسائل
۳۰۳	جس نے پہلے خون کی بناؤ الی اس کے گناہ کا بیان	۲۶۷	خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت
۳۰۳	قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا	۲۶۸	جولات وعزنی کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے
۳۰۳	خون اور عزت اور مال کا حق سخت ہے		جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو
	قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالے کر دیں گے اور	۲۶۹	کر لے اور قسم کا کفارہ دے
۳۰۶	اس سے معافی کی درخواست مستحب ہے۔	۲۷۵	قسم کھانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۵	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا	۳۰۸	پیت کے بچہ کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان
۳۲۶	حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا		کتاب الحدود
۳۲۷	ہندہ ابو سفیان کی بی بی کا فیصلہ	۳۱۱	حدود کے مسائل
۳۲۸	بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت	۳۱۱	چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان
۳۳۰	جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اس کا ثواب		چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا
۳۳۱	غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے	۳۱۳	
۳۳۱	غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا اور جو دین میں نکالی جائیں	۳۱۵	زنا کی حد کا بیان
۳۳۲	اچھے گواہوں کا بیان	۳۱۶	شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان
۳۳۲	مجتہدوں کا اختلاف	۳۱۶	جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان
۳۳۳	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کر دینا بہتر ہے	۳۲۶	ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان
	کتاب اللقطہ	۳۲۹	نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان
۳۳۳	پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل	۳۲۹	شراب کی حد کا بیان
۳۳۸	جانور کا دودھ دھونا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے	۳۳۲	تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے
۳۳۹	مہمانداری کا بیان	۳۳۲	حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے
	جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے		جانور کسی کو مارے یا کنویں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی
۳۵۱		۳۳۳	
۳۵۱	جب تو شے کم ہوں تو سب تو شے ملا دینا مستحب ہے۔		کتاب الاقضية
		۳۳۵	احکام اور فیصلوں کے مسائل



کِتَابُ النُّكَاحِ
نکاح کے مسائل

نکاح ☆ نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب میں جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اس لیے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہیں اور ابو علی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نکح فلان فلائہ تو وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلان نے مرد نے فلانی عورت سے اور جب کہتا ہے نکح فلان امراتہ تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ جماع کیا فلان نے مرد نے اپنی عورت سے۔ اس لیے کہ اپنی عورت کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقہ عقد ہے اور مجازاً جماع ہے۔ قاضی ابو الطیب شافعیؒ اور متولے وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ حقیقہ جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقت ہیں بالاشتراك۔

باب: نکاح کا مستحب ہونا اس کے لیے جس کو طاقت ہو

بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ
لِمَنْ اسْتَطَاعَ

۳۳۹- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أُمَشِي مَعَ
عَبْدِ اللَّهِ بِمَنْى فَلَاقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ
فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نَزَوَّجُكَ

۳۳۹- علقمہؓ نے کہا میں چلا جاتا تھا عبد اللہ کے ساتھ منیٰ میں
سو عبد اللہؓ سے حضرت عثمانؓ ملے اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں
کرنے لگے۔ سو عثمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! ہم

(۳۳۹۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو زوجہ کے نان نفقہ کی طاقت رکھتا ہے اور جو ان بھی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے علاوہ کسی نے بھی نکاح کو واجب نہیں کہا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں بھی یہی ہے کہ جب زمانہ کاؤر ہو تو اس وقت نکاح کر لینا یا نوٹڈی خرید لینا ضروری ہے۔ اور قرآن مجید کا لفظ

جَارِيَةً شَبَابَةً لَعَلَّهَا تَذْكُرُكَ بَعْضُ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنٌ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ))

۳۳۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمَعْنَى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَحْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عُلَقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا بُزَّوْجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بَكَرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْتَهُدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنٌ قُلْتَ ذَلِكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

۳۴۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ))

۳۴۰۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عُلَقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَأَنَا شَابٌ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رَأَيْتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ

تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تم کو تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے۔ تو عبد اللہ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ نے فرمایا ہے اے گروہ جوانوں کے جو تم میں نکاح کے خرچ کی طاقت رکھتا ہو یعنی نان نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو (اس خرچ کی) تو روزے رکھے کہ یہ اس کے لیے گویا خسی کرنا ہے۔

۳۳۹۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ان کو عثمان بن عفان ملے تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ادھر آؤ پھر ان کو خلوت میں لے گئے۔ جب عبد اللہ نے دیکھا کہ عثمان کو کوئی کام نہیں تو انہوں نے مجھے بلالیا کہ اے علقمہ! یہاں آ جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں چلا گیا تو عثمان نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کرادیں شاید کہ وہ تمہیں تمہارا جوانی کا وقت یاد دلا دے۔ تو عبد اللہ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں۔ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۴۰۰- عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو خرچ کی طاقت رکھے وہ نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح آنکھوں کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کہ گویا یہ اس کے لیے خسی کرنا ہے۔

۳۴۰۱- عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور میں ان دنوں جوان تھا تو عبد اللہ نے ایک حدیث بیان کی یعنی وہی جو اوپر گزری اور میں جان گیا کہ انہوں نے میرے ہی لیے وہ حدیث بیان کی اور روایت میں یہ بھی زیادہ ہے ابو معاویہ کی روایت سے کہ عبد الرحمن نے

ظہ بھی یہی منطوق ہے کہ آدمی کو اختیار ہے لوٹدی خرید لے یا نکاح کر لے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔

قَالَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

۳۴۰۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَخَذْتُ الْقَوْمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

۳۴۰۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذًا وَكَذَا لَكِنِّي أَصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ لِمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)).

کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۲- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ پھر میں نے نکاح کرنے میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۳- حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کے چند صحابہؓ نے نبی کی بیویوں سے آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا یعنی جو عبادت آپ گھر میں کرتے تھے اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤں گا۔ سو حضرت نے اللہ کی تعریف اور ثناء کی یعنی خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

۳۴۰۴- حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ نے ان کی بات رد کر دی اور اگر آپ اجازت دیتے تو ہم سب خنسی ہو جاتے۔

۳۴۰۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا.

(۳۴۰۳) یعنی جس نے سنت کو اہانت سے چھوڑا یا اس سے بہتر کسی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ امت محمدیہ سے باہر ہوا اس لیے کہ جناب رسول اللہ کی فضیلت کا منکر ٹھہرا اور اگر اس طور سے نہیں چھوڑا تو اس پر کچھ ملامت نہیں جیسا کہ اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض حضور کا یہ قول جو امم الکلم میں سے ہے کہ ہزاروں بدعات اور محدثات کا رد کرتا ہے اور اہل بدعت کے قطع جید (گردن) کے لیے سیف قاطع اور معجان سنت کے واسطے برہان ساطع ہے۔

(۳۴۰۴) اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خنسی ہونے کو جائز جانتے تھے پھر جب جناب رسول اللہ نے اجازت نہ دی تب اس کا حرام ہونا ثابت ہوا اور انھوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی یہی وطیرہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیث رسول اللہ ان کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے ہو یا کسی امام مجتہد پیر و مرشد کی رائے ہو اس کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ سلف صالحین کے مسلک پر نہیں اور آدمی کا خنسی کرنا امام نووی نے حرام لکھا ہے خواہ بچپن میں ہو خواہ بڑے سن میں اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں ان کا خنسی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اس کو بچپن میں خنسی کرنا روا ہے لہذا

۳۴۰۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رَدَّ عَلَيَّ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ التَّبْتُلُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا.

۳۴۰۶- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أَنْ يَتَّبَلَ فَتَنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ أَحَازَ لَهُ ذَلِكَ لَأَخْتَصِمْنَا.

باب نَذْبٍ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُؤَاقِعَهَا

۳۴۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُذْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَاتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ)).

۳۴۰۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت پر نظر پڑی تو آپ اپنی بیوی حضرت زینب کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے کے لیے مل رہی تھیں پھر آپ نے اپنی حاجت ان سے پوری کی اور پھر اپنے صحابہ کی طرف نکلے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

۳۴۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَذَكَرَ بِمَنْثِلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ تَذْبِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ.

۳۴۰۸) ☆ اس حدیث کی رو سے مستحب ہے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت کرے اور جان لے کہ جو اس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا یہ ہے کہ شہوت رانی اور زنا کی رغبت دلاتی اور لذات جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ اثر شیطان کا ہے اور آپ نے صحابہ کرام کو بغرض تعلیم یہ امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم ہے

۳۴۰۹- قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَحَدُكُمْ أَغْبَتَهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَغْمِذْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيَوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُوَدُّ مَا فِي نَفْسِهِ))

۳۴۰۹- جابرؓ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اس کے دل میں اس کا خیال آئے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اس سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَبَيَانُ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب: متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان

۳۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

۳۴۱۰- عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں؟ سو آپؐ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معین مدت تک عورت سے نکاح کریں۔ پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! امت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۴۱۱- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ

۳۴۱۱- اسماعیل بن ابو خالد نے اسی کے مثل روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبد اللہ نے یہ آیت

لہ ہو کہ مرد اگر اپنی بیوی سے دن میں جماع کرے تو کوئی حرج نہیں اور بیوی کے لیے ضروری ہے کہ اگر کسی شغل میں ہو تو اسے ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو۔ اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعف بھر بھی عارض ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سب برادران مسلمین اور بیویوں کو اس حسنت کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور نشوز و اعراض سے بچائے۔ (آمین)

(۳۴۱۱) نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک معین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے اور عورت بغیر طلاق کے اس کے نکاح سے باہر بھیجی جائے۔ علامہ مازنیؒ نے کہا ہے کہ ابتدائے اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باحدیث صحیحہ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا۔

مترجم:- پھر جن کے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اس کی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہیں اور جن کے نزدیک اجماع حجت نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور مال دونوں کا ایک ہی ہے۔ اتھی۔ سوائے ایک مہتدہ گروہ کے کسی نے اس کی حرمت پر مخالفت نہیں کی

لہ کی اور اس گروہ مبتدعہ نے انہی احادیث منسوخہ اور اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن اور ابن مسعود کی قرأت میں ہے فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمى اور ابن مسعود کی یہ قرأت شاذ ہے اس کا رد یہ نہ حدیث کے برابر ہے نہ لازم العمل ہے۔ اور امام زفرؒ نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متعہ کیا اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا گویا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہیں رہا جیسے اور شروط فاسدہ لائق اعتبار نہیں۔ مازری نے کہا ہے کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپؐ نے خیبر میں متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا اس میں بعضوں کو شبہ ہوا حالانکہ اس میں تعارض نہیں اس لیے کہ آپؐ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ اس کی نہی (ممانعت) مشہور ہو جائے اور سب کو پہنچ جائے اور جس نے نہ سنا ہو وہ بھی سن لے۔ پھر ہر راوی نے جس وقت میں سنا اس وقت میں نہی کو بیان کر دیا غرض اس میں تعارض جاننے والے کی خطا ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے ایک جماعت نے حدیث جواز متعہ کو صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس میں سے ذکر کیا ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور سبرہ بن معبد جہنی کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اس کا جواز سفر میں مذکور ہے نہ کہ حضر میں اور بوقت ضرورت نہ کہ بلا ضرورت۔ اور ظاہر ہے کہ عرب کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں تصریح ہے کہ اس کا جواز ابتدائے اسلام میں تھا جیسے مضطر کیلئے مردار کا جواز ہے اور اسکے مانند اور ابن عباسؓ سے اسی طرح مروی ہے اور امام مسلم نے اس کی اباحت سلمہ ابن اکوع سے روز او طاس میں روایت کی ہے اور سبرہ کی روایت سے فتح مکہ کے دن اور وہ دونوں ایک ہی ہیں پھر اسی دن حرمت بھی ہوئی اور حضرت علیؓ کی روایت میں اس کی تحریم خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے اور حضرت علیؓ سے مسلم کے علاوہ اور کتابوں میں مروی ہے کہ اس سے رسول اللہؐ نے غزوہ تبوک میں منع فرمایا۔ اس روایت کا کوئی متابع نہیں بلکہ یہ راوی کی غلطی ہے اور اسی حدیث کو امام مالک موطا میں اور سفیان ابن عیینہ اور عمری اور یونس وغیرہم نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں خیبر کا دن مذکور ہے اور امام مسلم نے بھی اسی طرح امام زہری سے بواسطہ ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام ابو داؤد نے ربیع بن سبرہ سے انکے والد کے توسط سے روایت کیا ہے کہ متعہ کی نہی حجۃ الوداع میں ہوئی ہے کہ اس باب میں جو روایتیں مروی ہیں ان سب میں یہی صحیح تر ہے اور سبرہ سے اس کی اباحت بھی حجۃ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر اسی دن اس کی قیامت تک کے لیے رسول اللہؐ نے حرمت بیان فرمائی۔ حسن بصریؒ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ متعہ سوائے عمرہ قضا کے کبھی حلال نہیں ہوا اور سبرہ جہنی سے بھی یہی مروی ہے اور امام مسلم نے سبرہ کی روایتوں میں تعین وقت نہیں بیان کیا مگر محمد بن سعید دارمی، اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں فتح کا دن مذکور ہے۔ اور محدثین نے کہا ہے کہ روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن ذکر کرنا خطاء ہے اس لیے کہ ان دنوں میں نہ ضرورت تھی نہ غربت یعنی عورتوں سے جدائی اور اکثر لوگوں نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا۔ صحیح یہ ہے کہ حجۃ الوداع میں متعہ کی نہی ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے اور اس دن آپؐ نے اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہیں اس نہی سے خوب واقف ہو جائیں اور حاضرین غائبین کو خبر دے دیں اور اسلئے کہ دین اس دن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہی کو بھی تازہ طور سے بیان فرمایا کہ سب میں پہنچ جائے جیسے اور حلال و حرام اس دن ارشاد فرمادیے اور اس دن متعہ کی حرمت قطعی ابدی قیامت تک کے لیے بیان فرمادی اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس کا بھی احتمال ہے کہ اس کی تحریم خیبر، عمرہ قضا، روز فتح مکہ اور روز او طاس ان مقاموں میں نہی بطور تجدید کے ہو اس لیے کہ خیبر کے دن اس کی تحریم کی حدیث بہت صحیح ہے اور اس میں کچھ طعن نہیں اور اس کے راوی بہت ثقہ اور پکے ہیں مگر سفیان کی روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپؐ نے متعہ اور گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا تو اس کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور لہ

لہذا اس کا وقت بیان نہیں کیا اور گدھوں کی حرمت کا وقت خیبر کے روز کو کہا۔ سو گدھوں کی حرمت خاص خیبر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا وقت راوی نے نہیں بیان کیا اور اس صورت میں روایتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشبہ بالصحت ہے اس لیے کہ متعہ کی تحریم مکہ میں ہوئی اور گدھوں کی حرمت خاص خیبر ہی میں ہوئی۔ قاضیؒ نے کہا کہ اولیٰ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی۔ مگر یہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ کہ اس کی اباحت جو عمرہ قضاء، روز فتح مکہ اور اوطاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کی اباحت بنظر ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر ابدی تحریم قیامت تک ہو گئی اور شاید یہ ہو کہ آپؐ نے اس کو خیبر کے دن حرام کیا اور عمرہ قضاء میں فتح مکہ کے دن پھر ضرورت کے لیے مباح کیا اور پھر فتح مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ حرام فرمایا اور اس میں حجۃ الوداع کی اباحت ساقط ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ وہ سبہرہ چنی سے مروی ہے اور معتبر پکے راویوں نے ان سے اس کی اباحت فتح مکہ کی روایت کی ہے اور حجۃ الوداع میں جو ان سے مروی ہے وہ صرف تحریم ہے غرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جمہور روادع متفق ہیں اور سبہرہ کے سوا دیگر صحابہ کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ فتح مکہ کے دن متعہ کی نہی وارد ہوئی ہے اور اس کی تحریم حجۃ الوداع میں جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی غرض سے تھی جیسا کہ اوپر گزر اور حسن بصری کا جو قول اوپر گزرا ہے کہ متعہ سوائے عمرۃ القضاء کے اور کبھی حلال نہیں ہوا سو یہ محض غلط ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جن حدیثوں میں مذکور ہے کہ اس کی تحریم خیبر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی راوی ہیں اس لیے کہ غزوہ خیبر عمرۃ القضاء کے قبل ہے اور جو اس کی اباحت فتح مکہ اور روز اوطاس میں مروی ہوئی باوجودیکہ اس کی بھی روایتیں سبہرہ چنی سے وارد ہوئی ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف ان کی روایتیں ہیں وہ متروک ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے کہ اس میں تحریم و اباحت و فسخ دوبارہ ہے یہ قاضی عیاض کی تقریر ہے۔ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ اس میں تحریم و اباحت دوبارہ ہوئی ہے اور وہ خیبر کے قبل حلال تھا پھر خیبر کے دن حرام ہوا اس کے بعد فتح مکہ کے دن حلال ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس کے تیسرے دن حرمت ابدی ہو گئی قیامت تک کے لیے اور پھر حرمت ہی رہی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اباحت قبل خیبر کے ساتھ خاص ہو اور حرمت ابدی خیبر کے دن ہو اور فتح کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر اس کے کہ فتح مکہ دن اباحت ہوئی ہو جیسا مازنیؒ نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے۔ اس لیے کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریح دلالت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن مباح ہو اور ان کا ساقط کرنا کسی طرح نہیں ہو سکتا اور تکرار اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ ایک مقررہ مدت تک نکاح تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی نہ طلاق کی ضرورت تھی بلکہ بکر اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا اور اس کی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اس کے بعد جمیع علماء کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے اور ابن عباسؓ بھی پہلے اس کی اباحت کے قائل تھے پھر رجوع کیا اور اب اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل خواہ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اس کے بطلان پر حکم دیا جاوے گا سو امام زفرؒ کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا۔ اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس نکاح سے جماع کرنے والے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لیے کہ عقد کا شبہ ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں نہیں ہے کہ میں اتنی مدت اس عورت کو رکھوں گا تو اس کا نکاح صحیح اور حلال ہے اور یہ نکاح متعہ نہیں ہے نکاح متعہ وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرط ہو جائے اور عقد کے وقت اس مدت کا ذکر آجائے۔ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں بیعت یہی تقریر کی ہے اور اس زمانہ میں بعض جہلاء جو بڑے علماء ہیں سفہائے ناس کو بالقائے دسواں مثل خناس کے حلت متعہ سنا کر ستیاناس کرتے ہیں اور ان کے حق میں فتناس بنتے ہیں اور لہذا

۳۴۱۲- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَحْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو.

۳۴۱۲- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ”نغزو“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۴۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا حَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا بِغَنِيِّ مُتْعَةِ النِّسَاءِ.

۳۴۱۳- جابر اور سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

۳۴۱۴- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ.

۳۴۱۴- سلمہ رضی اللہ عنہ اور جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔

۳۴۱۵- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَجَنَّتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۳۴۱۵- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عمر کے لیے آئے اور ہم سب ان کی منزل میں ملنے کے لیے گئے اور لوگوں نے ان سے بہت باتیں پوچھیں پھر متعہ کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک اور ابو بکر و عمر کے زمانہ خلافت میں متعہ کیا ہے۔

۳۴۱۵) ☆ مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کو نسخ نہیں پہنچا وہ لوگ کرتے رہے اور جن کو نسخ پہنچ گیا وہ حرمت کے قائل ہوئے اور بچتے رہے۔ غرض ان لوگوں کا متعہ کرنا جو نسخ سے اطلاع نہیں رکھتے حجت نہیں ہو سکتا اگرچہ انھوں نے اس کو آخریام عرب تک کیا ہو بلکہ فعل و قول ان کا حجت ہے جن کو رسول اللہ کے آخری سفر یعنی حجۃ الوداع میں نسخ پہنچ چکا ہے اور اس کے چار مہینے کے بعد آنحضرت نے انتقال فرمایا اور اسی اخیر حکم پر جس کے بعد پھر کبھی اباحت نہیں ہوئی اور اس کے بعد آپ نے رحلت فرمائی رجوع کرنا ضروری اور عمل کرنا لازم ہے۔ اور بعض لوگوں کو جو یہ خیال عارض ہو گیا ہے کہ متعہ کی حلت تو قطعی ہے اور اس کی حرمت ابدی ظنی ہے اور ظنی قطعی کو منسوخ نہیں کر سکتا چنانچہ مقبلی نے کہا ہے کہ جمہور اس کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے مانا کہ اسکی تحلیل قطعی ہے اس لیے کہ قرآن سے مستفاد ہے اور منصوص کتاب اللہ ہے اور وہ آیت جس سے استفادہ حلت کیا جاتا ہے گو قطعی المعنی ہے مگر دو وجہوں سے قطعی الدلالت نہیں۔ اول یہ کہ اس آیت میں استمتاع سے بکاح صحیح مراد لے سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ آیت عام ہے اور عام ظنی الدلالت ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ امام ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا متعہ جب ہی تک تھا کہ آیت نہیں اتری تھی الا علی ازواجہم او ملکات ایمانہم۔ غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ہر فرق ان دو کے سوا حرام ہے یعنی بی بی ہو بکاح صحیح یا لونڈی ہو اس لیے

۳۴۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْنَعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالذَّقِيقِ الْيَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ.

۳۴۱۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ عُبَّاسَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتَمَنِّعِينَ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

۳۴۱۸- عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتَمَنِّعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

۳۴۱۹- عَنْ سَبْرَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَّا مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِذَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِذَائِي وَكَانَ رِذَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِذَائِي وَكَانَتْ أَشْبَهُ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِذَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَعْجَبْتَهَا ثُمَّ

۳۴۱۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم متعہ کرتے تھے یعنی عورتوں سے کئی دن کے لئے ایک مٹھی کھجور اور آمادے کر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمرو بن حریث کا قصہ میں منع کیا۔

۳۴۱۷- ابو نضرہ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں معہوں (یعنی حج تمتع اور عورتوں کے متعہ) میں اختلاف کیا ہے۔ سو جابر نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ کے زمانہ میں دونوں معہ کئے ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔

۳۴۱۸- یاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے عام اوطاس میں تین بار متعہ کی رخصت دی اور پھر منع فرمایا۔

۳۴۱۹- سبرہ جہنیؓ نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں نکلے اور قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کو دیکھا کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی نما سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا وہ بولی مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی نسبت اچھا۔ جوان تھا جب وہ میرے رفیق

لہ کے سوا سب حرام ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ متعہ کی تحریم قرآن سے ہوئی جیسے اس کی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی۔ پس نسخ قطعی کا قطعی سے ہو چکا۔

☆ (۳۴۱۶) حضرت عمرؓ نے منع کیا یعنی اس نسخ کو جو جناب رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا جن کو نہ پہنچا تھا ان کو پہنچا دیا اور وہی رسول اللہ کا اخیر حکم تھا اور اس کے بعد چار ماہ کے پیچھے آپ نے انقال فرمایا۔

☆ (۳۴۱۸) اس میں تصریح ہو گئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس طائف میں ایک وادی یعنی میدان کا نام ہے اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيَحْلُ سَبِيلَهَا))

۳۴۲۰- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَيَوْمَ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِيَ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدِّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقَّيْنَا فَنَاءً مِثْلُ الْبُكَرَةِ الْعِنُطُنْطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكَ أَنْ يَسْتَمْتَعَ مِنْكَ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَشَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَبَرَّاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲۱- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ

کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا۔ پھر اس نے کہا کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے اور میں اس کے پاس تین روز رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اس سے متعہ کیا ہو تو اسے چھوڑ دے۔

۳۴۲۰- ربیع بن سبرہ نے کہا کہ ان کے باپ نے فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھہرے اور ہم کو جناب رسول اللہ نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا اور وہ بد صورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک پھیلائی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اس سے کہا کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اس کو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اس کی چادر میں کچھ مضائقہ نہیں۔ تین بار یادو بار یہی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اس سے متعہ کیا اور میں اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ نے متعہ کو حرام کیا۔

۳۴۲۱- سبرہ سے وہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے سال میں نکلے اور مثل حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا بھلا یہ بھی کہیں ہو سکتا

(۳۴۲۱) اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متعہ میں گواہ شاہد بھی نہ ہوتے تھے اور نہ دلی کی ضرورت تھی۔

ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس رفیق نے کہا کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

۳۴۲۲- ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ سو جس کے پاس کوئی ان میں کی ہو تو چاہیے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔

۳۴۲۳- عبدالعزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے مثل حدیث ابن نمیر کے یعنی جو اس سے پہلے گزری ہے۔

۳۴۲۴- عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے باپ سے انھوں نے ان کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کا فتح مکہ کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نہ نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو متعہ سے۔

۳۴۲۵- ربیع بن سبرہ اپنے باپ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے سال فتح مکہ میں اپنے یاروں کو حکم دیا عورتوں سے متعہ کرنے کا انھوں نے کہا کہ پھر میں اور میرا ایک یار قبیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور پیغام دیا ہم نے اس کو

بَشِيرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقَ مَعَ.

۳۴۲۲- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْأَسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخْلُ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا)).

۳۴۲۳- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۴۲۴- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا.

۳۴۲۵- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالنِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ. أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا

(۳۴۲۳) ☆ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ناخ و منسوخ دونوں کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے ان راویوں کے قول کی تاویل ضروری ہوئی جنہوں نے کہا کہ ہم نے ابو بکر و عمرؓ کے وقت تک متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو مہر متعہ میں دیا تھا وہ عورت کی ملک ہو گیا کہ اب اس کا پھر لینا روا نہیں اگرچہ مدت متعہ کی تمام ہونے سے پیشتر ہی اسے چھوڑا ہو۔

متعہ کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوبصورت دیکھتی تھی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس تین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ان کے چھوڑ دینے کا۔

۳۴۲۶- سبرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح سے متعہ کے۔

۳۴۲۷- سبرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے۔

۳۴۲۸- ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دنوں میں متعہ سے منع فرمایا عورتوں کے متعہ سے اور ان کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تھا (یعنی قبل منع کے) دو سرخ چادروں پر۔

۳۴۲۹- ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے کہ عبد اللہ بن زبیر گھڑے ہوئے مکہ میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اندھے کر دیے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (یہ اشارہ کیا انھوں نے ابن عباسؓ کی طرف کہ وہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور ان کو متعہ کا نسخ نہیں پہنچا تھا اس لیے جواز کا فتویٰ دیتے تھے۔ پھر انھوں نے رجوع کیا جب نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہیں متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی ابن عباسؓ پر) اتنے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباسؓ نے) اور کہا کہ تم کم فہم، بے ادب، نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تھا زمانہ میں امام المتقین کے یعنی جناب رسول اللہ کے۔ سوا بن زبیر نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کہ قسم اللہ کی اگر تم نے

جَارِيَةً مِنْ بَنِي غَامِرٍ كَأَنَّهَُا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَحَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَأَمَرْتُ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارْتَنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنْ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ.

۳۴۲۶- عَنْ سَبْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

۳۴۲۷- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ.

۳۴۲۸- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمْتَعُ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ.

۳۴۲۹- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتَوْنَ بِالْمُتْعَةِ يُعْرَضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجَلِفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتْ الْمُتْعَةُ تَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفٍ أَنَّ اللَّهَ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا

متہ کیا (یعنی متہ سے صحبت کی) تو بے شک میں تم کو تمہارے ہی پتھروں سے ماروں گا (یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس آیا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے متہ کا فتویٰ پوچھا تو انھوں نے حکم دیا متہ کا سوا ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا ٹھہرو انھوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم میں نے کیا ہے امام المتقین کے زمانے میں تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کے لیے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مضطر کو مردار اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے متہ کیا تھا نبی کے زمانے مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ نے یعنی متہ سے۔ کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتے اس حدیث کو عمرو بن عبد العزیز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

۳۴۳۰۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا روایت کی مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی نے انھوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا متہ سے اور فرمایا کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی متہ کے مہر میں وہ نہ پھیرے۔

۳۴۳۱۔ حضرت علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متہ سے عورتوں کے اور پلے ہوئے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

۳۴۳۲۔ مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ

هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُحْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنْ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالْدِّمِ وَلَحْمِ الْخَنَزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُتَعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ.

۳۴۳۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُتَعَةِ وَقَالَ ((أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أُعْطِيَ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ)).

۳۴۳۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۴۳۲۔ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِبٌ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تعد سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۴۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

۳۴۳۴- حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ سے سنا کہ وہ جائز رکھتے تھے تعد نساء کو تو انھوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ اے ابن عباس! اس لیے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا ہے اس سے خیبر کے دن اور پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

۳۴۳۵- علی بن ابی طالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعد نساء سے خیبر کے دن اور پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

باب: بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

۳۴۳۶- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہ کرے کوئی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں۔

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ.

۳۴۳۳- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۳۴۳۴- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَيِّنُ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۴۳۵- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

۳۴۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)).

(۳۴۳۵) ☆ ان روایتوں سے حرمت پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علماء کا مگر ایک گروہ سلف کا اس کی حلت کا قائل ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ اور جناب عائشہؓ اور بعض سلف سے اس کی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بھی مروی ہے اور امام مالکؒ سے کراہت اور تحریم مروی ہے۔

(۳۴۳۶- الف) ☆ یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ اس کی خالہ کو نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی پھوپھی کو بھی۔

(۳۴۳۶- ب) ☆ یہی مذہب ہے جمیع علماء کا کہ حرام ہے جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا اور بھانجی اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ پھوپھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے ماں کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن یا پڑدادا، سکر دادا، لکڑدادا کی بہن کہ یہ سب پھوپھیاں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بھانجی ہو اور ان کی حرمت پر اجماع ہے علماء کا مگر ایک طائفہ متبدع نے خوارج اور شیعہ سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے۔ واحل لکم ماوراء ذلکم کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثوں سے اور تخصیص کی ہے جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۴۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا.

۳۴۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ النَّاخِ وَلَا ابْنَةُ النَّاخِ عَلَى الْخَالَةِ)).

۳۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتُهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَرَى خَالَهَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا يَتْلُكَ الْمَنْزِلَةَ.

۳۴۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا)).

۳۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۳۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسْوَمُ عَلَى سَوَمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا لِتُكْتَفَى صَخْفَتُهَا وَلِتُنْكَحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا)).

۳۴۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۸- ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے سننا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے کسی شخص کے لیے بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے کو منع قرار دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کے باپ کی خالہ اور پھوپھی کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔

۳۴۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو اپنی خالہ اور پھوپھی پر نکاح کرنے سے منع کیا۔

۳۴۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۴۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ناراضی کا پیغام نہ دیں جب تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ ماں کے کوئی عورت طلاق اپنی سوت کا تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے (یعنی اس کے حصے کا نان و نفقہ مجھے مل جائے)۔ اور چاہے کہ نکاح میں آئے

تو ہیں وحی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک یمن سے جمع کرنا ان سب کا وہی میں جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح میں اور یہی حکم ہے جمع عورتوں کا کہ جن کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے ان کا وہی میں ملک یمن سے بھی منع ہے۔

اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے (یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دے دے تو میں نکاح کروں گی)۔

۳۴۴۳- ابوہریرہؓ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کی کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔
۳۴۴۴- ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ

۳۴۴۶- عثمان بن عفان کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

۳۴۴۷- نبیہ بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شبیہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا۔ سو مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے۔ سو انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گنوار جانتا ہوں اس لیے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کر سکتا ہے، خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمان نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

۳۴۴۸- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ محرم خود نکاح کرے نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔

۳۴۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَّاقَ أُخْتِهَا لِتُكَتِفِيَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا.

۳۴۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۴۴۵- عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرَمِ وَكَرَاهَةِ

خِطْبَتِهِ

۳۴۴۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُنْكَحُ الْمُحْرَمُ ((وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ)).

۳۴۴۷- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أُرَاهُ أَغْرَابِيًّا ((إِنَّ الْمُحْرَمَ لَا يُنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ)) أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۴۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُنْكَحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ)).

۳۴۴۹- عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْمُخْرَمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)) .

۳۴۵۰- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانَ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ: إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَأُجِبْ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبَانَ: أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًا جَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَنْكِحُ الْمُخْرَمُ)) .

(۳۴۵۰) ☆ مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبیؐ نے میمونہ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں۔ سوما لک اور شافعی اور احمد اور جمہور علمائے صحابہ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہیں ہے اور اس باب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہؒ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ نکاح اس کا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ کی حدیث سے۔ اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہ کا کہ نبیؐ نے ان سے نکاح اس حال میں کیا ہے کہ جب آپ حلال تھے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسی کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہؐ کے۔ اور قاضی عیاضؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپؐ کا میمونہ سے کسی نے روایت نہیں کیا سو ابن عباسؓ کے اور میمونہ اور ابو رافعؓ وغیرہما خود روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ حلال تھے اور وہ اس قہ سے خوب واقف تھے اس لیے کہ میمونہ تو خود بی بی ہیں اور ان ہی کا نکاح ہے اور ابو رافعؓ، ابن عباسؓ سے ضبط ہیں۔ اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباسؓ کے قول کی ایک تاویل ہو سکتی ہے یعنی نکاح کیا ان سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم میں ہوتا ہے اس کو بھی محرم کہتے ہیں اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسی لیے عرب کا شاعر کہتا ہے قتلوا ابن عفان الخليفة محرما یعنی قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تھے یعنی حرم مدینہ میں تھے۔ غرض مذہب حنفیہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحتاً نبیؐ نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا۔ دوسرے یہ کہ مخالف جمہیر علمائے سلف و خلف ہے۔ تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے ان کی روایت کے خلاف ہے۔ چوتھی یہ کہ نبیؐ کا نکاح محرم کی قولی ہے اور جواز اس کے فعل سے مستحب ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونوں کو شامل ہے بخلاف سنت کے کہ اس میں گمان اس کا بھی ہے کہ شاید آپؐ کے خصائص سے ہو۔ غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنفیوں کا سراسر باطل ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں نہ آپؐ کا نکاح کرے نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کر دے جو ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ وہ جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا اپنی ولایت سے یا اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے یہاں تک کہ اگر دو لہاد لہن حلال بھی ہوں اور وکیل ان میں محرم ہے تب بھی باطل ہے۔ نوویؒ بالاختصار۔

۳۴۵۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ نبیؐ نے نکاح کیا اور آپ محرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انھوں نے کہا خبر دی مجھ کو یزید بن اصم نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

۳۴۵۲- ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

۳۴۵۳- یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میمونہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھے اور میمونہ میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں۔

باب: ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہو لے
تب تک پیغام دینا روا نہیں

۳۴۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر۔

۳۴۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيُّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

۳۴۵۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۴۵۳- عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ حَالَتِي وَخَالَاتِي ابْنِ عَبَّاسٍ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْخُطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ
حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

۳۴۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ بَعْضٍ)).

(۳۴۵۱) ☆ غرض ابن عباسؓ کی روایت کے مقابل میں یزید کی اور اصحاب کی روایات آگئیں اور دونوں میں تعارض سمجھا گیا اور اس سے دو ساقط کی گئیں اور احادیث قولی رسول اللہؐ کی واجب العمل رہیں اور مذہب حنفیہ پادر ہوا ہو۔ سمجھو!

(۳۴۵۳) ☆ کیوں برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمائیے کہ دولہا دلہن کی بات قبول نہ کی جائے اور غیروں کی بات پر عمل ہو یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہؐ جو نکاح میں ان کی مخالفت کی جائے اور میمونہ جو خود منکوحہ ہیں ان کی تکذیب کی جائے اور ابن عباسؓ کا قول مقبول ہو یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جور و ظلم ہے۔

(۳۴۵۴) ☆ یعنی ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز پھر واکے اپنی بیچے۔ اسی طرح جب ایک نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اس کے پیغام کو رد نہ کرے تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں۔ اور علماء کا اسی لیے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہو گا اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہے۔ اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں۔

- ۳۴۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ)) .
- ۳۴۵۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .
- ۳۴۵۷- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .
- ۳۴۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكَتِفِيَ مَا فِي إِنْأَتِهَا أَوْ مَا فِي صَخْفَتِهَا زَادَ عُمَرُو فِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسْمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ .
- ۳۴۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتُكَتِفِيَ مَا فِي إِنْأَتِهَا)) .
- ۳۴۶۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثٍ مَعْمُورٍ وَلَا يَزِدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ .
- ۳۴۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی کسی کی بیچ پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دے وہ پیغام دینے والا کسی کو اور یہی روایت عبید اللہ اور نافع سے اسی سند سے مروی ہوئی۔
- ۳۴۵۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔
- ۳۴۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۳۴۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچ دے گاؤں والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لاڑھیا پن کرو اور اس سے کہ پیغام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی بیچ پر۔ اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کی کوئی عورت تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمرؓ نے اپنی روایت میں کہ نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر۔
- ۳۴۵۹- ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ اور کسی کی بیچ پر بیچ نہ کرو اور شہری گاؤں والے کا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجو اور نہ ہی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اپنے لیے انڈیل لے۔
- ۳۴۶۰- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ کوئی بھائی اپنے بھائی کی بیچ پر بولی نہ بڑھائے۔

(۳۴۵۵) ☆ اس پر اتفاق ہے کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دے دے یا وہ ناراض ہو کر اس عورت کے پیغام سے باز آئے تو پھر پیغام دینا دوسرے کو روا ہے۔

(۳۴۵۸) ☆ گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں سستی چیز بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ ہے اور شہر والے جب ان کو چیز بیچیں گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے واقف ہیں تو اپنا نفع رکھ کر کچھ گراں بیچیں گے اس میں ایک کا نفع اور بہتوں کا نقصان ہو گا اس لیے اس سے منع فرمایا اور لاڑھیا پن یہ ہے کہ جھوٹ موٹ ایک شے کے خریدار بن کر گئے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا ان کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دے گیا اور دھوکا کھا گیا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاؤ کر رہا ہے اور تم بھی بھاؤ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہو گی۔ باقی شرح اوپر گزر چکی۔

۳۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَتِهِ)) .

۳۴۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

۳۴۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: ((عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخُطْبَتِهِ أَخِيهِ)) .

۳۴۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَنَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ)) .

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشَّغَارِ وَبُطْلَانِهِ

۳۴۶۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ وَالشَّغَارُ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ ابْنَتُهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ .

۳۴۶۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشَّغَارُ .

۳۴۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ .

۳۴۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ)) .

۳۴۶۱- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔

۳۴۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔

۳۴۶۴- عبدالرحمن بن شماسہ نے عقبہ بن عامر سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے سورا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیچ پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔

باب : نکاح شغار کا بطلان

۳۴۶۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا نہ ہوتا۔

۳۴۶۶- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۶۷- ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

۳۴۶۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں۔

☆ بھائی کی قید سے یہ بات بوجہی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔

۳۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الشَّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشَّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوْجَنِي أَنْتَ وَأَزْوَجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوْجَنِي أُخْتُكَ وَأَزْوَجُكَ أُخْتِي.

۳۴۷۰- عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۴۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّغَارِ.

۳۴۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تم کو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دوں کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں۔

۳۴۷۰- مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

۳۴۷۱- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

باب: نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان

۳۴۷۲- عقبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں اور ابن ثنی کی روایت میں شرط کا لفظ ہے۔

باب: بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے

۳۴۷۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ کا

باب الوفاء بالشروط في النكاح

۳۴۷۲- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَخْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)) هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ ((الشَّرْطُ)).

باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت

۳۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۳۴۶۹) ☆ غرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مار گیا اور یہ باجماع امت منع ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابی عبیدہ سے خطابی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ قبل دخول وہ منہ نہ کھولے اور ایک روایت میں کہ قبل دخول منہ نہ کھولے اور ایک جماعت نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مشکل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے۔

(۳۴۷۲) ☆ علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مراد ہیں جو منافی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش خلقی کرنا عورتوں سے یاد ستور کے موافق نان و نفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کی طرف سے قبول شرط یہ ہے کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی مارا جائے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کروں گی اور وہاں شیرینی چڑھایا کروں گی یا محرم میں تعزیم کی زیارت کو جایا کروں گی تو ایسی شرط کی وفا ہرگز ضروری نہیں اگر ایسی ہزار شرطیں کیوں نہ ہوں۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

(۳۴۷۳) ☆ بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور باکرہ کنواری ہے۔

نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! باکرہ سے اذن کیونکر لیا جائے آپ نے فرمایا کہ اذن اسی کا یہ ہے کہ چپ رہے۔

۳۴۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۴۷۵- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اجازت لی جائے۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ وہ شرماتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے (یعنی زبان سے ہاں، ہوں ضروری نہیں)۔

۳۴۷۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے۔

۳۴۷۷- ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ بیوہ اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

۳۴۷۸- اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنی نکاح کی مختار ہے) اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذات کے لیے اجازت لے اور

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ ((أَنْ تَسْكُتَ))

۳۴۷۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۳۴۷۵- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجَارِيَةِ يُنْكَحُهَا أَهْلُهَا أَسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَذَلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ))

۳۴۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)) قَالَ نَعَمْ

۳۴۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا))

۳۴۷۸- عَنْ شَيْبَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا))

(۳۴۷۸) ☆ ان روایتوں کے معنی شافعی اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور اسحق وغیرہم نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے اس لیے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں ہے

وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُهَا إِفْرَارُهَا.

اجازت اس کی چپ رہنا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اس کا چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْآبِ الْبَكْرِ الصَّغِيرَةِ

باب: باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے

۳۴۷۹- جناب عائشہؓ مسلمانوں کی ماں ارشاد فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے اور میں چھ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں نو برس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنی بعد اس کے کہ مرض میں جھڑ گئے تھے) تب رومان کی ماں میرے پاس آئیں (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انھوں نے مجھے پکارا اور میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہاہاہہ کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس

۳۴۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ سَنَعِ سَبِينٍ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوَعِدْتُ شَهْرًا فَوَفَى شَعْرِي حُمَيْمَةً فَأَتَنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أَرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْنَاهَا وَمَا أَذْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ يَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَذِهِ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَذْخَلَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ

لہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور جو کنواری نہ ہو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

(۳۴۷۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز کے نزدیک۔ اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیاء کو تزویج اس کی حالت صغیر میں روا نہیں امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلیٰ اور احمد اور ثور اور جمہور کے نزدیک بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کو روا ہے کہ بچپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہیں اور جہاں ہر اتفاق ہے کہ وصی اجنبی لڑکپن میں نکاح نہ کرے اور شافعی اور ان کے پیروں نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لیے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھندے میں پھنس جائے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں اس لیے کہ اگر مصلحت ظاہر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے انکار کی اور جہاں کوئی مصلحت ہو وہاں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی۔ اور باقی رہا۔ زفاف کا وقت اگر متفق ہو جائیں شوہر اور ولی لڑکی کا تو صغیر سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو تو احمد اور ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نو برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کے لیے نہ کہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاقت جمع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور لہ

پھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں سے۔ غرض میری ماں نے ان کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

۳۴۸۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ ﷺ نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

۳۴۸۱- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے جب سات برس کی تھیں اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گڑیاں ان کی ان کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ کی جب وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

۳۴۸۲- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی اور آپ کا جب انتقال ہوا تو وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

فَعَسَلَنَ رَأْسِي وَأَصْلَحَنِي فَلَمْ يَرْغَبِي إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِي فَأَسْلَمَنِي إِلَيْهِ.

۳۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

۳۴۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزَفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعِبَهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ.

۳۴۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ.

لے یہی صحیح ہے۔ اور اس روایت میں جناب عائشہ کی نہ کوئی تقرر حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں۔ اور داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین عائشہ اچھی جوان ہو گئی تھیں نو برس میں اور بعض روایتوں میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہ کے تو تطبیق اس میں یوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہیں سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا اور کہیں سات فرمائے اور کی کو پورا گن لیا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دلہن کا اور جمع ہونا عورتوں کا اس لیے کہ اس میں نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ملنے سے اس دلہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اسے آداب زفاف سے بھی سکھاتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتوں کی اور صحبت دن کو بھی درست ہے جیسے رات کو۔

(۳۴۸۱) ☆ اس میں ان کی صغیر سنی کا بیان ہے کہ گڑیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گڑیاں کھیلنا درست ہو گیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے ان گڑیوں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہوا ان احادیث سے جن میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنی سوا گڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ احتمال ہے کہ یہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہوا اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر ایک چیتھو اپٹا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابِ اسْتِحْبَابِ التَّزْوِجِ وَالتَّزْوِجِ فِي شَوَّالٍ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ

۳۴۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُخْطَبُ عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْجَلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ.

باب : عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا

۳۴۸۳- جناب عائشہ نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہ نے شوال میں اور ہم بستر ہوئے مجھ سے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہ کے پاس مجھ سے بڑھ کر پیاری تھی اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستی کی جائے ماہ شوال میں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان کے باپ نے ان سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بستی کی جائے۔

۳۴۸۴- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَلَّ عَائِشَةُ.

بَابِ نَذْبِ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ وَكَفَيْهَا لِمَنْ يُرِيدُ تَزَوُّجَهَا

۳۴۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْظَرْتُ إِيَّهَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَادْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْنًا)).

باب : جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے

۳۴۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے اس لیے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی عیب)۔

۳۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

۳۴۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے

(۳۴۸۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعض جاہلان شرک شعار جو اسے منحوس ہیں وہ خود منحوس کبھی چوس بلکہ میا پوس ہیں اور ان کا عقیدہ آثار جاہلیت سے ہے۔

(۳۴۸۶) ☆ یعنی انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلا پن ہوگا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي غَيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا)) قَالَ فَذَنْظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ ((عَلَى كَمِّ تَرَوُجَتِهَا)) قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْجُتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نَغْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ)) مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى نَبِيِّ عُبَيْسٍ بَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ.

بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ
قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذَلِكَ

۳۴۸۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحَبُّ لَكَ نَفْسِي فَظَنَرْتُ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ

عقد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ بھی لیا؟ اس لیے کہ انصاری آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھ لیا۔ آپ نے فرمایا کتنے مہر پر؟ اس نے عرض کی چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ نے فرمایا چار اوقیہ پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی کھود لاتے ہو (یعنی جب تو اتنا زیادہ مہر ماندھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تم کو بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے غنیمت کا۔ اور قبیلہ بنی عیس کی طرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

باب : مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں
لوہے کا چھلا وغیرہ کے

۳۳۸۷- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو بہہ کر دوں۔ (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستنكحها خالصة لك من دون المؤمنين یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ

خیر خواہی کے لیے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غیبت نہیں جو منع ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور جماہیر علماء کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ خطاء پر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور کا ہے کہ اس دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضروری نہیں بلکہ غفلت میں مانگ اس کو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از پیغام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے۔ اور اگر مانگ خووند دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ کے اس کو خبر دے دے۔ اور یہ جو فرمایا تو گویا چاندی اس پہاڑ سے کھود لاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو مکر وہ جانا بہ نسبت اس شخص کے کہ مفلس تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہیے اور نیت ادا کی رکھنا چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جہلاء کی عادت ہے کہ سوا من چربی پمھر کی چون چون گاڑی کے مہر میں باندھ دی۔ یہ سخت جہالت و حماقت ہے۔ ایسا ہی مضمون ہے نووی کا ساتھ اختصار اور ادنیٰ تغیر کے۔

فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ ((فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ)) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَحَدَّثْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِذَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَصْنَعُ يَا زَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ)) وَإِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَلَّ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عِدَّتَاهَا فَقَالَ ((تَقْرَأُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اذْهَبْ فَقَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ.

خاص ہے تجھ کو نہ کہ اور مومنوں کو (اور اس سے جواز ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپ کے واسطے) پھر نظر کی رسول اللہ نے اس کی طرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اے رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پائے۔ پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا پھر فرمایا کہ جادیکھ اگرچہ لوہے کا چھلا ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ! ایک لوہے کا چھلا بھی نہیں مگر یہ میرا تہبند ہے۔ سہل نے کہا کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ سو اس میں سے آدھی اس عورت کی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہو کر) یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول اللہ نے جب اس کو دیکھا کہ پیٹھ موڑ کر چلا سو آپ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں سورۃ یاد ہے اور اس نے سورتوں کو گنا اور آپ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے یاد دلادینا یہی تیرا مہر ہے)۔ یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں۔

۳۴۸۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۳۴۸۸- کہل رضی اللہ عنہ سے چند سندوں سے یہی مضمون مروی ہوا کسی میں کچھ زیادہ ہے کسی میں کچھ کم۔ اور زائدہ کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا جا میں نے تیرا عقد اس سے کر دیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھا دے (یعنی جو تجھے یاد ہے)۔

(۳۴۸۸) ☆ سبحان اللہ اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ ﷺ کی جو آیت میں مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپ کا نکاح درست ہے اور آپ کے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آئے گا۔ اور آپ نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کو جو اور وہ نکاح رکھتا ہو دیکھنا عورت کا رد ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علماء اور فضلاء اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کرنا نہ ہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں۔ غرض یہ سکوت جواب دینے سے ادنیٰ ہے کہ جواب دینے میں خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ وہ عدت میں ہے یا نہیں اور آپ نے جو چھلا ڈھونڈ دیا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجائے اس لیے کہ اس میں تراغ کا خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قتل صحبت کے طلاق ہو جائے تو نصف مہر اس کو ملتا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل و کثیر ہو سکتا ہے جس پر نا کسین راضی ہو جائیں اس لیے کہ لوہے کا چھلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جما ہیر علماء کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابوالثرناد اور ابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہائے ائمہ حدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ مذہب کا مذہب کا حجازیوں اور مصریوں اور کوفیوں اور شامیوں وغیرہم کا کہ دو لہاؤں کا راضی ہونا شرط ہے اس مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چٹل کا جوڑا یا لوہے کا ایک چھلا یا تانبے کا پیسہ کیوں نہ ہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اس قول میں اکیلے ہیں اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ کم سے کم اس کی حد دس درہم ہے کہ قریب پوٹے تین روپیہ کے ہوتے ہیں اور ابن شبر مہ نے کہا کہ کم از کم پانچ درہم ہیں جو نصاب ہے قطع ید کا سرقہ میں ان دونوں کے نزدیک اور نخعی نے مکروہ جانا ہے مکہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم بھی کہے اور یہ تمام مذاہب سوا اس مذہب اول کے جو ہم نے جما ہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح و صحیح کی رو سے مرد و دو باطل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ ایک چھلا بھی لوہے کا مہر میں کافی ہو جاتا ہے اور نہیں مقابل ہو سکتی رائے کسی کی اور نہ قول کسی کا رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل سے۔

تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست ہے:

پس ہرگز مومن متبع سنت کو ان اقوال کی طرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول اللہ ﷺ کے اور اس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفع لینا تعلیم پر روا ہے اور یہ دونوں امر جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مجتہدین محدثین اور متبعین سنت کا اور یہی قول ہے عطاء اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مرد و دو ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ ﷺ

۳۴۸۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَنَشَأَ قَالَتْ أَتَذَرِي مَا النَّشُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ يَنْصَفُ أَوْقِيَةً فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

۳۴۸۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا مہر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانچ سو درہم ہوتے (جس کے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنے موجودہ ہوتے ہیں)۔ یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیبیوں کے لیے۔

۳۴۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ ((فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

۳۴۹۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہانی ﷺ نے دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمن بن عوفؓ پر فرمایا یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

لہ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علماء کے نزدیک روا ہے سوا ابو حنیفہ کے اور قول ابو حنیفہ کا حدیث کے مخالف، قابل رد و طرد ہے کہ کسی طرح التفات اس کی طرف نہیں ہو سکتا۔

رسول اللہ کے مہر کا بیان

(۳۴۹۰) وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ کہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کو درست ہے۔ اور بعضوں نے کہا وہ لہا کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو جھڑا جھڑا یا اسی لیے آپ نے منع نہیں فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہوان کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک کا اور ان کے یاروں کا کہ لباس زعفران درست ہے اور امام مالک نے اس کو علماء مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمر وغیرہ کا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو۔

نواۃ کے لفظ کی تحقیق اور ولیمہ کا بیان:

وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے یا تو مراد کھجور کی گٹھلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضوں نے کہا کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علماء کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ٹٹ۔ اور یہ بھی قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گٹھلی ہے۔ اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اس سے مستحب ہو اور عابرکت کی دو لہا کو۔ اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحب ہے اور امام مالک اور داؤد وغیرہ ہانے واجب کہا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں۔ قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ اس کی کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کھانا ہو ولیمہ صحیح اور درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا اور حضرت زینب کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے سیر ہو گئے اصحاب رسول اللہ کے اور تکرار ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے۔

۳۴۹۱- انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری سے ہی ہو۔

۳۴۹۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۹۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۴۹۴- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصار کی آپ نے فرمایا کیا مہر باندھا ہے؟ میں نے عرض کی ایک نواۃ۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے۔

۳۴۹۵- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے کے۔

۳۴۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت
۳۴۹۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر پر اور ہم لوگوں نے وہاں نماز پڑھی صبح کی بہت

۳۴۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

۳۴۹۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

۳۴۹۳- عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِ وَهَبٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً.

۳۴۹۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ((كَمْ أَصَدَقْتَهَا)) فَقُلْتُ نَوَاقٍ وَفِي حَدِيثٍ إِسْحَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۳۴۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۳۴۹۶- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ.

باب فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا
۳۴۹۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ

(۳۴۹۳) ☆ نواۃ کی تحقیق ابھی اوپر گزری۔

(۳۴۹۷) ☆ خیبر یوں نے کہا ہے محمد و الحمیس یعنی محمد اور لشکر آچکا اور غمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ایک مقدمہ جو آگے چلے ساتھ جو پیچھے آئے، دوسرا جو دائیں طرف ہو، تیسرا جو بائیں طرف ہو، چوتھا جو چپ میں ہو اور حاکم وہیں رہتا ہے۔

اندھیرے میں اور سوار ہوئے نبیؐ اور سوار ہوئے ابو طلحہؓ اور میں ردیف تھا ابو طلحہ کا اور روانہ ہوئے نبیؐ گلیوں میں خیبر کی اور میرا زانو نبیؐ کے ران سے لگ لگ جاتا تھا اور تہبندر رسول اللہؐ کی آپ کی ران سے کھسک گئی تھی اور میں دیکھتا سفیدی آپ کی ران کی پھر جب شہر کے اندر گئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے آگن میں تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگوں کا۔ اس آیت کو آپ نے تین بار پڑھا یعنی انا اذا نزلنا بساحة قوم سے اخیر تک اور اتنے میں وہاں کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں نکلے اور انھوں نے کہا کہ محمدؐ آچکے۔ اور عبدالعزیز نے کہا کہ ہمارے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آگیا۔ کہار اوی نے کہ غرض ہم نے لے لیا خیبر کو جبراً قہراً اور قیدی لوگ جمع کئے گئے اور دجیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ ایک لونڈی مجھے عنایت کیجئے ان قیدیوں میں سے۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو۔ انھوں نے صفیہ بنت حبی کو لے لیا اور ایک شخص نے آکے کہا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے دجیہ کو حبی کی بیٹی دیدی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کا اور وہ کسی کے لائق نہیں سوا آپ کے تو فرمایا کہ بلاؤ ان کو مع اس لونڈی کے۔ کہار اوی نے کہ پھر وہ اسے لے کر آئے پھر جب آپ نے اس کو دیکھا تو دجیہ سے

الْغَدَاةَ يَغْلَسُ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخْرَجَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقٍ عَجِيرٍ وَإِنَّ رُكْنِي لَتَمَسُّ فَحِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَحِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَحِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ ((أَكْبُرُ حَرْبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَنَاهَا عَنُوءَ وَجُمِعَ السَّيِّئُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِنِي جَارِيَةً مِنْ السَّيِّئِ فَقَالَ ((اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً)) فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيٍّ فَجَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أُعْطِنَتْ دِحْيَةُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيٍّ سَيِّدِ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ مَا تَصْلُحُ إِنَّا لَكَ قَالَ ((اذْعُوهُ بِهَا)) قَالَ فَجَاءَ

لہ صفیہ کا نام بعضوں نے کہا کہ زینب تھا پھر قید کے بعد چونکہ آپ نے قیدیوں میں سے چن لیا اس لیے صفیہ ہو یعنی چنی ہوئی اور آپ نے جب صفیہ کی شرافت اور حسب و نسب و جمال کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اور لونڈی لے لو اس میں بڑی مصلحت تھی کہ شاید یہ وحیہ سے نشو و نما غرض اور تکبر کرے یا اور صحابہ وحیہ سے حسد کریں۔ غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تھا کہ آپ نے ان کو اپنی خدمت میں رکھا اور اس حدیث سے حنفیہ کی اجازت ثابت ہوئی اور حنفیہ یہ ہے کہ لشکریوں میں سے کسی کو حصہ نفیست سے بڑھ کر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا اور نکاح کر لیا اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ ہیں کہ ان کو تبرعاً للہ فی اللہ آزاد کر دیا اور ان کی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ کے خصائص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اوروں کے کہ ان کو درست نہیں اور یہ معنی تحقیقین نے کہے ہیں۔ اور دوسروں نے کہا کہ شرط کی ان سے کہ ہم تم کو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئیں تو وفائے شرط ضروری ہوئی اور علماء کو اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح کر لے گا اور اس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرائے تو اس کا حکم کیا ہے۔ جمہور لہ

فرمایا کہ تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیوں میں سے اس کے سوا کہا راوی نے کہ پھر آپ نے آزاد کیا صفیہؓ کو اور ان سے نکاح کر لیا سو ثابت نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! ان کا مہر کیا باندھا انھوں نے؟ کہا یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ راہ میں تھے تو سنگار کر دیا ان کا ام سلیمؓ نے اور پیش کر دیا آپ پر ان کورات میں اور صبح کو رسول اللہؐ نوشہ بنے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ نے جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنی کھانے کی قسم سے) وہ لائے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا اور کوئی اقط لانے لگا (وہی سکھا کر بناتے ہیں) اور کوئی کھجور اور کوئی گھی ان سب کو توڑ تاز کر خوب ملا یا اور یہ ولیمہ ہوا رسول اللہؐ کا۔

۳۴۹۸- انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

۳۴۹۹- حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دو ہر ا ثواب ہے۔

۳۵۰۰- انسؓ نے کہا میں ردیف تھا ابو طلحہ کا خیبر کے دن اور

بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا)) قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزْتُهَا لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا فَقَالَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ)) قَالَ وَيَسْطُ نَطْعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْثَا فَكَانَتْ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۹۸- عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةً وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا.

۳۴۹۹- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتَقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ.

۳۵۰۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ

لہ نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ اگر اس نے شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہوا ہو خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونوں کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور نہ اس کے ذمہ قیمت رہی اور نہ مرد کے ذمہ مہر۔ اور اگر قیمت مجہول ہے یعنی معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں اور سعید بن مسیب اور حسن اور غنی اور زہری اور ثوری اور وزاعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر اس حدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

رَدَفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَأَخْرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمٍ دِحْيَةُ حَارِثَةَ حَمِيلَةَ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأُحْسِيَةُ قَالَ وَتَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُجِصَتْ الْأَرْضُ أَفَاجِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمَنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَذَرِي أَنْ تَزَوَّجَهَا أَمْ اتَّخَذَهَا أَمْ وَلَدَ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَةٌ وَإِنْ لَمْ يَحْجَبَهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَجْزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعُضْبَاءُ وَنَذَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَذَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوْقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَعَ.

قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ کے پیر سے۔ پھر پہنچے ہم اہل خیبر کے پاس جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنے چارپایوں کو نکالا تھا اور وہ اپنے کدال اور ٹوکری اور پھاوڑی لے کر نکلے اور کہنے لگے محمد اور خمیس یعنی دونوں آگئے۔ کہار اوی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے خراب ہوا خیبر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آگن میں سو برا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور دحیہ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ نے سات شخصوں کے بدلے میں اور پھر سپرد کیا اس کو ام سلیم کے کہ سنگار کر دیں ان کا اور تیار کر دیں ان کو آپ کے لیے۔ اور کہار اوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے اس لیے ان کے سپرد کیا کہ وہ ان کے گھر میں عدت پوری کرے یعنی ایک حیض کے ساتھ استبراء ان کا ہو جو حکم ہے باندی کا۔ اور یہ صفیہ بیٹی تھیں جی کی اور رسول اللہ نے ان کا ولیمہ کیا کھجور اور اقط (پنیر) سے اور گھی سے اور زمین میں کئی گڑھے کھودے گئے اور اس میں دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا گیا (گڑھے اس لیے کھودے کہ گھی ادھر ادھر نہ جانے پائے) اور اقط اور گھی لائے اور اس میں ڈال دیا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا یا ان کو ام ولد بنایا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ نے ان کو چھپایا تو جانو کہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ سوار ہونے لگے تو ان پر پردہ کیا اور وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں سو لوگوں نے جان لیا کہ ان سے نکاح کیا ہے۔ پھر جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے جلدی چلایا اونٹوں کو رسول اللہ نے اور جلدی چلایا ہم نے اور ٹھوکر کھائی اعضاء اونٹنی نے (یہ نام ہے جناب رسول اللہ کی اونٹنی کا) اور رسول اللہ گرے اور حضرت صفیہ بھی گریں۔ سو آپ اٹھے اور ان پر پردہ کر لیا اور عورتیں دیکھنے

قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَنْعُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيَسْلُمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ)) فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَحَدَّثَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي أَنَا أُخْبِرُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أَسْكُفَةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ آيَةٌ لَّا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ الْآيَةُ

لگیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا رومی نے میں نے کہا اے ابو حمزہ! کیا جناب رسول اللہ! اگر پڑے؟ اور انس نے کہا کہ میں زینب ام المومنین کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کر دیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں۔ پھر جب کھلانے سے فارغ ہو چکے کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے ہوا اور دو شخص آپ کے حجرے میں رہ گئے (یعنی جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے بٹھار کھا اور وہ نہ نکلے سو آپ اپنی بیبیوں کے حجرہ پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والو؟ وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہ! اور آپ نے اپنی بی بی کو کیسا پایا؟ آپ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں۔ پھر جب آپ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپ لوٹ کر آئے (یعنی حجرہ زینب پر) اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا پھر جب آپ نے پیر رکھا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بیچ میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم نبی کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

۳۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةٌ لِدِيحَةٍ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا

(۳۵۰۱) ☆ اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہؓ نے کہا کہ اگر آپ صفیہؓ کو چھپادیں تو جانو کہ بی بی ہیں اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہو تا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور لفظ

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي الْمَسِيِّ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ ((أَصْلَحِيهَا)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْبَرِ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقَبَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيَأْتِنَا بِهِ)) قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحِيءُ بِفَضْلِ النَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوْبِقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى حَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدْرَ الْمَدِينَةِ هَشَشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيئًا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيئَتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ خَلْفَةُ قَدْ أُرْدَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيئَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ ((لَمْ نُصِرْ)) قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصُرْعَتِهَا.

رسول اللہ ﷺ کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ نے دحیہ کے پاس کہلا بھیجا اور ان کے عوض جو انھوں نے مانگا آپ نے دے دیا اور صفیہ کو ان سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنی ام سلیم کو) اور فرمایا کہ ان کا سنگار کرو۔ کہا کہ پھر نکلے رسول اللہ خیر سے یہاں تک کہ جب خیر کو پس پشت کر دیا ترے اور ان کے لیے ایک خیمہ لگا دیا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاؤ۔ سو کوئی تر یعنی کھجور جو زیادہ تھی لانے لگا کوئی ستو یہاں تک کہ ایک ڈھیر ہو گیا ملیدہ کا اور سب لوگ اس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو حوض تھے آسمان کے پانی کے۔ انس نے کہا کہ یہ ولیمہ تھا جناب رسول اللہ کا صفیہ کے اوپر کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے دیواریں مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اس کے اور ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھیں سوٹھو کر کھائی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اور آپ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا نہ صفیہ کی طرف یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور ان کو ڈھانپ لیا اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ نے فرمایا ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا۔ پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھو کر یاں (یعنی باندیاں آپ کی بیویوں کی) نکلیں اور صفیہ کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اس کے گرنے کا۔

لہٰذا یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انھوں نے اعلان کو شرط کہا ہے نہ کہ شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ کہ اعلان۔ اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد وغیرہم کا اور ان سب لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابو حنیفہ کے کہ ان کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چپکے سے نکاح کر لیا بغیر گواہی کے یعنی نہ اعلان ہو نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چپکے سے نکاح کیا مگر دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے

بَاب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنَزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ

۳۵۰۲- عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ بَهْرٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَيْنَبَ فَادْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْطَلَقَ زَيْنَدٌ حَتَّى أَتَاهَا وَهِيَ تُحَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتَهَا عَظُمْتُ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أُرْسَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكَ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَحَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بَغِيرَ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَّبِعُ حُجْرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقْلُنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَذْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي قَالَ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبَتْ أَدْخُلُ مَعَهُ

باب : نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ

کامیاب

۳۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اور روایت ہے بہر راوی کی کہ جب پوری ہو گئی عدت زینب کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ ﷺ نے زید سے فرمایا کہ ان سے میرا ذکر کرو اور زید گئے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور وہ اپنے آٹے کا خیر کر رہی تھیں اور زید نے کہا کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی بڑائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ نے ان کو یاد کیا تھا (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ نے ان کو پیغام دیا ہے اس قدر عظمت اور ہیبت ان کی چھا گئی کہ نظر نہ کر سکے۔ اور افسوس ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کو حدیث رسول اللہ کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف جھوٹی تاویلیں کرنے لگتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے جس کی شان میں وما ينطق عن الهوىٰ وارد ہوا ہے اور ان کو الا وحی یوحیٰ اتر ہے)۔ غرض میں نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایزیوں پر لوٹا اور عرض کیا کہ اے زینب! رسول اللہ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے اور وہ آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنی نکاح کا پیغام دیا ہے) اور انھوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب تک کہ مشورہ نہیں لے لیتی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنی استخارہ نہیں کر لیتی) اور اسی وقت وہ اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہو گئیں

اور نزدیک جمہیر کے بخلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

(۳۵۰۲) اس حدیث مبارک سے متبعان سنت کو کئی مسئلے معلوم ہو گئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بھیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اس سے ناراض نہ ہو گا جیسے زید کا حال تھا۔ دوسرے یہ کہ معلوم ہو کہ صحابہ کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہ بجز آپ کے پیغام دینے کے زید کے دل میں زینب کی ہیبت اور ادب سما گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا

فَالْقَى السُّرَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ
وَوَعِظَ الْقَوْمَ بِمَا وَعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي
حَدِيثِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا
يَسْتَخْفِي مِنْ الْحَقِّ.

(واہ! مسلمانوں کی ماں اللہ تم پر رحمت کرے) قرآن اتر اور رسول
اللہؐ ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئے (یعنی یہ آیت اتری
زوجنا کھا لکیلا یكون علی المؤمنین حرج فی ازواج
ادعیانہم یعنی بیاہ دیا ہم نے زینب کو تجھ سے تاکہ مومنوں کو
حرج نہ ہو اپنے) پالکوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں جب وہ
اپنی حاجت ان سے پوری کر چکیں اور راوی نے کہا میں نے اپنے
سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہؐ نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب
کھلایا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھاپی کر باہر چلے گئے
اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باتیں کرتے رہے کھانا کھانے کے
بعد اور رسول اللہؐ نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا اور آپ اپنی
بیبیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ان پر سلام کرتے تھے اور وہ
عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہؐ آپ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو
(یعنی زینب کو) پھر راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کو میں
نے خبر دی یا آپ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے پھر آپ
تشریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی
آپ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور
میرے بیچ میں اور پردہ کی آیت اتری اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور
ابن رافع نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری لا
تَدْخُلُوا سِوَا خَيْرٍ تَحْتَ الْخِطِّ لَعَنَ اللَّهُ الْفَاحِشِينَ

اللہ قول و فعل و تقریر سے دل کانپ جائے اور سوا تسلیم و افتیاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے۔ اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہی ہے۔
تیسرے یہ کہ صلوة استجارہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استجارہ احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ
اس میں برکت دے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہؐ ہم کو ہر کام میں استجارہ سکھاتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے
اور اس کی بیوی مثل غیر کی بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ لے پالک طلاق دے دے۔ پانچویں فضیلت نکاح
ثانی کے ثابت ہوئی کہ خدا تعالیٰ خود اس کا بانی مہمانی اور قاضی لاثانی ہوا۔ چھٹی فضیلت ام المؤمنین زینبؓ کی کہ ثابت ہوا ان کا نکاح اللہ پاک نے
خود آسمانوں کے پرے بالائے عرش پڑھا اور جبرئیل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المؤمنین اکثر اس کا فخر فرماتی تھیں۔ ساتویں ثابت ہوا کہ
رسول اللہ ﷺ کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ

اجازت دی جائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرو اس کے پکنے کا یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہیں شرماتا ہے سچی بات سے۔
۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی۔

۳۵۰۴- وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی، گوشت یہاں تک کہ نہ کھا سکے اور چھوڑ دیا۔

۳۵۰۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے لوگوں کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سو آپ تیار ہوتے ہیں گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ یہ نہیں اٹھتے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور ابن عبد اللہ نے اپنی روایتوں میں یہ بات زیادہ کی کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے اور نبی تشریف لائے کہ اندر آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اور میں نے آکر آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ ”اے ایمان والو! مت داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا عند اللہ عظیماً تک یعنی پوری آیت عند اللہ عظیماً تک اتری۔

۳۵۰۳- عَنْ أَنَسٍ وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

۳۵۰۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكَوهُ.

۳۵۰۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَحْذَ كَأَنَّهُ يَنْهَى لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةً وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَأَنْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَعْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ أَنْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِنَاءَهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا.

۳۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ وَكَانَ تَزَوُّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَحَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَحَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسُّتْرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

۲۵۰۶- انسؓ نے کہا میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعبؓ مجھ سے پوچھا کرتے تھے۔ پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہؐ نے دولہا بنے ہوئے زینب بنت جحش کے اور ان سے نکاح کیا تھا آپ نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا جب دن چڑھا سو آپ بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہؐ اٹھے اور چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر پہنچے پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہو گئے اور لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ۔ سو آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک حضرت عائشہؓ کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی اتری۔

۳۵۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي

۳۵۰۷- انسؓ نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہؐ نے اور داخل ہوئے اپنی بی بی کے پاس اور میری ماں ام سلیم نے کچھ طیدہ بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھا اور کہا کہ اے انسؓ اس کو لے جا رسول اللہؐ کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ کی جناب میں بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہؐ انسؓ نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہؐ کے

(۳۵۰۶) یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہؐ کے کہ باوجودیکہ آپ کو ان کے بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور خدا جانے ایسی تکلیفیں آپ کو کتنی بار ہوئی ہوں گی اور آپ چپ رہے یہاں تک کہ پردہ دگار نے اس کا خود بند و بست کر دیا۔
(۳۵۰۷) اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہؐ کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سواشخاص اسیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب کی کہ آیت حجاب کی انہی کے زمانہ عقد میں اتری۔

پاس اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو مل جائے اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور جو مجھے مل گیا۔ میں نے انسؓ سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے؟ انھوں نے کہا قریب تین سو کے اور مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انسؓ! وہ طباق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں)۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھالیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے)۔ پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے۔ تب مجھ سے فرمایا کہ اٹھالے انسؓ اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا جب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا جب اس میں کھانا زیادہ تھا۔ اور بعضے لوگ بیٹھے باتیں بناتے رہے رسول اللہؐ کے گھر میں اور رسول اللہؐ بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینبؓ) دیوار کی طرف منہ پھرے بیٹھی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کا بیٹھنا حضرت کو گراں گزرا اور آپ نکلے اور اپنی بیبیوں کو سلام کیا اور پھر لوٹ آئے پھر جب رسول اللہؐ کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ پر ہم گراں ہوئے جلد دروازے پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہؐ آئے یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا آپ نے اور داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر ہوئی

تَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((ضَعْنِي)) ثُمَّ قَالَ ((اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمِعْتَ)) رَجُلًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِعْتُ وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءُ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَنْسُ هَاتِ الثَّوَرِ)) قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَتَخَلَّقَ عَشْرَةُ عَشْرَةَ وَلِيَأْكُلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ)) قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي ((يَا أَنْسُ ارْفَعْ)) قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجَنَّتُهَا إِلَى الْحَائِطِ فَتَقَلَّبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَلَّبُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرُخِيَ السُّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

ہوگی کہ آپ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں یا ایہا الذین سے اخیر تک۔ جریر جو راوی ہیں انھوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور پردہ میں رہنے لگیں یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۵۰۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نکاح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب رضی اللہ عنہا سے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں پتھر کے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ۔ سو میں نے جو ملا اسے بلا لایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلتے جاتے اور نبی ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا اور سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بیٹھا رہا اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا اور نبی ان سے شرماتے تھے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاریں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاطِرِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْحَعْدُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۵۰۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اذهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَحَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدْعُ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَحَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاطِرِينَ إِنَّهُ قَالَ قِتَادَةُ غَيْرَ مُحْتَبِينَ طَعَامًا وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ.

باب : دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۵۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور آئے۔

باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة

۳۵۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا)).

- ۳۵۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ)) قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عَيَّدَ اللَّهُ يُنْزِلُهُ عَلَى الْعُرْسِ.
- ۳۵۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ غُرْسٍ فَلْيُجِبْ)).
- ۳۵۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).
- ۳۵۱۳- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ غُرْمًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ)).
- ۳۵۱۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ.
- ۳۵۱۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی تم میں کا ولیمہ کی طرف تو چاہیے کہ قبول کرے۔ راوی نے کہا عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد لیتے ہیں۔
- ۳۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ولیمہ نکاح کا ذکر ہے۔
- ۳۵۱۲- ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔
- ۳۵۱۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کے مانند۔
- ۳۵۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ۔ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں۔

(۳۵۱۰) نوویؒ نے کہا کہ دعوت کھانے کی فتح وال ہے اور دعوت نسب کی بکسر وال۔ یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت میں جانا مامور بہ تو بالاتفاق ہے مگر یہ امر وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے اس میں اختلاف ہے۔ اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دی جائے مگر اتنا ہے کہ حاضری وہاں کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان عذروں کے جو لوگ مذکور ہو گئے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے۔ یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتیں جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں۔ اور یہ کہ وہ بھی مثل ولیمہ کے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اس کا استحباب سے بڑھ کر نہیں۔ اور قاضی عیاضؒ نے اتفاق علماء کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اس کے سوا میں امام مالکؒ اور جمہور کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا سوا اسکے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب ساقط ہوتا ہے یہ ہیں کہ مال میں داعی کے شبہ ہو یا خاص انبیاء کی دعوت ہو یا وہاں کوئی شخص ایسا ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے، ہمنشینی اس کے دین میں ضرر کرتی ہو یا داعی نے اس لیے دعوت دی ہو کہ اس سے کسی ظلم پر مدد لے یا وہاں کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا تاج رنگ یا فرش یا حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذروں سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور ایسے ہی ان دعوتوں کا قبول کرنا ضروری نہیں جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں نذر غیر اللہ ہو جیسے گیارہویں بڑے پیر کی یا توشہ عبدالحقؒ کا یا کندوری کہ ان میں اکثر نذر غیر اللہ ہوتی ہے۔

- ۳۵۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ دُعِيَ إِلَى غُرْمٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيَجِبْ)) .
- ۳۵۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)) .
- ۳۵۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا)) .
- ۳۵۱۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى ((إِلَى طَعَامٍ)) .
- ۳۵۱۹- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .
- ۳۵۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ)) .
- ۳۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ .
- ۳۵۲۲- عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ)) الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا
- ۳۵۱۵- ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ جب تمہیں شادی یا ایسی ہی کسی دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔
- ۳۵۱۶- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا جب تمہیں دعوت پر بلایا جائے تو دعوت قبول کرو۔
- ۳۵۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کی طرف تو بھی قبول کرو۔
- ۳۵۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے اور ابن شنی کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔
- ۳۵۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۳۵۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کر لے اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔
- ۳۵۲۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں تو دعوت میں نہ حاضر ہو اس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
- ۳۵۲۲- سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا امیروں کا ہے؟ سو وہ نے اور انھوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی

☆ (۳۵۱۷) یعنی کھانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

☆ (۳۵۱۸) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کھانے کا اختیار ہے۔

☆ (۳۵۲۰) فلیصل کے معنی بعضوں نے یہی کہے ہیں کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز پڑھے یعنی نفل کہ صاحب خانہ کے گھر میں برکت ہو۔

فَأَفْرَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ))

ہوئی جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انھوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو اوپر گزری کہ جس کی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں۔

۳۵۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۳۵۲۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے۔

۳۵۲۴- عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ.

۳۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مِنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبْ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۳۵۲۵- حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بدتر طعام اس ولیمہ کا ہے کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو بلاتے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی۔

بَاب لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقةُ ثَلَاثًا لِمُطَلَّقِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَّأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقُضِي عِدَّتَهَا

باب: طلاق ثلاثہ کا بیان

۳۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَإِنْ مَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَوْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتُكَ)) قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدٌ

۳۵۲۶- جناب عائشہ نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے)۔ سو جناب رسول اللہ مسکرائے (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلفی سے کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا توارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات سمجھی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکھے اور

(۳۵۲۵) یعنی ایسے لوگوں کو بلاتے نہیں جن کو جھوٹوں بلائیں تو بچوں آئیں اور ایسوں کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جو آنے میں سو ٹخرے لاتے ہیں ناک بھون چڑھاتے ہیں تو مفت کھانا کھاتے ہیں اور احسان کا احسان جتاتے ہیں۔

وہ تیری لذت جماع نہ چکھے۔ جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ حضرت کے پاس تھے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں۔ سو خالد نے پکارا کہ اے ابو بکر آپ سنتے نہیں کہ یہ رسول اللہ کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

۳۵۲۷- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَخْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۷- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَتْ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَّاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ فَخَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ وَإِنَّ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جَلْبَابِهَا قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ ((لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ غُسَيْلَتَكَ وَتَذُوقِي غُسَيْلَتَهُ)) وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرَجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَخْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۸- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو انہوں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ نبی اکرمؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دی ہیں۔ باقی حدیث وہی ہے جو گزری۔

۳۵۲۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دے دی (یعنی تین طلاق مغلظہ) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے

۳۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ فَخَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

۳۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

بِهَا أَتَجِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ ((لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا))

نکاح کیا اور اس نے بھی طلاق دے دی قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگی یعنی اس سے نکاح کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک اس کا شہد نہ چکھے یعنی شوہر ثانی کا۔

۳۵۳۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ))

۳۵۳۰- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۳۱- جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دی اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اس کو طلاق دی قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے نکاح کرے اور رسول اللہؐ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پالے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔

۳۵۳۲- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثٍ يَحْتَمِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ بَابَ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ ۳۵۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَقْدِرَ بَيْنَهُمَا وَلَدَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا))

۳۵۳۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

باب : جماع کے وقت کی دعا

۳۵۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے مارزقتنا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکار رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے گا۔

۳۵۳۴- عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((بِاسْمِ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ ((بِاسْمِ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أَرَاهُ قَالَ ((بِاسْمِ اللَّهِ))

۳۵۳۴- مضمون وہی ہے مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ انہوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

(۳۵۳۱) ☆ یہی مذہب ہے جمیع صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور جو قول اس کے خلاف ہے شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث تخص ہیں آیت حتی تنکح زوجاً غیرہ کے۔

بَاب جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتُهُ فِي قُبُلِهَا
مِنْ قُدَامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ
تَعَرُّضٍ لِلدُّبْرِ

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ
کہ دبر میں

۳۵۳۵- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ
كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ
دُبْرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَتَزَلَّتْ
نِسَاؤُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

۳۵۳۵- جابرؓ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے
اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر توڑ کا بھینگا پیدا ہوتا ہے کہ
ایک چیز کو دو دیکھتا ہے اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری
کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ کھیتی
میں اور کنویں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اگے نہ
کہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

۳۵۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ
كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبْرِهَا فِي
قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأَتَزَلَّتْ
نِسَاؤُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

۳۵۳۶- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح
مروی ہے۔

۳۵۳۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ
إِنْ شَاءَ مُحِبَّةٌ وَإِنْ شَاءَ غَيْرُ مُحِبَّةٍ غَيْرَ أَنَّ
ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

۳۵۳۷- جابر سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت
میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو
اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی
سوربخ میں کرے یعنی قبل میں۔

بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ
زَوْجِهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو رونا نہیں کہ مرد کو
جماع سے روکنے

۳۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۳۵۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

(۳۵۳۷) ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق
معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سو قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر۔ اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی
وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی
دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

(۳۵۳۸) یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لیے کہ شوہر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)) .
۳۵۳۹- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ)) .

ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔
۳۵۳۹- شعبہ سے یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آئے۔

۳۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْتِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا)) .

۳۵۴۰- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس پر وہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ میں رہتا ہے جب تک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو۔

۳۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهَا لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)) .

۳۵۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے رہے اس پر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک۔

بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ

۳۵۴۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَسْرَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) .

باب: عورت کو بھید کھولنا حرام ہے
۳۵۴۲- ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔

۳۵۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ((إِنَّ أَعْظَمَ))

۳۵۴۳- ابو سعید خدری کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا بھید کھول دے (یعنی یہ امانت میں خیانت کی)۔

لقہ کو حالت حیض میں بھی ناف کے اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے بچھونے سے جدا رہنا کیا معنی۔

(۳۵۴۳) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانین سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات ناموزوں اور سکنات ناز مشغول ظہور میں آتے ہیں ان کا افشاء کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے۔

باب حُكْمُ الْعَزْلِ

۳۵۴۴- عَنْ ابْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلَقِ فَسَبَّيْنَا كِرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغَبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ))

۳۵۴۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رِبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ ((كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

۳۵۴۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنكُمْ لَتَفْعَلُونَ ((وَإِنكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ))

۳۵۴۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ))

باب: عزل کا بیان

۳۵۴۴- ابن محریز نے کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں ابو سعید خدریؓ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول اللہ کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مریسج کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ، شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی انزال باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول اللہ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے۔ پھر ہم نے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

۳۵۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۴۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک ضرور پیدا ہو جائے گی۔

۳۵۴۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نہ کرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لیے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے (یعنی حمل ہونا نہ ہونا)۔

۳۵۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ)) وَفِي رِوَايَةٍ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ.

۳۵۴۹- مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا اور محمد نے کہا

کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ ”کچھ حرج نہیں ہے اگر عزل نہ کرو“ نہیں نکلتی ہے (یعنی نہ کرنا اولیٰ ہے)۔

۳۵۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهٖ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ)) قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ ((لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ))

۳۵۵۰- عبد الرحمن بن بشر انصاری نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ رسول اللہ کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور دودھ پلاتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو تو آپ نے فرمایا کیا مضائقہ اگر تم عزل نہ کرو؟ اس لیے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے۔ ابن عوف نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے۔

۳۵۵۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهٖ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكُونُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكُونُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ ((فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ هَذَا زَجَرَ.

۳۵۵۱- کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے سلیمان نے ان سے حماد نے ان سے ابن عوف نے اور ابن عوف نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبد الرحمن بن بشر کی یعنی حدیث عزل کی تو انھوں نے کہا مجھ سے بھی روایت کی عبد الرحمن بن بشر نے یہی حدیث۔

۳۵۵۱- وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِبْرَائِي حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ.

۳۵۵۲- معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ

۳۵۵۲- عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي

سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں؟ تو انھوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

۳۵۵۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کرو اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اسے پیدا نہ کرے۔

۳۵۵۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے (یعنی ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک بچو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

۳۵۵۵- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۵۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص حضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لیے کہ آجائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آجائے گا جو اس کی تقدیر میں ہوگا۔

۳۵۵۷- وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہو گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ

سَعِيدٌ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ ((الْقَدَرُ))۔

۳۵۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا))۔

۳۵۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْعَزْلِ فَقَالَ ((مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعَهُ شَيْءٌ))۔

۳۵۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۵۵۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَسَائِبَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ ((اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ)) لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبَلَتْ فَقَالَ ((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا))۔

۳۵۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا

(۳۵۵۳) ☆ یعنی جس کو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تم چاہے ہزار عزل کرو۔

(۳۵۵۷) ☆ یعنی میں نے جو بات کہی تھی وہی ہوئی یہ اللہ کی بزرگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ کہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا۔

أَعَزُّ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ)) قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْحَارِثَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))

۳۵۵۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

۳۵۵۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعَزُّوهُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ إِسْحَاقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ

۳۵۶۰- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعَزُّوهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۵۶۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعَزُّوهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا

بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسِيئَةِ
باب: جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۲- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجْحَجَةٍ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَلْمَ بِهَا)) فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۶۱) ☆ غرض ان روایتوں سے جواز مع الکراهت ثابت ہوا عزل کا اور کراہت اس لیے ہے کہ اس میں ضائع کرنا ہے نطفہ کا۔

(۳۵۶۲) ☆ یعنی جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہو گیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے جس کی قید میں ہے یا اس کا فرکا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر۔ پھر بر تقدیر یکہ وہ لڑکا اس مسلمان کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہو گئے۔ اور بر تقدیر یکہ وہ کافر کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہو گئے اس لیے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی اور اس صورت میں اس لڑکے سے خدمت لیتا غلاموں کی طرح روا ہوگا تو اس صورت میں اگر اس نے اس کو لڑکا بتایا اور وارث کیا تو وہی

وَسَلَّمَ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرُهُ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ))

۳۵۶۳- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةُ الْعَزْلِ

۳۵۶۴- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنْ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ)) قَالَ مُسْلِمٌ وَأَمَّا خَلْفٌ فَقَالَ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْتَسِبُ بِالذَّلَالِ

۳۵۶۵- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتُ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنْاسٍ وَهُوَ يَقُولُ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنْ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُعِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا)) ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ

چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو لعنت قبر تک اس کے ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنادے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔

۳۵۶۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں

۳۵۶۴- جد امہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ مسلم نے فرمایا کہ جد امہ بے نقطہ کے دال سے صحیح ہے۔

۳۵۶۵- جد امہ رضی اللہ عنہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ واد خفی ہے۔ عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری سے کہ آپ نے فرمایا یہی ہے وہ مودد جس کا سوال ہوگا قیامت میں۔

ظہر غیر کو اپنا وارث کر لیا اور اس صورت اولیٰ میں اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور اپنے فرزند کو غلام بنایا۔ غرض اس خرابی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ تا وضع حمل اس سے صحبت حرام رہے کہ کسی کا لڑکا کسی کو نہ لگ جائے۔ کہا مسلم نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے یزید نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داؤد نے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے۔

(۳۵۶۳) غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل ہو جاتا ہے تو دودھ پیوسی ہو جاتا ہے اور لڑکا اس کے پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے۔ مگر آپ نے اس سے منع نہیں کیا اس لیے کہ ضرر اس کا یقینی نہیں ہے۔ چنانچہ فارس و روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے۔

(۳۵۶۵) واد کے معنی لڑکی کو زندہ گاڑ دینا جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا۔ مودد وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی ہے تو آپ نے عزل کو واد فرمایا اس لیے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا۔ اس لیے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے ظہر

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادُ الْحَقِيُّ زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقَرِّي وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْعُودَةُ سُبُلَتْ.

۳۵۶۶- عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغَيْلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((الْغَيْالُ)).

۳۵۶۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُعْزِلُ عَنْ أَمْرَاتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِيهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ)) وَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ ((إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ)).

۳۵۶۷- سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا کہ میں اس کے بچے سے خوف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔



کِتَابُ الرُّضَاعِ دودھ پلانے کے مسائل

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
الْوِلَادَةِ باب : جو رشتے سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی
حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۸- عَنْ عُمَرَ أُنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا
وإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ
حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا
رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرَأَيْتُمْ فَلَانًا)) لَعَمَّ حَفْصَةَ مِنَ
الرُّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ
فُلَانٌ حَيًّا لَعَمَّهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ إِنَّ
الرُّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا تُحْرِمُ الْوِلَادَةُ))

۳۵۶۸- عمرہ رضی اللہ عنہ کو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر
دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے
تھے کہ جناب عائشہ نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ کے
دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ تو عائشہ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ! کوئی آپ کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے
تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے
رضاعی چچا حفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر فلاں
شخص (یعنی میرا چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا؟ آپ نے
فرمایا کہ ہاں رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے
جیسے ولادت سے۔

۳۵۶۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا
يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۵۶۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا
ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

۳۵۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۳۵۷۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر

۳۵۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ
عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أُتْرِكَ

۳۵۷۱- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہا افلح
ابو القعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر
آنے کی اور وہ ان کا رضاعی چچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا

الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَيُّتُ أَنْ أَذْنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذْنَ لَهُ عَلَيَّ.

۳۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرُّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ((تَرَبَّتْ يَدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ)).

۳۵۷۳- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرُّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْنُ لِأَفْلَحٍ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْتَنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَذْنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذِنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

۳۵۷۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ ((فَإِنَّهُ عَمَلُكَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ)) وَكَانَ أَبُو

تھا۔ سو میں نے اسے نہ آنے دیا۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دواپنے پاس۔

۳۵۷۲- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میرے پاس آئے اُفْلَحُ بن ابوالقعیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑی پلایا ہے تو آپؐ نے فرمایا تیرے دونوں ہاتھوں میں یا فرمایا داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۵۷۳- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اُفْلَحُ بھائی ابوالقعیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے اور ابوالقعیس ان کے رضاعی باپ تھے (یعنی حضرت عائشہؓ کے)۔ تو عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اُفْلَحُ کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس لیے کہ ابوالقعیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابوالقعیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے برا جانا کہ ان کو اجازت دوں جب تک کہ آپ سے پوچھ نہ لوں۔ آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت دو۔ عروہ نے کہا کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۷۴- زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔ اور ابوالقعیس شوہر تھے اس عورت کے

جس نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۷۵- عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا آئے اور آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرمؐ سے اجازت طلب کر لوں۔ جب نبی اکرمؐ آئے تو میں نے کہا کہ میرے رضاعی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرا چچا تیرے پاس آسکتا ہے۔ میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آسکتا ہے۔

۳۵۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۷- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۸- حضرت عائشہؓ نے کہا اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جن کی کنیت ابوالجعد تھی سو میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ ہشام نے کہا ابوالجعد ابوالقیس ہی ہیں پھر جب نبی تشریف لائے تو میں نے آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ان کو کیوں نہ آنے دیا تمہارے دابے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا ہاتھ میں۔

۳۵۷۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افرح تھا انھوں نے آنے کی اجازت چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا تم ان

القُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.

۳۵۷۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمُّكَ)) قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ.

۳۵۷۶- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَحَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ۳۵۷۷- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ

۳۵۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ ((فَهَلَّا أَذِنْتَ لَهُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ أَوْ يَدُكَ)).

۳۵۷۹- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْرَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبْتُهُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

(۳۵۷۹) ☆ ان سب احادیث کی نظر سے امت کا اجماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے یعنی دودھ پلانے والی دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نکاح ابد احرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو دیکھنا اس کا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جاری نہیں یعنی ماں کی طرح وہ لڑکے کی وارث نہیں ہے

((لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ))
 سے پردہ نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔

۳۵۸۰- اس سند سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

۳۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَيَّبْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَمُّكَ أَرْضَعْنِي امْرَأَةً أَحْيِي فَأَيَّبْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لِيَدْخُلْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ))

باب: رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان

۳۵۸۱- حضرت علیؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا سبب ہے کہ آپ رغبت اور خواہش رکھتے ہیں قریش کی عورتوں کی اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہاں بنی حمزہ کی۔ آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی۔

باب: تحريم ابنة الأخ من الرضاعة

۳۵۸۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَوَقُّ فِي قُرَيْشٍ وَتَذَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرُّضَاعَةِ))

ظہر ہوتی نہ لاکا اسکا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل ماں کے اور نہ لڑکے کی گواہی اس پر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی ماں سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے کو مار ڈالے۔ غرض ان حکموں میں وہ دونوں مثل اجنبی کے ہیں اور اسی طرح اجماع ہے کہ حرمت نکاح کی پھیل جاتی ہے مرضعہ اور بولاد رضیع میں اور رضیع اور اولاد مرضعہ میں اور اس حکم میں وہ رضیع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور اسی طرح مرضعہ کا شوہر جس کی صحبت سے یہ دودھ ہوا تھا خواہ شوہر نکاحی ہو یا ملک بھین کی راہ سے وہ رضیع کا باپ ہو جاتا ہے یہی مذہب ہے کافہ علماء کا اور اس کی اولاد رضیع کی بھائی، بہن ہو جاتی ہے۔ اور مرضعہ کے شوہر کے بھائی رضیع کے چچا ہو جاتے ہیں اور اس کی بہنیں رضیع کی چھو بہنیاں ہو جاتی ہیں اور اولاد رضیع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے اور خاص اس میں اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارا اختلاف کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ حرمت رضاع کی نہیں ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرضعہ کے بیچ میں اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر اور جناب عائشہ صدیقہؓ سے اور انھوں نے استدلال کیا وامہاتکم اللاتی ارضعنکم وایخوانکم من الرضاعة سے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا اور ربی اور پھوپھی کا جیسے نسب میں ذکر کیا ہے اور جمہور نے ان احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہر یہ کہ جو ابدا یہ ہے کہ اگرچہ خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا مگر اس کے نبی نے تصریح کر دی اور نبی مبین ہے احکام کا جیسے قرآن مبین ہے۔

تشریح: کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زبیر نے ان سے یحییٰ قطان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے ان سے بشر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے سعد نے ان دونوں سے قتادہ نے ہمام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہیں تک ہے کہ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت میں یہ ہے کہ سنابن نے جابر بن زید سے۔

۳۵۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۸۲- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۵۸۳- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہؓ کی صاحبزادی سے۔ آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ ((إِنِّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنِّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ)).

۳۵۸۴- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اس طرح آئی ہے۔

۳۵۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادٍ هَمَامٍ سَوَاءٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ)) وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ ((وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) وَفِي رِوَايَةِ بَشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

۳۵۸۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کو حمزہؓ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے؟ یا کہا گیا کہ آپ کیوں نہیں پیغام دیتے حمزہؓ کی صاحبزادی کو؟ تو فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۳۵۸۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ ((إِنْ حَمْزَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ)).

باب: بیوی کی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان

بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأَخْتِ الْمَرْأَةِ

۳۵۸۶- ام حبیبہؓ، ابوسفیانؓ کی بیٹی نے کہا کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسفیانؓ کی بیٹی کو نہیں چاہتے؟ آپ نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے

۳۵۸۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي

(۳۵۸۶) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری نے کہ ربیبہ جب تک اس کی ماں کے شوہر کی گود میں پرورش نہ پائے جب تک حرام نہیں ہوتی یعنی اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اس شوہر ثانی نے اس کو پرورش نہیں کیا تو وہ لڑکی اسے حلال ہے مگر مذہب تمام علماء کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہیں خواہ شوہر ثانی نے اسے پرورش کیا ہو

کہا آپ ان سے نکاح کریں (ام حبیبہؓ کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے)۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ کے نکاح میں ہوں ہی نہیں اور دوست رکھتی ہوں کہ جو خیر میں میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ابو سلمہؓ کی بیٹی کو آپ نے فرمایا ام سلمہؓ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پاتی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعت سے اور دودھ پلایا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو (یعنی ابو سلمہؓ کو) ثوبیہؓ نے سو تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کرو۔

بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ ((أَفَعَلُ مَاذَا)) قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ ((أَوْ تُجَبِّنُ ذَلِكَ)) قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكِي فِي الْخَيْرِ أَخِي قَالَ ((فَإِنَّهَا لَا تَجِلُّ لِي)) قُلْتُ فَإِنِّي أَخْبَرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ ذُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوْبَةُ فَلَا تَغْرِضَنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ))

۳۵۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
۳۵۸۸- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہؓ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرمؐ سے فرمایا کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں۔ نبی اکرمؐ نے پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول میں آپ کے لیے مغل ہونے والی نہیں ہوں اور زیادہ پسند کرتی ہوں یہ بات کہ خیر میں کسی غیر کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ

۳۵۸۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءٌ ۳۵۸۸- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ انكِحْ أُخِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتُجَبِّنُ ذَلِكَ)) فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكِي فِي خَيْرِ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّ ذَلِكَ لَا

ظہر ہو یا نہ کیا ہو۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ورنہ بانیکم اللہ فی حجبہم (اور حرام ہیں تم پر وہ لڑکیاں تمہاری بیٹیوں کی جن کو تم نے اپنی گود میں پالا ہے)۔ اس کا جواب ان سب علماء نے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجبہم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے خواہ حجب میں ہوں یا نہ ہوں جیسے ولا تقتلوا اولادکم من اطلاق (اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے) کہ قید من اطلاق کی باعتبار اکثر احوال کے ہے کہ عرب بھگے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ جب اطلاق کا خوف نہ ہو تب قتل روا ہے۔ اور ثوبہؓ لوٹدی تھی ابی لہب کی کہ اس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول اللہ کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ ان لوگوں کو اس وقت تک جمع کرنا دو بہنوں کا معلوم نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح حرمت ربیدہؓ کی معلوم نہ تھی اور اسی طرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہؓ کے نکاح کی آپ کو اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ رضاعی بھتیجی حرام ہے یا یہ معلوم نہ تھا کہ حمزہؓ حضرت کے رضاعی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک انا کا دودھ پیا ہے۔ (نودی)

يَجْلُ لِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَتَّخِذُ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ ذُرَّةَ ((بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ)) قَالَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبَةُ فَلَا تَغْرِضَنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ))

۳۵۸۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

بَاب فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ

۳۵۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ))

۳۵۹۱- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمْتُ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْخُدَّتِي رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُحْرَمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)) قَالَ عَمْرُو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

۳۵۹۲- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحْرَمُ الرِّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ ((لَا))

۳۵۹۳- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُحْرَمُ الرِّضْعَةُ

میرے لیے جائز نہیں ہے۔ تو ام حبیبہؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم باتیں کر رہے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر وہ میری گود میں میری ربیہ نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے اس لئے تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کرو۔

۳۵۸۹- وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عذہ کا نام مذکور ہے اور کسی میں نہیں۔

باب: ایک اور دودھ چوسنے کا بیان

۳۵۹۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

۳۵۹۱- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۵۹۲- ام فضل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۳۵۹۳- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں

أَوْ الرُّضْعَتَانِ أَوْ الْمَصَّةُ أَوْ الْمَصَّتَانِ)) ہوتی۔

۳۵۹۴- عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَاقُ فَقَالَ كَرَوَايَةِ ابْنِ بَشِيرٍ ((أَوْ الرُّضْعَتَانِ أَوْ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا)) ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ ((وَالرُّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ))۔

۳۵۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔

۳۵۹۵- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَحْرُمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ))۔

۳۵۹۵- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۹۶- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَتَحْرُمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ ((لَا))۔

۳۵۹۶- ام فضلؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان

۳۵۹۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيْمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهْنٌ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

۳۵۹۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرنا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

(۳۵۹۷) ☆ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعت کی قرأت آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا اس لیے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی کسی کو نہ معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے کے پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے۔ اور نسخ تین قسم کا ہے ایک یہ کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہو جائے نہ کہ حکم۔ مثال اول کی عشر رضعات معلومات ہے کہ حکم اور تلاوت اس کی دونوں منسوخ ہو گئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور تلاوت منسوخ۔ اور اسی طرح ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنيا فارجموهما کہ حکم رہا باقی ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ۔ اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اس کا منسوخ ہو جائے اور تلاوت اس کی باقی رہے۔ اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے اور اسی قسم سے ہے والذین يتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیة لا زواجہم الایہ کہ حکم اس کا منسوخ ہے اور تلاوت باقی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب عائشہ صدیقہ اور امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علماء کا قول ہے کہ ایک بار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو ابن منذرؒ نے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور عطاءؓ اور طاؤسؓ اور ابن مسیبؓ اور حسنؓ اور زہریؓ اور قتادہؓ اور حکمؓ اور حمادؓ اور مالکؓ اور اوزاعیؓ اور ثوریؓ اور ابو حنیفہؓ سے نقل کیا ہے اور ابو ثورؓ اور ابو عیید اور ابن منذرؓ اور داؤدؓ نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں۔ اب سنو کہ شافعیؒ اور ان کے موافقین نے جناب عائشہ کی اس روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصتہ والمصتان کے جواب دیے ہیں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضروری ہے۔ (النووی بالاختصار)

۳۵۹۸- عَنْ عُمَرَ أَنَهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عُمَرُو فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ.

۳۵۹۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عُمَرُو أَنَهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ.

بَاب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

۳۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْضِعِيهِ)) قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ)) زَادَ عُمَرُو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَغْيِي ابْنَةَ سَهْلٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ)) فَارْجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ.

۳۵۹۸- عمرہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے تب حضرت عائشہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اچھر پانچ بار چوسنا اترا۔

۳۵۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : بڑی عمر کی رضاعت کا بیان

۳۶۰۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہل اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ابو حذیفہ کے چہرہ میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے گھر میں آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ انھوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمرو کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے۔

۳۶۰۱- جناب عائشہ نے کہا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ اور ابو حذیفہ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ کے پاس آئیں (یعنی ابو حذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابو حذیفہ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے نبی نے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۳۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سَهْلٍ بِنِ عَمْرِو جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ ((أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي)) عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أَحَدٌ بِي وَهَيْئَتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرْتَنِي بِهِ.

۳۶۰۲- جناب عائشہ صدیقہؓ نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہل بن عمرو نبیؐ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مولیٰ ابو حذیفہؓ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں) انھوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انھوں نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے ان کو خبر دی انھوں نے کہا اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہؓ صدیقہ نے مجھے خبر دی ہے یعنی قاسم کو خبر دی ہے۔

۳۶۰۳- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أَحَبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ

۳۶۰۳- زینب ام سلمہؓ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہؓ نے جناب عائشہؓ سے کہا کہ آپ کے پاس غلام ایفیع (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) آتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے تو جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہؐ کی پیروی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہؓ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے ابو حذیفہؓ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔

۳۶۰۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدْ اسْتَعْنَى عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۶۰۴- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

((أَرْضِعِيهِ)) فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ
((أَرْضِعِيهِ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي خَذِيفَةً))
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي خَذِيفَةً.

۳۶۰۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیماں انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پل کر اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لیے اور حضرت ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

۳۶۰۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُدْعِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرِّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أُرْخِصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَسَالِمٍ خَاصَّةٍ فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدًا بِهَذِهِ الرِّضَاعَةِ وَلَا رَأَيْنَا

باب: رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان

بَابُ إِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

۳۶۰۶- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ کو ناگوار

۳۶۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدت رضاع کا بیان

(۳۶۰۵) ☆ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ اور داؤد کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انھوں نے اس حدیث سے اور تمام جہاں کے علماء نے صحابہ کرام سے لے کر تابعین و تبع تابعین وغیرہم تک نے اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آج تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ نہ پلایا جائے۔ مگر ابو حنیفہؒ نے تمام جہاں کے علماء سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اڑھائی برس تک جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالکؒ سے دو برس اور کچھ دن مروی ہیں۔ اور جمہور علماء نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتیم الرضاعة یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جمہور نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہور سے اور حدیث سہلہ کو انھوں نے بھٹیا خاص جانا ہے سہلہ کے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازواج مطہرات نے پس مذہب جمہیر علماء کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کی نظر سے اور مذہب جناب عائشہ کا شاذ ہے اور رسول اللہ نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو اس میں قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے کسی برتن میں دودھ دوہ کر پلا دیا ہو اور شاید حضرت کی بھی یہی مراد ہو اور اس میں چھاتی کے چھونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات کو نووئی نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید چھونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھا جیسے حالت بلوغ میں دودھ پینا جائز ہے۔

وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ
الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّهُ أَحَبُّ مِنِّي الرِّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ
إِخْوَتَكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ
الْمَجَاعَةِ.

۳۶۰۷- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْنَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي
الْأَخْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَجَاعَةِ

بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسِيئَةِ بَعْدَ
الِاسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ
نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ

۳۶۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
حُنَيْنٍ بَعَثَ حَبِشًا إِلَى أُوطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا
فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا
فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشِيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاحِهِنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ
وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
أَيُّ فَهِنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۰۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ
اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ
بْنِ زُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ
فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۱۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

ہوا اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ
ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ پینا وہی
معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی
دو برس کے اندر۔

۳۶۰۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا
درست ہے اگرچہ اسکا شوہر بھی موجود ہو اور بحر قید
ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان۔

۳۶۰۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ
لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے
اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ سو بعض یاروں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے
کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اتاری والمحصنات یعنی حرام ہیں عورتیں شوہروں والیاں مگر
جو تمہاری ملک میں آگئیں یعنی قید میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب
ان کی عدت گزر جائے۔

۳۶۰۹- ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک نے حنین
کے دن ایک سریہ بھیجا اس حدیث میں ”الا ما ملکتم
ایمانکم“ کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بھی تمہارے لیے حلال
ہیں اس میں عدت گزرنے کا تذکرہ نہیں۔

۳۶۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۶۱۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ عورتیں قید میں ہاتھ لگیں غازیوں کے اوطاس کے دن اور ان کے شوہر تھے یعنی کفار میں اور صحابہ ان کی صحبت سے ڈرے سو یہ آیت اتری والمحصنات۔

۳۶۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات

سے بچنے کا بیان

۳۶۱۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں۔ سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا عتبہ بن ابی وقاصؓ ہے اور انھوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس میں مشابہت ملاحظہ فرمائیں اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ

۳۶۱۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابُوا سَبِيًّا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَحَوُّوا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

۳۶۱۲- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوْقِي الشُّبُهَاتِ

۳۶۱۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أُخِي عُتْبَةَ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَيَّ شَبَّهِهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدٌ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَتَنْظُرُ

لوٹڈی کے استبراء کا بیان

(۳۶۱۱) ☆ اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں کفار کی جب غازیوں کے ہاتھ آجائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا اب جس کی ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض آجائے ان سے صحبت بلا تردد و خطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور معلوم ہوا کہ مذہب شافعی کا اور جو لوگ علماء سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستوں اور ان مشرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے صحبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو اہل کتاب نہ تھے پس اس لیے ان کی تاویل کرتے ہیں شافعی اور ان کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی صحبت میں شامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا۔ اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لوٹڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا نہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے وما ملکت ایمانکم عام فرمایا ہے اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص ان ہی عورتوں کے لیے ہے جو قید میں آئی ہوں نہ کہ ان کے لیے جو معرض بیعت میں آئیں۔

(۳۶۱۳) ☆ فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جائے خواہ نکاح سے یا ملک بیکین سے۔ غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہوا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا شوہر سے یا اس کے مالک سے ممکن ہو تو اس کا تصور کیا جائے گا اور سب احکام ولد کے اس پر جاری ہو گئے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہو گئے۔ خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور وہ مدت جس میں الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہیں یعنی جب سے ان دونوں کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک بیکین سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا تصور کیا جائے گا جس کے پاس یہ تھ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهِه
فَرَأَى شَبَّهًا بَيْنًا بَعْتَبَةً فَقَالَ ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ
الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاجْتَنِبِي مِنْهُ
يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ)) قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ
وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ بْنُ رُمَحٍ قَوْلَهُ ((يَا عَبْدُ))
کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ
نے اسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ کے ساتھ اور فرمایا کہ اے
عبد! لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی
اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ زمعد کی بیٹی تم اس سے چھپا
کرو۔ پھر سودہ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور محمد بن رمح کی روایت
میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۶۱۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرُ
أَنْ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا ((الْوَلَدُ
لِلْفِرَاشِ)) وَلَمْ يَذْكُرَا ((وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))
۳۶۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))
۳۶۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر
معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثوں میں کہا کہ لڑکا فراش کا ہے اور
زانی کا ذکر نہیں۔
۳۶۱۵- ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا لڑکا بستر
والے کا اور زانی کے پتھر ہیں۔
۳۶۱۶- ابو ہریرہ سے اسی کی ایک اور روایت اس سند سے بھی

لئے عورت ہے۔ اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اس پر اجماع نقل کیا ہے مگر
شرط یہ ہے کہ البتہ امکانِ وطی کا ہو بعد ثبوت فراش کے اور اگر بعد ثبوت فراش کے امکانِ وطی نہ ہو امثالاً مرد مغرب میں ہے اور عورت مشرق
میں اور کسی نے اپنا وطن نہیں چھوڑا پھر چھ ماہ میں یا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہو گا یعنی اس کا نہ کہلائے گا۔ یہ قول ہے
امام مالکؒ اور شافعیؒ اور تمام علماء کا مگر ابو حنیفہؒ نے اس کا خلاف کیا ہے کہ انھوں نے امکانِ صحبت کو شرط نہیں رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر
میں کافی جانا یہاں تک کہ ان کا قول ہے کہ اگر طلاق دے دی کسی عورت کو عقد کے بعد اور وطی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور وہ عورت چھ ماہ کے
بعد جنے تو لڑکا اسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث میں ان کی کوئی
دلیل نہیں اسلئے کہ یہ فرمانا آپ کا کہ ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے باعتبار غالب احوال کے ہے۔ غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے اور لونڈی
امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر مدت تک ملک یمن میں رہے اور
مالک اس کا اس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے وطی کا تو لڑکا اس لونڈی کا اس سے ملحق نہ کیا جائے گا اور جب وطی کی وہ فراش ہو گئی پھر اب جو
لڑکا ہو گا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا ممکن ہو وہ ملحق کر دیا جائے گا اور ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ لڑکا اس کا آقا سے ملحق نہ ہو گا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو
کہ وہ مالک اس کو اپنا نہ کہے پھر جب ایسا لڑکا ایک ہو گیا اب جتنی اولاد ہو سب اسی کی کھجی جائے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کر دے۔ (نووی)

۳۶۱۴ (۳۶۱۴) اس حدیث میں عبد بن زمعد کی جو رسول اللہؐ نے لڑکے کو زمعد سے ملحق کر دیا یہ محمول ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ
عورت فراش تھی زمعد کی اور یہ ثبوت شاید زمعد کے اقرار سے ہوا ہو کہ اس نے اپنی زندگی میں کہا ہوا یا حضرت کو معلوم ہو۔ اور اس حدیث میں
دلیل ہے شافعیؒ اور مالکؒ کی ابو حنیفہؒ پر اس لیے کہ زمعد کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط
ٹھہرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہؒ کا باطل ہے۔

منقول ہے۔

باب: قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں

۳۶۱۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا) نے ابھی نگاہ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف اور کہا کہ ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی جڑ ہیں۔

۳۶۱۸- جناب عائشہ نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجز مدحی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پیر جڑ ہیں ایک دوسرے کے (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

۳۶۱۹- مندرجہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

۳۶۲۰- وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجز قیافہ شناس تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

بَابُ الْعَمَلِ بِالْحَقِّ الْقَائِفِ الْوَلَدِ

۳۶۱۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبَرُّقَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ ((أَلَمْ تَرَيَا أَنْ مُجَزَّزًا نَظَرَ آتِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ))

۳۶۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيَا أَنْ مُجَزَّزًا الْمُدْلَجِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةً قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ))

۳۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسَرُّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

۳۶۲۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزَّزًا قَائِفًا

(۳۶۲۰) ☆ مارزی نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ کے نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ اسامہ بہت کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابو داؤد نے احمد بن صالح سے۔ پھر جب اس قیافہ شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اس کے کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور احمد بن صالح کے سوا اور لوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ کی ماں ام ایمن تھیں اور ان کا نام برکت تھا اور وہ حبشیہ سیاہ فام تھی اور قاضی نے کہا یہ برکت بیٹی تھی محسن بن ثعلبہ کی والدہ اعلم اور علماء کا اختلاف ہے قائف کا قول قبول کرنے میں سوا ابو حنیفہ اور ان کے پیروں اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق ولد میں اور شافعی اور جماہیر علماء نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا قول

باب قَدَرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبُكَرُ وَالْثِيَبُ
مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزَّفَافِ
 ۳۶۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمُّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا
 ثَلَاثًا وَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ
 إِنْ شِئْتَ سَبْعَتْ لَكَ وَإِنْ سَبْعَتْ لَكَ سَبْعَتْ
 لَيْسَانِي))
باب : باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے
ٹھہرنے کا بیان
 ۳۶۲۱- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب
 ان سے نکاح کیا تو آپ تین روز ان کے پاس رہے اور پھر فرمایا کہ
 تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ
 تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب اپنی
 عورتوں کے پاس ایک ہفتہ رہوں گا۔ اور پھر ان سب کے بعد
 تمہاری باری آئے گی۔

۳۶۲۲- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمُّ
 سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ ((لَهَا لَيْسَ بِكَ
 عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتَ سَبْعَتْ عِنْدَكَ وَإِنْ
 ۳۶۲۲- ابو بکر، عبدالرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب
 رسول اللہ نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس صبح کی تو
 فرمایا کہ تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں
 ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر چاہو تو تین روز اور پھر دورہ

تین مشہور قول ہے کہ لونڈیوں کی اولاد میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ دونوں میں معتبر ہے
 اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت مجر ز قائف کی ہے اور یہ ان کے تمام مخالفین پر حجت ہے۔ اس لیے کہ جناب رسول اللہ کا خوش ہونا صاف
 دلیل ہے کہ آپ نے اس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے ان لوگوں کا جو قائف کے قول کو معتبر جانتے ہیں اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا
 قائف کا اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قول کافی ہے یا دو کی ضرورت ہے۔ صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دال ہے
 اور یہی قول ہے قاسم مالک کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ دو کا ہونا ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث ان پر
 حجت ہے اور ضروری ہے کہ قائف خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت اخلاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے
 خریدی اور قبل ایک حیض آجانے کے مشتری نے اس سے صحبت کی اور بائع نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لونڈی کو چھ مہینے پر یا اس
 سے زیادہ پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے۔ اور پھر قائف کی طرف ہم نے رجوع کیا اور اس نے ایک کے
 ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اسی کا ہو گیا اور اگر اس کو شک رہا اور دونوں نے اس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں تو وہ چھوڑ دیا جائے حد بلوغ تک کہ جدھر
 میل کرے اسی کا سمجھا جائے۔ اور اگر قائف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چھوڑ دیا
 جائے پھر جدھر میل کرے اس کا تصور کیا جائے اور ابو ثور اور حنن نے کہا ہے کہ وہ دونوں کا لڑکا تصور کیا جائے گا اور ہاشون اور محمد بن سلمہ نے
 کہا کہ جس کی مشابہت اس میں زیادہ پائی جائے اس کا سمجھا جائے۔ اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہیں کہ
 دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کئے جائیں اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں متنازع
 کریں تو بھی وہ دونوں اس کی مائیں سمجھی جائیں اور ابو یوسف نے کہا کہ دو مردوں سے تو ملحق کیا جائے مگر عورتیں اگر جھگڑا کریں تو ایک ہی سے
 ملحق کیا جائے اور احنف نے کہا ان دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

ثَبِتَ ثَلَاثُ ثُمَّ ذُرْتُ قَالَتْ ثَلَاثُ ((

کروں۔ انھوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے۔

۳۶۲۳- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ ثَبِتَ زِدْتُكَ وَخَاسَبْتُكَ بِهِ لِلْبَكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيْبِ ثَلَاثُ))

۳۶۲۳- ابو بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں تو انھوں نے آپ کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھہروں اور اس مدت کا حساب رکھوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرنا چاہیے اور ثیبہ کے پاس تین دن۔

۳۶۲۴- وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

۳۶۲۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۶۲۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں گا اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

۳۶۲۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ ((إِنْ ثَبِتَ أَنْ أُسَبِّحَ لَكَ وَأُسَبِّحَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّغْتُ لَكَ سَبَّغْتُ لِنِسَائِي))

۳۶۲۶- انسؓ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں ثیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہوئے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ کہا مگر انسؓ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

۳۶۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرَ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ.

(۳۶۲۶) ☆ ام سلمہؓ نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہ تین دن بجرانہ ہوں گے اور خاص ان کے لیے رہیں گے اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہ کر آنا ہو گا۔ اور سات روز پسند نہ کئے اس لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لائیں گے تو بہت مدت غیبت میں گزر جائے گی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دلہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر باری ایک دن کی مقرر کر دے اور اگر ثیبہ ہے تو تین دن اور ثیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہوگی یعنی شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابن جریر ہیں اور یہی قول ہے جمہور علماء کا انہی حدیثوں کی رو سے اور ابو حنیفہ نے اس کا خلاف کیا مگر یہ احادیث ان پر رد کرنے کو کافی ہیں۔

۳۶۲۷- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبَكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْقَسَمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانُ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

۳۶۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكَانَ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ بِأَيِّهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلْنَا حَتَّى اسْتَحَبْنَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ هَذَا.

۳۶۲۷- ابو قلابہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ کنواری کے پاس سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد نے کہا اگر میں چاہتا تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا۔

باب: بیبیوں کی باری کا بیان

۳۶۲۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی نو بیبیاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے۔ اور بیبیوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انھوں نے عرض کی کہ زینب ہے۔ سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں ٹکرا رہے تھے اور ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کو نکلے اور ان کے منہ میں خاک ڈالے۔ اور نبی ﷺ نے انھیں نکال دیا اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکیں ہوں گے تو حضرت ابو بکر آن کر مجھ پر ایسا ویسا خفا ہوں گے۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکر ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی حضرت کے آگے جینتی اور آواز بلند کرتی ہے)۔

(۳۶۲۸) ☆ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک کی باری میں اس بیوی کے گھر جائے اور یہی افضل ہے۔ اور اگر اپنے گھر ہر ایک کو باری باری بلا لے تو روا ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے مگر بھڑورت جیسے سکران موت ہو یا اور اشد ضرورت۔ تیسری یہ کہ ہاتھ بڑھانا رسول اللہ ﷺ کا اس خیال سے تھا کہ آپ نے جانا کہ یہ جناب عائشہ ہیں جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہ تھا۔ پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ کھینچ لیا اس سے تقویٰ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایسا اتفاق کبھی بیبیوں کی رضامندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ لڑ

باب جَوَازِ هَبْتِهَا نَوْبَتَهَا لِضُرَّتِهَا

۳۶۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِثْلَاجِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبُرَتْ جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

۳۶۳۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أُولَى امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي ۳۶۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبْنِ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْذِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبِّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

باب: اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان

۳۶۲۹- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ سے بڑھ کر، وہ ایک ایسی عورت تھیں کہ انکے مزاج میں بڑی تیزی تھی۔ پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو روز رہتے ایک ان کے دن ایک سودہ کے دن میں۔

۳۶۳۰- وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد آپ نے نکاح کیا تھا۔

۳۶۳۱- جناب عائشہ نے فرمایا کہ میں ان عورتوں پر بہت رشک کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تھیں رسول اللہ کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہوگی۔ پھر جب یہ آیت اتری تو رجی سے اخیر تک یعنی جس کو چاہے تو اسے نبی دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس ان میں سے تو میں نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے۔

اللہ کہ جناب رسالت مآب کا حسن خلق اور ملاحظت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے ان کے آواز بلند کرنے پر عتاب نہ فرمایا اور ابو بکر نے جو فرمایا کہ ان کے منہ میں خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہیں اس بات پر خاک ڈالو۔ پانچویں ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابو بکر صدیق کی اور نظر کرنا ان کا مصالح امور میں۔ چھٹی معلوم ہوا کہ روایے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے افضل سردار کو اور نو بیبیاں رسول اللہ ﷺ کی جن کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہیں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ سب سے زیادہ فقیہہ اور محبوبہ تھیں آپ کی اور خضہ اور سودہ اور زینب اور ام سلمہ اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

(۳۶۲۹) ☆ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ ان کی سی تیزی اور حدت میرے مزاج میں ہوتی اور اس میں گویا انھوں نے سودہ کا وصف بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دے دینا اپنے سوت کا جائز ہوا اور یہ بھی روا ہے کہ باری اپنی زوج کو دے دے کہ وہ جسے چاہے دے۔

۳۶۳۲- وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے۔

۳۶۳۳- عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہ کے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی پھر جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا ڈالنا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک کے لیے نہیں اور عطاء نے کہا کہ وہ صفیہ تھیں۔

۳۶۳۴- ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطاء نے کہا وہ سب کے آخر میں متونی ہوئیں تھیں اور انھوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

باب : دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

۳۶۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے۔ اس کے مال کیلئے اور جمال کے لیے اور حسب کے لیے اور دین کے لیے۔ سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۶۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْجِي امْرَأَةً تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ إِنْ رَبِّكَ لَيَسَارِعَ لَكَ فِي هَؤُلَاءِ.

۳۶۳۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزْغِرُوهَا وَلَا تُزَلِّزُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْنَعُ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءُ النَّبِيُّ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ ابْنِ أَحْطَبٍ.

۳۶۳۴- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

بَابِ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ

۳۶۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرُوا بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)).

(۳۶۳۳) ☆ عطا کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری نہ تھی جناب سودہ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گزر گیا اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی جناب رسول اللہ کو۔ زہری نے کہا حضرت میمونہ تھیں اور کسی نے کہا ام شریکہ تھیں کسی نے کہا زینب بن خزیمہ تھیں۔

(۳۶۳۵) ☆ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال و جمال اور حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب خصلتوں سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اس کی صحبت نیک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن خلف اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور بسبب نیکی کے فتنہ دنیویہ اور فتنہ دینیہ سے محفوظ رہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبَكْرِ

۳۶۳۶- عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بَكَرًا تَلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أُخَوَاتٍ فَحَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ ((فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَذَاكَ))

۳۶۳۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ تَزَوَّجْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((أَبَكَرًا أَمْ ثَيِّبًا)) قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ ((فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلَعَابِهَا)) قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ))

۳۶۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَبَكَرٌ أَمْ ثَيِّبٌ)) قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ)) أَوْ قَالَ ((فَضَاحِكُهَا وَتَضَاحِكُكَ)) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ

باب: باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

۳۶۳۶- عطاء نے کہا مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر! تم نے نکاح کیا؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا باکرہ سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ! میری کئی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ان کی پرورش سے مانع ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر۔ پھر فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کے مال کے لیے جہال کے لیے سو تو دین کو مقدم رکھ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۶۳۷- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے۔

۳۶۳۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں) اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی خدمت کرے اور ان کی خبر لے۔ سو حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی۔

تَقُومُ عَلَيْهِمْ وَتُصَلِّحُهُمْ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ
قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ ((تَلَاعِبَهَا
وَتَلَاعِبَكَ)) وَتَضَاحِكُهَا وَتَضَاحِكُكَ.

۳۶۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ))
وَسَاقَ الْحَدِيثِ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةٌ تَقُومُ عَلَيْهِمْ
وَتَمْسُطُهُمْ قَالَ ((أَصَبْتُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۳۶۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا
أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي فَطُوفَ فَلَحِقَنِي
رَاكِبٌ حَلْفِي فَخَسَّ بَعِيرِي بَعْنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ
فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ الْبَاهِلِ
فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ)) قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بَعْرُسٍ فَقَالَ
((أَبْكُرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ نَيْبًا)) قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبًا
((قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبَهَا وَتَلَاعِبَكَ)) قَالَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ
((أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً كَمَا
تَمَشِطُ الشَّعِثَةَ وَتَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةَ)) قَالَ وَقَالَ
((إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ))

۳۶۳۹- جابر رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس
میں یہیں تک مذکور ہے کہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی
خدمت کرے اور ان کی کنگھی کرے اور آپ نے فرمایا خوب کیا
اور اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۳۶۴۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ تھے ایک جہاد میں پھر جب لوٹ کر آئے تو میں نے
اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا ست تھا سو ایک سوار میرے
پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کو نچا دیا جو ان
کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے
بہتر نہ دیکھا اور میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور
آپ نے فرمایا کہ اے جابر! تم کو کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا باکرہ
سے یا شیبہ سے؟ میں نے کہا شیبہ سے۔ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں
نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی پھر جب ہم مدینہ پر
آئے چلے کہ داخل ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ
آجائے رات یعنی عشاء کا وقت تاکہ سر میں کنگھی کرے پریشان
بالوں والی اور استرہ لے لے جس کا شوہر باہر گیا ہو۔ پھر فرمایا آپ
نے کہ جب گیا تو پھر جماع ہے جماع ہے (یعنی نکاح امت کے
لیے نہ کہ صرف لذت کے لیے)

۳۶۴۱- حضرت جابرؓ نے کہا میں جناب رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ نکلا ایک جہاد میں اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور جناب

۳۶۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۳۶۳۹) ☆ اس حدیث سے فضیلت باکرہ کے نکاح کی ثابت ہوئی اور جواز اپنی عورت سے کھیلتے کا اور ہنسنے کا پایا گیا۔ اور اگر کوئی مصلحت اور نہ
ہو تو باکرہ شیبہ سے افضل ہے۔

رسول اللہ میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابرؓ میں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا اس لیے میں پیچھے رہ گیا۔ سو آپ اترے اور آپ نے اپنی ٹیڑھے کونے کی لکڑی سے اس کو ایک کونچا دیا پھر فرمایا سوار ہو میں سوار ہوا اور میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا کہ میرا اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکتا تھا کہ جناب رسول اللہ سے آگے نہ بڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا باکرہ یا ثیبہ؟ میں نے عرض کی ثیبہ۔ آپ نے فرمایا باکرہ لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ میری کئی بہنیں ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو جمع رکھے (یعنی پریشان نہ ہونے دے) اور انکی کنگھی کرے اور ان کی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جانے والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے۔ پھر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ آئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور مسجد میں آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر پایا تو فرمایا کہ تم ابھی آئے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو گانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھر اور آپ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں۔ پھر انھوں نے تول دی اور جھکتی ڈنڈی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا اور پیٹھ موڑی تو پھر بلایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھے پھیرے گا اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔

وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي حِمْلِي فَأَتَنِي عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) قُلْتُ أَبْطَأَ بِي حِمْلِي وَأَعْيَا فَتَحَلَفْتُ فَتَزَلَ فَحَجَّجَنِي بِمِخْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ((ارْكَبْ)) فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي أَكْفُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَتَزَوَّجْتُ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَبْكَرًا أَمْ ثَيِّبًا)) فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)) قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَحْتَمِيْنَهُنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ ((أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَئِيسَ الْكَئِيسَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَبِيعُ جَمَلَكَ)) قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَرْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْعِدَاةِ فَحِجْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((قَدْ غُ جَمَلُكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أَرْقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ((ادْعُ لِي جَابِرًا)) فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْحِمْلُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ ((خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ))

۳۶۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرِيَّاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ نَحَسَهُ أَرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُبَاذِعُنِي حَتَّى إِنِّي لَأَكْفُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَبِيعُنِي بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ)) قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِي بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي ((أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ نَبِيَّا أُمُّ بَكْرًا قَالَ قُلْتُ نَبِيَّا قَالَ ((فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا تَضَاجِكَ وَتَضَاجِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا)) قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ.

۳۶۴۲- جابر نے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ساتھ تھے اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا سب لوگوں کے پیچھے سو جناب رسول اللہ نے اس کو مارا یا فرمایا چلایا میں گمان کرتا ہوں کسی ایسی چیز سے مارا جو ان کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا (یہ معجزہ تھا آپ کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور میں اس کو روکتا تھا۔ پھر فرمایا تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تم کو بخشے۔ میں نے عرض کی کہ وہ آپ کا ہے۔ پھر فرمایا کیا تم نے نکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ شیبہ یا باکرہ؟ میں نے کہا شیبہ آپ نے فرمایا باکرہ کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھیلی اور تم اس سے۔ ابو نضرہ نے کہا کہ یہ مسلمان کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسی طرح حضرت نے بھی ان سے فرمایا)۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

۳۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ)) وَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا.

باب: عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم
۳۶۴۳- ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ عورت پہلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو لیے جا اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چلا تو توڑ ڈالے گا اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

۳۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِذَا شَهِدَ امْرَأًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لَيْسَ كُنْتُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ

۳۶۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لیے کہ وہ پہلی سے بنی ہے اور پہلی

(۳۶۴۳) یعنی عورتوں کی کج روی اور بد مزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے اور آدم کی ہائیں پہلی سے حضرت حوا کی پیدائش ہے پھر پہلی کا اثر کئی ہے۔

میں اور ٹچلی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا توڑ دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی۔ خیر خواہی کرو عورتوں کی۔

۳۶۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن نہ رکھے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا سوا اس کے اور کچھ فرمایا۔

۳۶۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : اگر حوا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی

۳۶۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

۳۶۳۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی۔

باب : دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے

۳۶۳۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

باب : عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۳۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خُلِقَتْ مِنْ ضَلَعٍ وَإِنْ أُغْوِجَ شَيْءٌ فِي الضَّلَعِ أَغْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَوَكَّنَتْ لَمْ يَزَلْ أُغْوِجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))۔

۳۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ))۔

۳۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

بَاب لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى

زَوْجَهَا الدَّهْرَ

۳۶۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ))۔

۳۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبَثُ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْتَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ))۔

بَاب خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

۳۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))۔

بَاب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

۳۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۳۶۳۸) ☆ حوا کو حوا اس لیے کہا کہ وہ ہر جی کی ماں میں اور بنی اسرائیل نے من و سلوئی باہی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے میں اس کا اثر ہر دختر میں رہا۔

و سلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی ہی رہے۔

۳۶۵۱- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.



کِتَابُ الطَّلَاق

طلاق کے بیان میں

باب: حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان

۳۶۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اسے ہاتھ لگائے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے۔

۳۶۵۳- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی حالت حیض میں اور حکم کیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہ رجوع کرے اور اس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو ان کے پاس دوسری بار اور پھر اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلے غرض یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اور ابن زحؓ نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دی ہیں (تو رجوع ہو سکتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دی ہیں تو وہ

باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها وانه لو خالف وقع الطلاق ويؤمر برجعته

۳۶۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسُ فَبِئْسَ الْوَعْدُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النَّسَاءُ)).

۳۶۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ يُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْنِلَهَا حَتَّى تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْلَقَهَا فَلْيُطْلَقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَبِئْسَ الْوَعْدُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النَّسَاءُ)) وَزَادَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَاتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمْرِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتُ. طَلَّقْتُهَا. ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقًا وَاحِدَةً.

عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے۔ اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اس طلاق کے بارے میں جو تیری عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا۔ مسلم نے فرمایا کہ اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا۔

۳۶۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعْتَ التَّطْلِيقَ قَالَ وَاحِدَةً اعْتَدَّ بِهَا.

۳۶۵۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيُرَاجِعْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا.

۳۶۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُمْسَهَا فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُمْسَهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ

۳۶۵۵- عُبَيْدُ اللَّهِ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عُبَيْدُ اللَّهِ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

۳۶۵۶- وہی مضمون ہے جو اوپر کی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عُبَيْدُ اللَّهِ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

۳۶۵۴- عُبَيْدُ اللَّهِ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عُبَيْدُ اللَّهِ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

وَبَانَتُ مِنْكَ.

۳۶۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزر اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حیض میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا۔

۳۶۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّطَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((مُرَةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةَ سَوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ)) يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ)) يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَّاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۵۸- وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا۔

۳۶۵۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاغَتْهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا.

۳۶۵۹- وہی مضمون ہے اور اس کے اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دو اس کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں۔

۳۶۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مُرَةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقَهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)).

(۳۶۵۹) ☆ اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے بغیر رضائے عورت کے پھر اگر کسی نے دی تو گنہگار ہوا اور طلاق پڑ گئی اور اس سے رجوع کرنے کا حکم ہے جیسا مذکور ہوا اس روایت میں اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں اور امام احمد وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واقع نہ ہوا اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ بہ سبب حمل کے عدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا جس میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا ہے کہ پھر چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے۔ چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ انقض حلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء عدت کے اظہار ہیں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء سے لے

۳۶۶۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدَ أَوْ يُنْسِكَ)).

۳۶۶۱- عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَّنْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْيَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا نَبْتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۳۶۶۱- ابن سیرین نے کہا میں برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں حالت حیض میں اور میں اس راوی کو متہم نہ جانتا تھا۔ پھر اس نے روایت کیا کہ حضرتؓ نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور میں اس کی اس روایت کو نہ مہتمم کرتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا (کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ بکے آدمی تھے سوانحوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دی تھی اور وہ حائضہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا۔ پھر میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا (یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھی (یعنی اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین پوری ہو جائیں)۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا حق ہو گیا (یہ عبد اللہ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے۔

۳۶۶۲- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ.

طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء اس میں ابو حنیفہ اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ سے اور یہی ایک روایت ہے امام احمدؒ سے۔ اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ مراد اس سے طہر ہے ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے۔ اور یہ جو اخیر کی روایت میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز ہو اطلاق دینا حاملہ کا کہ جس کا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا۔ اور ابن منذرؒ نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علماء کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرینؒ وغیرہم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن بصریؒ سے مکروہ بھی آیا ہے۔

۳۶۶۳- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَقَالَ ((يُطَلِّقُهَا فِي قَبْلِ عِدَّتِهَا))

۳۶۶۴- عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّتُهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَعَا أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۳۶۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لِيُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا)) قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسِبُ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۳۶۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ

۳۶۶۳- وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔

۳۶۶۴- یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو انھوں نے فرمایا کہ کیا تو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہے اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی انھوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی)۔

۳۶۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے جو گذر چکا۔

۳۶۶۶- اس سند سے بھی الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث

(۳۶۶۳) ☆ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کے اظہار ہیں اور جب طہر میں طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اس لیے کہ طلاق حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دی تو وہ حیض تو بالا جماع عدت میں شمار نہ ہوگا اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق دے۔ پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضروری ہے۔

امام مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابو زبیر نے ان سے عبد الرحمن بن ایمن نے جو مولیٰ ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمرؓ سے پوچھتے تھے اور ابو الزبیر سنتے۔ اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر سند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔

امام مسلمؒ نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولیٰ ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولیٰ ہیں عروہ کے۔

عُمَرَ عَنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِيُطَهِّرَهَا)) قَالَ فَرَأَجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِيُطَهِّرَهَا قُلْتُ فَأَعْتَدْتُ بِنِكَاحِ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أُعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

۳۶۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا)) قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَأَحْسَبْتَ بِنِكَاحِ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ.

۳۶۶۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا ((لِيُرَاجِعْهَا)) وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ.

۳۶۶۹- عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَيِّهِ

۳۶۷۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((لِيُرَاجِعْهَا)) فَرَدَّهَا وَقَالَ

((إِذَا طَهَرَتْ فَلْيُطْلَقْ أَوْ لِيُْمْسِكْ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

۳۶۷۱- وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ.

۳۶۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ أَسْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عُرْوَةَ.

بَاب طَلَّاقِ الثَّلَاثِ

۳۶۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَتْنَيْنِ مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ طَلَّاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَانَةٌ فَلَوْ أَمْنَضْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْنَضَاهُ عَلَيْهِمْ.

باب : تین طلاقوں کا بیان
۳۶۷۳- ابن عباسؓ نے کہا کہ طلاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی دو برس تک ایسا امر تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے۔ پھر انھوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک بارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔

۳۶۷۴- ابوالصہبہؓ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں نبی ﷺ کے زمانہ میں اور ابو بکر کی خلافت میں اور عمر کی امارت میں بھی تین سال تک؟ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

۳۶۷۵- ابوالصہبہؓ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دو اپنی

۳۶۷۴- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ.

۳۶۷۵- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ

(۳۶۷۵) جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین اس میں اختلاف ہے علماء کا۔ امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور بھائیہ علماء کا قول یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئیں اور طلاق اس پر پڑ گئی اس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے

هَاتِ مِنْ هُنَاكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثَ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ
كَانَ ذَلِكَ قَلَمًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعِ النَّاسُ
فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ.

بَابُ وَجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ
امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

۳۶۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكْفَرُهَا وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ

۳۶۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ
عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكْفَرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۳۶۷۸- عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُخْبِرُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا
عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَنَا مَا
دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتُ
مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ

عطیہ میں سے کیا نہیں تھیں تین طلاق۔ پھر وہی مضمون ہے جو
اوپر گزر رہا۔

باب: کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت
سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی
۳۶۷۶- عبد اللہ بن عباسؓ کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو
کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضروری
ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ بے شک تمہارے لیے اچھی
چال ہے رسول اللہ ﷺ میں۔

۳۶۷۷- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو اپنے
اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔ پھر آپ نے
آیت پڑھی ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“۔

۳۶۷۸- عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے جناب
عائشہ صدیقہ سے سنا کہ نبیؐ کی بی بی زینبؓ کے پاس ٹھہرا کرتے اور
ان کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔ سوبی بی عائشہؓ نے کہا کہ میں نے
اور حفصہؓ نے ایکا کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ آپ
سے عرض کرے کہ میں آپ کے پاس سے بدبوؓ مغافیر کی پاتی ہوں۔
سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اس نے آپ سے یہی کہا اور
آپ نے فرمایا کہ میں نے زینبؓ کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی
نہ پیوں گا۔ پھر یہ آیت اتری لم تحرم سے اخیر تک یعنی اے نبیؐ!
کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جس کو اللہ نے تیرے لیے حلال

لہ ہے حجاج بن ارطاة سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کی رو سے اور ابن قیمؒ نے اور محققان محدثین نے اسی
کو اختیار کیا ہے۔

۱۔ ایک درخت ہے کہ اس کا گوند نہایت بدبودار ہوتا ہے۔

جَحْشٍ وَلَنْ أَغُودَ لَهُ) فَزَلَّ لِمَ تَحَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ تَتَوْبًا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۶۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُ الْحُلَاءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَخْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَبُ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ

کیا ہے اور فرمایا کہ اگر توبہ کریں وہ دونوں تودل ان کے جھک رہے ہیں اور مراد ان سے عائشہ اور حفصہ ہیں اور یہ جو فرمایا کہ چپکے سے ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی قول ہے جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میں نے شہدیا ہے۔

۳۶۷۹- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔ پھر جب آپ عصر پڑھ چکے تھے تو اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ہر ایک سے قریب ہوتے۔ سو ایک دن حفصہ کے پاس آئے اور وہاں اور دونوں سے زیادہ ٹھہرے۔ سو میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس انگی قوم سے شہد کی ایک کپی ہدیہ میں آئی تھی سو انھوں نے جناب رسول اللہ کو شہد پلایا ہے۔ سو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے سودہ سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھلیا ہے؟ سودہ فرمائیں گے کہ نہیں پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کی عادت تھی کہ آپ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ سے بدبو آئے۔ پھر حضرت تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد پلایا ہے تب تم ان

(۳۶۷۹) ☆ اس حدیث میں شان نزول آیت کا معلوم ہوا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله لك اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ توجھ پر حرام ہے تو مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر طہار کی نیت کی تو طہار ہے اور اگر تحریم یعنی حرام ہونا اس کا ارادہ کیا بغیر طلاق و طہار کے تو کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یقین نہ ہوگی۔ اور اگر کچھ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ کفارہ یحیٰن کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا لغو ہو گا اور قاضی عیاضؒ نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کئے ہیں کہ امام نووی ان کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں شرح صحیح مسلم میں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول میں بعضوں نے کہا ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تحریم میں اس کا نزول ہوا اور عائشہ سے قصہ شرب عسل کا مذکور ہے جیسا مروی ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضرت سے قسم صادر ہوئی ہوگی پس مجازی کا کہنا کہ حضرت نے قسم یاد نہیں کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا محض نامقبول ہے اور حضرت شافعی اور ان کے پیروں کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر تحریم میں کفارہ یحیٰن کا اور ایک روایت میں مسلم کے اوپر مروی ہو کہ شہد زنیبؓ کے پاس پیالہ اور دوسری میں آیا کہ حفصہ کے پاس اور روایت اول زیادہ صحیح ہے۔ یہی کہا ہے نسائی نے اور حقیقی نے اور یہ جو آیت میں وارد ہوا۔

سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرَبَةً عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
نَحْلُهُ الْعَرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا
صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ
وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَبَادَهُ
بِالَّذِي قُلْتُ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكَ فَلَمَّا
دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ قَالَ ((لَا)) قَالَتْ
فَمَا هَذِهِ الرَّيْحُ قَالَ ((سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرَبَةً))
عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعَرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ
فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ ((لَا
حَاجَةَ لِي بِهِ)) قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَاللَّهُ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُنِي قَالَ
أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ
الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا سَوَاءً.

سے کہنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے
(عرفط اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مغافیر ہے) اور میں بھی
ان سے ایسا ہی کہوں گی۔ اور اے صفیہ! تم بھی ان سے ایسا ہی کہنا۔
پھر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس
اللہ کی کوئی معبود نہیں ہے سو اس سے کہ میں قریب تھی کہ ان
سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے
عائشہ) اور حضرت دروازہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں
تمہارے ڈر سے تھا۔ پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہؐ کہا کیا آپ
نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے تھوڑا شہد پلایا
ہے۔ تب انھوں نے کہا کہ مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے۔ پھر جب
میرے پاس آئے میں نے بھی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب
عائشہ کا)۔ پھر صفیہ کے پاس گئے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔
پھر جب دوبارہ حفصہ کے پاس گئے تو انھوں نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ! اس میں سے آپ کو شہد لاؤں تو آپ نے فرمایا مجھے
اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ سودہ
نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پینے سے۔
جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔
ابو اسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے انھوں نے کہا روایت کیا مجھ
سے حسن بن بشر نے ان سے ابو اسامہ نے بعینہ یہی مضمون۔

۳۶۸۰- کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے سید بن سعید نے
ان سے علی بن مسہر نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے
یہی حدیث مانند اس کی۔

۳۶۸۰- و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

تھ یعنی جب چپکے سے کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات مراد اس سے یہ فرمانا ہے رسول اللہ کا کہ میں نے شہد پیا ہے اور میں اب کبھی نہیں
ہوں گا اور بی بی صاحبہ کو اپنی حکم دیا کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹھی چیز ہے اور شہد کا ذکر اس کے بعد اظہار شرف کے لیے
ہے ورنہ وہ بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جو شخص باری رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس
عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی باری نہیں ہے مگر جماع روا نہیں۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ

باب: تخیر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

۳۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ ((إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ)) قَالَتْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبِيَّ لَمْ يَكُنْ لِيَأْمُرَنِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ)) قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأَسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيْ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبِيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

۳۶۸۱- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنی بیبیوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں تو آخرت لیں تو جناب رسول اللہ نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے اور حضرت نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ کبھی جناب رسول اللہ کے چھوڑنے کا حکم مجھے نہ دیں گے۔ پھر آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی (یعنی) اے نبی! کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زینت چاہیں تو آؤ میں تم کو بر خور داری دوں اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہو اور اس کے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک بختوں کیلئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کوئی بات ایسی ہے جس کے لیے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو۔ پھر سب بیبیوں نے نبی سے ایسے ہی کہا جیسا میں نے کیا تھا۔

۳۶۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتَوَوِّيَ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتَ تَقُولِينَ

۳۶۸۲- جناب عائشہ صدیقہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد اس کے یہ آیت اتری توجی من تشاء منهن یعنی الگ رکھے تو ان سے جس کو چاہے۔ تو معاذہ نے

(۳۶۸۲) ☆ یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوئی اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو میں آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرماتا جناب عائشہ کا اس خیال سے نہ تھا کہ ہمیشہ و آرام چاہتی تھیں بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تھا کہ قرب و نزدیکی جناب اللہ

لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُؤْزِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي.

۳۶۸۳- وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۶۸۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

۳۶۸۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أَهْلِي خَيْرْتُ أَمْرًا بِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

۳۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ نِسَاءٍ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

۳۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا.

۳۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

۳۶۸۹- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ النَّسَوْدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

حضرت عائشہ سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تھے انھوں نے کہا کہ میں کہتی تھی اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

۳۶۸۳- کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے ان سے ابن مبارک نے ان سے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۶۸۴- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار کیا رسول اللہ ﷺ کو یعنی جب آپ نے ہم کو اختیار دیا تھا پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

۳۶۸۵- مسروق نے کہا کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ سے پوچھ چکا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہوگی (یعنی نہیں ہوا)۔

۳۶۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہ تھی۔

۳۶۸۷- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۶۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۸۹- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

لہذا رہنمائی کی قرب الہی تھی اور سب نذول رحمت اور دوزخ برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تھا۔ اور اس سے اور اوپر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کے چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدیم ثابت ہوا جناب عائشہ کا تمام بیبیوں پر جو اس وقت موجود تھیں۔

۳۶۹۰- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ آئے اور اجازت چاہی رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابو بکرؓ کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمرؓ آئے اور اجازت چاہی ان کو بھی اجازت ملی اور نبی کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی بیبیاں ہیں کہ غمگین چپکے بیٹھے ہوئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبیؐ کو ہنساؤں سو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کاش! آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمرؓ کی بی بی ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا تو اس کے پاس کھڑا ہو کے اس کا گلا گھونٹنے لگا۔ سو رسول اللہؐ ہنس دیئے اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں۔ سو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے اور حضرت عمرؓ حصہ کا۔ اور دونوں کہتے تھے (یعنی اپنی اپنی بیٹیوں سے) کہ تم رسول اللہؐ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہؐ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پھر آپ ان سے ایک ماہ یا انیس روز جدا رہے پھر آپ کے اوپر یہ آیت اتری یا ایہا النبیؐ قل لا زواجک سے عظیماً تک۔ سو آپ نے پہلے جناب عائشہؓ صدیقہؓ سے اس کی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ!

۳۶۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِيَابِهِ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلْتَنِي النِّفْقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَحَّاتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((هُنَّ حَوْلِي كَمَا قَوِي يَسْأَلُنِي النِّفْقَةَ)) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلُنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسْأَلُ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلْنَهُنَّ شَهْرًا أَوْ ثَمَنًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ ((يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِلزَّوْجِ أَجَلَكَ حَتَّىٰ بَلَغَ لِلْمُخْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا)) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ

(۳۶۹۰) ☆ اس حدیث میں جو آپ نے جناب عائشہؓ سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورہ لے کر جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صغیر السن ہیں اور دنیا کا تجربہ نہیں رکھتیں ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کم سنی میں وہ عقل و شعور و پنداری عنایت فرمائی تھی کہ بوزھوں کو نصیب نہیں کہ دار آخرت کے پسند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اختیار کرنے میں انھوں نے کہا ماں باپ کے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ بقول شخصے ”در کار خیر حاجت ہیج استخارہ نیست“۔ غرض اس سے بڑی فضیلت جناب عائشہؓ کی اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی ثابت ہوئی کہ شیخینؓ نے اپنی لڑکیوں کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآبؐ کی خوشی اور خاطر داری مقدم سمجھی اور ان کو حمیہ کر کے آپ کو ہنسا یا اور مظلوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے۔ جو لوگ شیخینؓ پر طاعن ہیں اللہ تعالیٰ علیہ

أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحَبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ)) قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَتْ عَلَيْهَا الْآيَةُ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَحْتَارُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارُ الْآخِرَةُ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ ((لَا تَسْأَلِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْعِثِي مُعْتَنًا وَلَا مُتَعْتَنًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مَيْسَرًا))

میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لے لو اپنے ماں باپ سے۔ انھوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ! پھر آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ میں میں ان سے مشورہ لوں بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ کسی عورت کو اپنی بیبیوں میں سے خبر نہ دیں اس بات کی جو میں نے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو بی بی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے فوراً اسے خبر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ نہ سختی کرنے والا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے۔

۳۶۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بَعِيَّتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَقَدْ

۳۶۹۱- عمر بن خطابؓ نے کہا کہ جب کنارہ کیانبیؐ نے اپنی بیبیوں سے کہا انھوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد میں ہوتا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ طلاق دی رسول اللہؐ نے اپنی بیبیوں کو اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آج کا حال معلوم کروں۔ سو داخل ہوا میں جناب عائشہؓ کے پاس اور میں نے ان سے کہا کہ اے بیٹی ابو بکر کی تمہارا کیا حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہؐ کو۔ سو انھوں نے کہا کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطاب کے! تم اپنی گھڑی کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو)۔ پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ تمہارا یہاں تک درجہ پہنچ گیا کہ ایذا دینے لگیں تم رسول اللہؐ کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب

اللہ ان کام نہ کالا کرے۔ اور ان حدیثوں سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلودہ کو ہنسنا مستحب ہے اور اس کو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہے۔

عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحْيِيكَ وَلَوْ أَنَا لَطَلَّقَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتُ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أَسْكِفَةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلُّ رَجُلِيهِ عَلَى نَعِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جَذَعٌ يَرْمِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرَ رَبَّاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرَ رَبَّاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهُ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِيهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْتَمَأَ إِلَيَّ أَنْ أَرْقَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَحَلَسْتُ فَأَذْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَتَرَ فِي جَنْبِهِ فَتَنْظَرْتُ بَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ تم کو نہیں چاہتے اور میں نہ ہوتا تو تم کو اب تک طلاق دے چکے ہوتے رسول اللہ اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور میں نے ان سے کہا کہ جناب رسول اللہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جھروکے میں ہیں اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباح رسول اللہ کا غلام جھروکے کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے دونوں پیر اوپر ایک کھدی ہوئی لکڑی کے کہ وہ کھجور کا ڈنڈا تھا لٹکائے ہوئے تھا اور اسی لکڑی پر سے رسول اللہ چڑھتے اترتے تھے (یعنی وہ بجائے میڑھی کے جھروکے میں لگی تھی)۔ سو میں نے پکارا کہ اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں اور رباح نے جھروکے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے کہا اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں۔ پھر نظر کی رباح نے غرفہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے رباح! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ نے خیال فرمایا ہے کہ میں حصہ کے لیے آیا ہوں اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ مجھے حکم دیں اس کی گردن مارنے کا تو میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمرؓ کے ایمان اور خلوص کو اور اس محبت کو جو جناب رسول اللہ کے ساتھ ہے۔ اور ضروری ہے یہی محبت ہر مومن کو حضرت کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سو اس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں داخل ہوا رسول اللہ کے پاس اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا اور آپ نے اپنی تہبند اپنے اوپر کر لی اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو میں ہو گیا تھا اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ میں تو اس

وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرِ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلَهَا قَرَطًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَيْقُ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرْتُ عَيْنَايَ قَالَ ((مَا يَنْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ)) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَمَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَلِكَ قَبْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا)) قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتُ طَلَقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَمًا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهُ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ التَّخْيِيرِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنْ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنْ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَهُنَّ قَالَ ((لَا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُحُونَ بِالْحَصَى

میں چند مٹھی جو تھے قریب ایک صاع کے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونے میں جھرد کے پڑے تھے کہ اس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت خوب نہیں ہوتی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں (اور میں رونے لگا) تو آپ نے فرمایا کس چیز نے تم کو رولایا اے ابن خطاب؟ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں کیوں کر نہ روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو مبارک پر اثر کر گئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگروہی جو دیکھتا ہوں۔ اور یہ قیصر اور کسریٰ ہیں کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے۔ اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں۔ سو فرمایا آپ نے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہے اور ان کے لیے دنیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں (یعنی میں راضی ہوں) اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ میں جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ کے چہرہ منورہ میں غصہ پاتا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو بیبیوں میں کیا دشواری ہے اگر آپ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت ہے) اور اس کے فرشتے اور جبرئیل اور میکائیل اور میں اور ابو بکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ کی کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمرؓ کا بارگاہ الہی میں ظاہر ہوا اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ ویسا ہی ظہور میں آتا تھا) اور یہ آیت تخییر اتری عسیٰ دہ ان ٔطلقن سے اخیر تک یعنی قریب ہے پروردگار اس کا یعنی نبی کا کہ اگر طلاق

يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلَ فَأَخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقَهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أَحَدُهُنَّ حَتَّى تَحْسَرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى كَثُرَ فَضْحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ تَغَرُّاً ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فَتْرَتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجَذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ يَدِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ قَالَ ((إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ)) فَقُنْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَتَدَايْتُ بِأَعْلَى صَوْنِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْرِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ.

دے دے وہ تم کو تو بدل دے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مومنوں میں کے اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں اور حضرت عائشہ ابو بکر کی صاحبزادی اور حصہ ان دونوں نے زور کیا تھا اور ان بیبیوں کے نبی کی۔ پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ نے طلاق دے دی اپنی بیبیوں کو۔ سو میں اتروں اور ان کو خبر دیدوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا اور یہاں تک کہ آپ نے دندان مبارک کھولے اور ہنسے اور آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی۔ پھر جناب رسول اللہ اترے اور میں بھی اتر اور میں اس کجھور کے ڈنڈا کو پکڑتا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گرنہ پڑوں اور جناب رسول اللہ اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ جھروکے میں انتیس دن رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دی آپ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری واذا جاءهم یعنی جب آتی ہے انکے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو بیجا میں رسول اللہ کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ چن لیتے ہیں ان میں سے۔ غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تجخیر کی اتاری۔

۳۶۹۲- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمرؓ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف جھکے کسی حاجت کو اور میں انکے لیے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں انکے ساتھ چلا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہؐ پر آپ کی بیبیوں میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔ سو میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی بیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جو بات تم کو خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو کہ میں اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں گا اور پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا جو اتارا اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے دیا کرتے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جس کام میں ارادہ کرتا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہؐ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصے رہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے چادر اپنی لی اور میں گھر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی تو جواب دیتی ہے رسول اللہؐ کو یہاں تک کہ وہ دن بھر غصے میں رہتے ہیں۔ سو حفصہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو

۳۶۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكُنْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيَّيْ لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بَعْضُ الطَّرِيقِ عَذَلًا إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيَّيْ لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلِي مَا ظَنَنْتُ أَنْ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَمَسَلَنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرِ التَّخِيرَةِ إِذْ قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكَ أَنْتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكُلِّفُكِ فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنْتِ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمُهُ غَضَبًا قَالَ عُمَرُ فَأَخَذُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرَجُ مَكَانِي حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بِنْتُ ابْنِكَ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمُهُ غَضَبًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتُرَاجِعُهُ

فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أَحَذَرُكَ عِقَابَ اللَّهِ
وَعَضَبَ رَسُولِهِ يَا نَبِيَّةُ لَا يَغْرَثُكَ هَذِهِ الَّتِي
قَدْ أُعْجِبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى
أَدْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَائِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا
فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنِ
الْخَطَابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى
تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذْتَنِي أَخْذًا
كَبَّرْتَنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ
مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا
غَيْثُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيَةً
بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ
غَسَّانَ ذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ
امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّ
يَذُقُ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ
الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلْ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ
رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ أَخَذُ نَوْبِي
فَأَخْرَجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْتَقَى إِلَيْهَا
بِعَجَلَةٍ وَغَلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا
عُمَرُ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ

جواب دیتی ہوں۔ سو میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو
ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے رسول کے
غضب سے اے میری بیٹی تو اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو
جو اپنے حسن پر اتراتی ہے اور رسول اللہ کی محبت پر۔ پھر میں وہاں
سے نکلا اور داخل ہوا ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان
کے ساتھ تھی۔ اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ
نے کہا کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب! کہ تم ہر چیز میں دخل
دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ اور ان کی بیبیوں
کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا
کہ اس غم نے مجھے اس نصیحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں
ان کے پاس سے نکلا۔ اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب
میں غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا (یعنی محفل
رسول اللہ سے) تو میں اس کو خبر دیتا اور ہم ان دنوں خوف رکھتے
تھے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا
کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے
خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اس میں میرا رفیق آیا اور اس نے
دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولو کھولو۔ میں نے کہا کیا غسانی آیا؟ اس
نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ
جناب رسول اللہ اپنی بیبیوں سے جدا ہو گئے۔ سو میں نے کہا کہ
حفصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھرو پھر میں نے اپنے کپڑے
لیے اور میں نکلتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا
اور آپ ایک جھروکے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک کھجور کی جڑ
سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ کا سیاہ قام اس سیڑھی کے
سرے پر تھا۔ سو میں نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے اذن دو۔ حضرت
عمر نے کہا پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ سے بیان کیا پھر جب
میں ام سلمہ کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ مسکرائے اور آپ ایک

حصیر پر تھے کہ ان کے اور حصیر کے بیچ میں اور کوئی بھونانہ تھا اور آپ کے سر کے نیچے ایک ٹکیہ تھا چڑے کا اور اس میں کھجور کا چھلکا بھرا تھا اور آپ کے پیروں کی طرف کچھ پتے سلم کے ڈھیر تھے (جس سے چڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ کے سر ہانے ایک کچا چڑا لٹکا ہوا تھا اور میں نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو میں دیکھا اور رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے رلایا تم کو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! بیشک کسریٰ اور قیصر کیسی عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے ان کے لیے دنیا ہے اور تمہارے لیے آخرت۔

۳۶۹۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آیا اور جب ہم مرظہران میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا حال ان دو عورتوں کا (یعنی میں آپ سے دریافت کرتا ہوں)۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حصہ اور ام سلمہؓ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں حجر بن عدی کے پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا یعنی ازواج مطہرات کے اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ نے ان سے نہ ملنے کی ایک ماہ تک قسم کھائی تھی۔ پھر جب انتیس دن ہو چکے تو آپ اتر کر ان کی طرف گئے۔

۳۶۹۴- وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب مرظہران پہنچے تو حضرت عمرؓ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل لے کر آؤ پانی کی اور میں چھاگل لے گیا۔ آگے وہی مضمون ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمَ حَشَوُهَا لَيْفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي حَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُنْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ))

۳۶۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرْظُطِ الْظُّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِطَوْلِهِ كَتَبْتُ حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَادَ فِيهِ وَأَتَيْتُ الْحَجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ يَتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ أَلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْنِ.

۳۶۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرْظُطِ الْظُّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَذْرِكْنِي بِإِدَارَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ

وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۶۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَتَوَبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَاجَّتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِنَعُصِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِذَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا إِنَّ تَتَوَبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنَزِلِي فِي بَيْتِي أُمِّيَّةً بِنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَأَنْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ

۳۶۹۵- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا تھا کہ حضرت عمرؓ سے ان دو بیبیوں کا حال پوچھوں نبیؐ کی بیبیوں میں سے جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حج کیا انھوں نے اور میں نے بھی ان کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ میں تھے حضرت عمرؓ راہ سے کنارے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ کنارے ہو پانی کی چھاگل لے کر اور انھوں نے پاخانہ کیا اور پھر میرے پاس آئے اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھوں نے وضو کیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کونسی دو عورتیں ہیں نبیؐ کی بیبیوں میں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس! (یعنی اب تک تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا)۔ زہری نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو ان کا نہ پوچھنا اتنی مدت تک ناپسند ہو اور یہ ناپسند ہوا کہ اتنے دن کیوں اس سوال کو چھپا رکھا۔ پھر فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہؓ ہیں۔ پھر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان کے خصائل سیکھنے لگیں اور میرا مکان ان دنوں بنی امیہ کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی بلندی پر۔ سو ایک دن میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا۔ سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبیؐ کی بیبیاں ان کو

جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے کہ دن سے رات ہو جاتی ہے سو میں چلا اور داخل ہوا حفصہ پر اور میں نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ کو انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اور میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ محروم ہوئیں تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اور ناگہاں وہ ہلاک ہو جائے (اس سے قوت ایمان حضرت عمرؓ کی معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت و شان ان کے سینہ میں نبیؐ کی ہے بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجھ سے فرمائش کیا کر کہ جو تیرا جی چاہے اور تو دھوکا نہ کھانا اس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ پیاری ہے رسول اللہ کی بہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے بھروسہ میں نہ رہو کہ تیری اس کی برابری نہیں ہو سکتی۔ اس میں اقرار ہے حضرت عمرؓ کا حضرت عائشہؓ صدیقہ کی افضلیت اور محبوبیت کا)۔ مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہؓ کو اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے سو ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے اور ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کی نعلیں لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن میرا رفیق نیچے گیا (یعنی حضرت کے پاس اور پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی اور میں نکلا اور اس نے کہا بڑا غضب ہوا میں نے کہا کیا ملک غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دی نبیؐ نے اپنی بیبیوں کو میں

عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَنْهَجِرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَ أَفْتَأَمْنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيَغْضَبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرُّكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ يُرِيدُ عَائِشَةُ قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا تَتَنَاقَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْخَيْلَ لِيَتَغَزَوْا فَتَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءُ فَضْرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَيَّ يَبَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطْلُقُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَذْرِي مَا هُوَ ذَا مُعْتَرِلٍ فِي هَذِهِ الْمَشْرَبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدٌ فَقُلْتُ

اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى اَتَهَيْتُ إِلَى الْمَنِيْرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَتَكَبَّرُ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْزَنُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَذْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَكَبِّرٌ عَلَى رَمْلِ خَصِيرٍ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَقْبَلُ مَنْ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيَغْضَبَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغْرُتُكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْسَمُ مِنْكَ

نے کہا بے نصیب ہوئی حفصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ ہونے والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اتر اور حفصہ کے پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے پھر میں نے کہا کہ طلاق دی تم کو رسول اللہ نے؟ سو اس نے کہا کہ میں نہیں جانتی اور وہ تو وہاں کنارہ کئے ہوئے اس جھروکے میں بیٹھے ہیں سو میں حضرت کے غلام کی طرف آیا جو سیاہ قام تھا اور میں نے کہا کہ اجازت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت چپ ہو رہے پھر میں پیٹھ موڑ کر چلا اور ناگہاں غلام مجھے بلانے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے اجازت ہوئی سو داخل ہوا اور رسول اللہ کو سلام کیا اور آپ ایک بورے کی بناوٹ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اس کی بناوٹ آپ کے بازو میں اثر کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے طلاق دی اپنی بیبیوں کو اے رسول اللہ! سو آپ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا اللہ اکبر اے رسول اللہ کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ایسی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر۔ پھر جب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں۔ اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت برامانا تو اس نے کہا کہ تم کیا برامانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ کی قسم ہے کہ نبی کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک۔ سو میں نے کہا کہ محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے بسبب غصہ اس کے رسول اللہ کے اور وہ اسی دم ہلاک

وَأَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَبَسَمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَعَمْ)) فَحَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ااذْغُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أَمْنِيكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ ((أَهِيَ شَكُّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوْلَيْكَ قَوْمٌ عَجَّلْتَ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شِدَّةٍ مَوْجِدَةٍ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ہو جائے۔ سو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں داخل ہوا حضرت حفصہ کے پاس اور میں نے کہا کہ تم دھوکانہ کھانا اپنی سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو آپ پھر دوبارہ مسکرائے (اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انھوں نے سب طرح مقدم رکھا رضامندی کو رسول اللہ کی اور یہی مقتضی ہے کمال ایمان کا) پھر میں نے عرض کی کہ کچھ جی بہلانے کی باتیں کروں اے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا ہاں سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اونچا کیا گھر کی طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے کوئی چیز وہاں ایسی نہ دیکھی جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری طرف پھرتی۔ سو اتمین چہڑوں کے سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہیں مانگتے اور امت کی کشادگی طلب فرمائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فارغ البالی رہیں) اس لیے کہ اس تعالیٰ شانہ نے فارس اور روم کی بڑی کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں (بلکہ آتش پرست اور نبی پرست ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور کہا کہ اے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی طیبات دنیا کی زندگی میں دے دیئے گئے۔ سو میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگئے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیفیت یہ تھی کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ بیبیوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم ان پر نہایت غصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

۳۶۹۶- قَالَ الرَّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعْلَهُنَّ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ)) ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا كُفُّوا أَعْيُنَكُمْ عَنِ نَسَائِهِمْ وَالْيَاكُوفُ لَهُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِمِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَوْ فِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ

۳۶۹۶- زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عروہ نے جناب عائشہ کی زبانی کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو داخل ہوئے مجھ پر رسول اللہ اور پہلے مجھ سے آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون تخیر کا)۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ہمارے پاس انیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گنتی تھی۔ (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شاید آپ بھول نہ گئے ہوں)۔ سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق انتیس دن پر بھی آتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی یعنی اے نبی! کہہ دو تم اپنی بیویوں سے آخر تک۔ جناب عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کہ حضرت کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے میں بلا شک چاہتی ہوں اللہ

ایلاء کا بیان

(۳۶۹۶) اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلاء کا اور ایلاء لغت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہاء میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلاء سے یعنی ترک جماع کی قسم کھانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ۔ مگر اسکی مدت میں اختلاف ہے۔ علمائے حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مولیٰ وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولیٰ یعنی ایلاء کرنے والا نہیں ہے۔ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولیٰ ہے۔ اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک چار ماہ نہ گزریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلاء جاتا رہا۔ اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کوفیوں کے نزدیک طلاق پڑ گئی۔ اور علمائے حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دے دے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا۔ اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو تعزیر دی جائے۔ اور کوفیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جو اس پر بہ سبب ایلاء کے پڑتی ہے وہ بائن ہے یا رجعی۔ اور دوسرے فقہاء سب متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ رجعی

تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور تفقہ ہے ام المؤمنینؓ کا)۔ معمر نے کہا کہ مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیوں کو اس سے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو۔ قتادہ نے کہا صفت قلوبکما کے معنی یہ ہیں کہ جھک رہے ہیں تمہارے دل۔

باب: مطلقہ پائے کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

۳۶۹- فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ ابو عمر نے ان کو طلاق دی، طلاق بائن اور وہ شہر میں نہ تھے یعنی کہیں باہر تھے اور ان کی طرف ایک وکیل بھیج دیا اور تھوڑے جو روانہ کئے اور فاطمہ اس پر غصے ہوئیں تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ کچھ نہیں (یعنی نفقہ وغیرہ)۔ پھر وہ رسول اللہ کے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ان کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے گھر میں

- 11A

أَصْحَابِي اغْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَغْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي)) قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ حَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ)) وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ أَنْكِحِي أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ)) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَنْكِحِي أَسَامَةَ)) فَكَفَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطْتُ.

عدت پوری کرو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کرو اس لیے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں۔ وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو (یعنی بے تکلف رہو گی۔ گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہو گی) پھر جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لائچی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں۔ تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر لو۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و خوبی دی کہ مجھ پر اور عورتیں رشک کرنے لگیں۔

۳۶۹۸- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچ روانہ کیا۔ پھر جب انھوں نے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم میں خبر دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اگر میرے لیے نفقہ ہوا تو جتنا مجھے کفایت کرے اتنا لوں گی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ مکان۔

۳۶۹۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے خبر دی کہ ان کے شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ اس لیے کہ وہ نابینا ہے

۳۶۹۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُونَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَحَدْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ أَخْذُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا نَفَقَةَ لَكَ وَلَا سَكْنَى)).

۳۶۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَتَيْتُ أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا نَفَقَةَ لَكَ فَاتَّقِي فَإِذَا هَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ

فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ عِنْدَهُ).

۳۷۰۰- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أُمِّتِ الصُّحَابِكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ)) وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ((أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكَ وَأَمْرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ أُمِّ شَرِيكِ بِأُتَيْهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكَ إِذَا وَضَعْتَ خِمَارَكَ لَمْ يَرَوْكَ)) فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ.

۳۷۰۱- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أُبْتَغِي النِّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ((لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكَ)).

۳۷۰۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْتَفِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ سوانہی کے پاس رہو۔

۳۷۰۰- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابو حفص نے ان کو تین طلاق دیں اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے لیے ہمارے اوپر نفقہ نہیں۔ اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اور عرض کی کہ ابو حفص نے تین طلاق دیں سو اس کی عورت کو نفقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو نفقہ نہیں ہے اور اس پر عدت واجب ہے اور اس کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک کے گھر آجائے۔ پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں، سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا دوپٹہ اتار دو گی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا۔ سو وہ اس گھر میں چلی گئی۔ پھر جب ان کی مدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا۔

۳۷۰۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۲- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیں۔ پھر فاطمہ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ اور مروان نے ان کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے

نکلنے میں۔ اور عروہ نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار جانا۔

۳۷۰۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۴- ابو عمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجی ایک طلاق جو اس کی طلاقوں میں باقی تھی (یعنی دو پہلے ہو چکی تھیں) اور حارث اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اس کو نفقہ دینا۔ ان دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہنچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو۔ پھر وہ جناب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے حارث وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو نفقہ نہیں اور انھوں نے دوسرے گھر چلے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دی۔ انھوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ نابینا ہیں کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھے اور وہ اس کو دیکھے بھی نہیں۔ پھر جب عدت پوری ہو گئی نبی نے ان کا نکاح کر دیا اسامہ سے۔ سو مردان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اس سے یہ حدیث پوچھ آئے۔ سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی۔ سو مردان نے کہا نہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قبی اور معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب لوگوں کو پاتے ہیں۔ پھر جب فاطمہ کو مردان کی بات پہنچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ نکالو ان کو ان کے گھروں سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اس کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے اور تین طلاقوں کے بعد پھر کون سی

الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطْلَقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

۳۷۰۳- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ.

۳۷۰۴- عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِنْتِقَالِ فَأُذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ يَدَيْهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنْ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ سَنَاحِذُ بِالْعَصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ قَبِيْنِي وَبَيْنَكُمْ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةُ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ

بات نئی پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ اس کو نفقہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اسے کس بھروسے روکتے ہو (یعنی نان و نفقہ بھی نہیں دیتے تو پھر کیوں روکتے ہو)۔

۳۷۰۵- شعبی نے کہا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کا اس کے مقدمہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو تین طلاق دیں میرے شوہر نے اور میں حضرت کے پاس اپنا جھگڑالے گئی مکان اور نفقہ کے لیے۔ تو انھوں نے نہ مجھے مکان دلویا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کروں۔

۳۷۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۰۷- شعبی نے کہا ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انھوں نے ہم کو ابن طاب کی تر کجوریں (ایک قسم کی کجور کا نام) کھلائیں اور ستو جوار کے پلائے اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کروں۔

۳۷۰۸- فاطمہ بنت قیس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس کو تین طلاقیں ہو گئیں اس کے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۰۹- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے اٹھنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔

۳۷۱۰- ابو اسحاق اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور شعبی بھی سو شعبی نے فاطمہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَكَيفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا.

۳۷۰۵- عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ فَقَالَتْ فَحَاصِمَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أُعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

۳۷۰۶- عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِعَثَلٍ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُثَيْمٍ ۳۷۰۷- عَنْ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَتْحَفْنَا بِرُطَبٍ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُعْتَدَّ فِي أَهْلِي.

۳۷۰۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا قَالَ ((لَيْسَ لَهَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ)).

۳۷۰۹- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((ائْتِنِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمْرٍو عَمْرٍو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهُ)).

۳۷۱۰- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ

وسلم نے نہ اسے گھر دلویا نہ خرچ۔ اور اسود نے ایک مٹھی کنکر اٹھائی اور شععی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو، یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا۔ اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)۔

۳۷۱۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۲- فاطمہ بنت قیسؓ کہتی تھیں کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں اور جناب رسول اللہؐ نے نہ اسے گھر دیا نہ خرچ۔ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ تو میں نے آپ کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہؓ اور ابو جہمؓ نے اور اسامہ بن زیدؓ نے۔ سو جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کو مال نہیں اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ۔ سو انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ اور جناب رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

۳۷۱۳- الفاظ کے اختلاف سے مفہوم وہی ہے جو اوپر گذرا، سند کافرق ہے۔

وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَحَدَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصَى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَتِلْكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَذَرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السَّكْنَى وَالنَّفَقَةَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ.

۳۷۱۱- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عُمَارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ.

۳۷۱۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي)) فَأَذَنَتْهُ فَحَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرَبَّ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) فَقَالَتْ يَدِيهَا هَكَذَا أَسَامَةُ أَسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ.

۳۷۱۳- عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُولُ أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرٍو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقي وَأُرْسِلَ مَعَهُ بِخُمْسَةِ أَصْعِ تَمْرٍ وَخُمْسَةِ أَصْعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا

هَذَا وَلَا أُعْتَدُ فِي مَنَزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَّدْتُ
عَلَيَّ يَبَايَ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((كَمْ
طَلَّقَكَ)) قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ ((صَدَقَ لَيْسَ لَكَ
نَفَقَةٌ اُعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمَلِكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تَلْقَى ثَوْبَكَ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ
عِدَّتُكَ فَأَذِينِي)) قَالَتْ فَحَطَبْتَنِي حُطَابٌ مِنْهُمْ
مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ
مُعَاوِيَةُ تَرَبَّ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ
شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ
هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِإِسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ))

۳۷۱۳- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور ابو سلمہ فاطمہ رضی
اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔
انہوں نے کہا کہ میں ابو عمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ نجران کو گئے۔
آگے وہی مضمون بیان کیا۔ اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے
شرافت اور بزرگی بخشی ابو زید سے نکاح کرنے میں۔

۳۷۱۴- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ
أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي
غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْحُو حَدِيثَ ابْنِ
مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللَّهُ بِأَبِي
زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ

۳۷۱۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۵- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَمَنَ ابْنِ
الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلًّا بَاتًا
يَنْحُو حَدِيثِ سُفْيَانَ

۳۷۱۶- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے
تین طلاق دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان
دلوایا نہ نفقہ۔

۳۷۱۶- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي
زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ

۳۷۱۷- ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے
ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو
طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر انہیں الزام

۳۷۱۷- عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ
تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ

دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے گھر سے نکل گئی تھیں۔ سو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ فاطمہ کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں۔

۳۷۱۸- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بد مزاجی کریں تو حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ اور گھر میں چلی جائیں۔

۳۷۱۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ تلاش کو نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۲۰- عبدالرحمنؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ ابن زبیرؓ نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ فلاں عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیں اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ عروہ بن زبیرؓ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں ہے۔

فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَعْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۳۷۱۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحِمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

۳۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

۳۷۲۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيَ إِلَى فُلَانَةٍ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الثَّبَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِسْمًا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ.

(۳۷۲۰) ☆ فاطمہ بنت قیس کی جو روایتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں کسی میں طلاق بتہ مذکور ہے کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے عدد کا ذکر نہیں۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ قبل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دی تھیں اور یہ تیسری ہوئی جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنھوں نے طلاق بتہ ذکر کی ان کی مراد بھی یہی تین طلاق ہیں اور علمائے کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ یا نہ جس کو حمل نہ ہو اس کو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہیں سو عمر بن الخطاب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ اس کو نفقہ اور مکان دینا ضروری ہے عدت تک اور ابن عباسؓ اور احمدؓ نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالکؓ اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ کہ نفقہ اور ہر ایک کے دلائل شرح نووی میں مفصل مذکور ہیں اور ان کو حضرتؒ نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر میں رہنے کا جو حکم دیا اس سے محض لوگوں نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اس کو عورت اجنبی کی طرف نظر روا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ ، وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُضْنَ مِنْ ابْصَارِهِنَّ یعنی کہہ دو تم اے نبیؐ! مومنین مردوں سے کہ روکے رکھیں اپنی آنکھیں اور کہہ دو مومن عورتوں سے کہ روکیں وہ بھی اپنی آنکھیں۔ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث بہان کی جو مولیٰ تھے لہ

باب جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَةِ الْبَائِنِ

وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

۳۷۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَ نَحْلَهَا فَرَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((بَلَى فَجُدِّي نَحْلَكَ فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا)) .

باب: معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے

۳۷۲۱- جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں۔ سو ایک شخص نے ان کو جھڑکا ان کے باہر نکلنے پر۔ اور وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ نے فرمایا کہ نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو۔ اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بھلا ہو)

باب انْقِصَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

۳۷۲۲- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلَدِ الْزُهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سَبِيْعَةَ

باب: وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا بیوہ اور مطلقہ کے لیے

۳۷۲۲- عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن عبد اللہ کو لکھا کہ وہ سبیعہ بنت حارثؓ کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ

ﷺ ام سلمہ کے کہ ام سلمہ اور میمونہؓ نبی کے پاس حاضر تھیں اور عبد اللہ بن ام مکتوم حاضر ہوئے اور نبی نے ان سے فرمایا کہ پردہ کرو انھوں نے عرض کی کہ وہ تائینا ہیں آپ نے فرمایا کہ تم تو تائینا نہیں ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابو داؤد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہ میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم عبد اللہ بن ام مکتوم کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو ان کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی جیسے اور کسی بیٹا کے گھر میں رہنے سے پیش آتی اور حضرت نے جو ابو جہم اور معاویہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ میں داخل نہیں اس لیے کہ مشورہ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اس میں دوسرے کی خیر خواہی ہے غرض اس حدیث فاطمہ میں بہت سے فوائد ہیں اول جواز طلاق غائب ثانی جواز توکیل حقوق مثل قبض و دفع کے علاوہ ہونا نفقہ کا بائن کے لیے اور بعضوں نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکنا۔ رابعاً جواز سماع کلام اشیہ مسئلہ پوچھنے میں خاصاً جواز باہر نکالنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے سادماً مستحب ہونا زیارت نساء صالحات مردوں کو بھی مگر اس طرح کہ خلوت محرمہ نہ واقع ہو۔ غرض اسی طرح کے اور بہت فوائد ہیں جو بخوف تطوالت نہیں ذکر کئے جس کو منظور ہو نووی میں رجوع کرے۔

(۳۷۲۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کے وقت نکلنا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کے لیے نکلنا روا ہے اور اسی طرح سب عدت و فوات شوہر میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت و فوات میں ابو حنیفہؒ ان کے موافق ہیں۔ مطلقہ بائنہ میں ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دیدہ کھجور سے بھی مستحب ہے اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحبِ تحریر کو مستحب ہے۔

بَنَتْ الْحَارِثُ الْأَسْلَمِيَّةَ فَيَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيثِهَا
وَعَمَّا قَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا
كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ حَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ
بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَذْرَا فُتُوْنِي عَنْهَا فِي
حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْسُبْ أَنْ
وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَقَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ
نِفَاسِهَا تَحَمَّلَتْ لِلْحُطَابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو
السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَلٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ
فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مَتَحَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِيْنِ
النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ
عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ
لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حِينٍ أُنْسِيتُ
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْنَانِي
بَأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي
بِالتَّزْوُجِ إِنْ بَدَأَ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى
بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي
دِمِهَا غَيْرَ أَنْ لَا يَفْرُقَهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهَرَ.

۳۷۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَقَاتِ
زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ
الْأَحْلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا
يَتَنَازَعَانِ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ
أَبِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرْتِيًا مَوْلَى ابْنِ

علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انھوں نے آپ سے فتویٰ طلب
کیا؟ سو عمر بن عبد اللہ نے ان کو لکھا کہ سبیعہ نے ان کو خبر دی کہ
وہ سعد کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور
غزوہ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور حجۃ الوداع میں انھوں نے وفات
پائی اور یہ حاملہ تھی۔ پھر کچھ دیر نہ ہوئی ان کی وفات کو ان کا حمل
وضع ہوا بعد وفات شوہر کے۔ پھر جب اپنے نفاس سے فارغ
ہوئیں تو انھوں نے سنگار کیا پیغام دینے والوں کے لیے اور
ابو السائل ان کے پاس آئے اور وہ ایک مرد تھے قبیلہ بنی عبدالدار
کے اور ان سے کہا کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کئے دیکھتا ہوں
شاید تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں
جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہ رضی اللہ
عنه نے کہا جب انھوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے کپڑے
اوڑھ پکڑ کر شام کو حضرت کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا۔
آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی
جب کہ میں نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں
چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں
جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع حمل کے اسی وقت اگرچہ
وہ ابھی خون نفاس میں ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر
اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

۳۷۲۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو سلمہ اور ابن
عباس دونوں ابو ہریرہ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر
کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے
نفاس میں ہو جائے یعنی وضع حمل کرے تو ابن عباس نے کہا کہ
دونوں مدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابو سلمہ
نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس
میں تنازع ہونے لگا سو ابو ہریرہ نے کہا کہ میں اپنے بھتیجے کے

ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہ کے۔ غرض کریب جو ابن عباسؓ کے مولیٰ تھے ان کو ام سلمہؓ کے پاس روانہ کیا تاکہ ان سے جا کر پوچھیں۔ سو وہ ان کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہؓ نے کہا ہے کہ سیدہ اسمیہؓ کو نفاس ہوا انکے شوہر کی وفات کے کئی رات بعد سے اور پھر انھوں نے جناب رسول اللہؐ سے ذکر کیا اور آپ نے ان کو نکاح کا حکم دیا۔

۳۷۲۴- یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہؓ کے پاس کسی کو روانہ کیا کریب کا نام نہیں ہے۔

باب: سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے

۳۷۲۵- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں مومنین ام حبیبہؓ کے پاس گئی جب ان کے باپ ابو سفیان گزر گئے تو ام حبیبہؓ نے خوشبو منگوائی جو زرد تھی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تھی یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لیے اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منبر پر حلال نہیں ہے اس شخص کو جو یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین

عَبَّاسٍ إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

۳۷۲۴- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمَّ كُرَيْبًا.

بَابُ وَجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۳۷۲۵- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَىٰ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَلِيبٍ فِيهِ صَفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنْتَ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَتِهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّلِيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ

(۳۷۲۴) ☆ جمہا ہر علمائے سلف و خلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لمحہ کے بعد کیوں نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیوں نہ ہو اور اسی وقت اس کو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور علمائے امت کا۔ اور جو سوال اس کے ہے وہ مذہب شاذ ہے اور قابل التفات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن یعنی پیٹ والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنیں۔ اور آیت عام ہے شامل ہے اس عورت کو جس کو طلاق دی جائے یا جس کا خاوند مر جائے اور شخص سے اس آیت کو جس میں عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہیں۔ (نودی مخلصا)

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

۳۷۲۶- قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتُ جَحْشٍ حِينَ تُوفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيْتِ ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

۳۷۲۷- قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْتِنٍ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَنَا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)).

۳۷۲۸- قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِرَّزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلْتُ حِفْشًا وَكَبَسْتُ شَرَّ يَتَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طَبِيبًا وَلَا شَيْئًا

دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔

۳۷۲۶- زینب نے کہا پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی مرے۔ انھوں نے یہی خوشبو منگائی اور لگائی پھر کہا قسم خدا کی مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے منبر پر کسی کو درست نہیں جو یقین رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوائے اس عورت کے جس کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۲۷- زینب نے کہا میں نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت رسول اللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر اس عورت نے پوچھا دو یا تین بار۔ آپ نے فرمایا نہیں ہر بار پھر آپ نے فرمایا اب تو عدت کے چار مہینے دس دن ہی دن ہیں جاہلیت میں تو عورت ایک برس پورے بیٹھتی تھی۔ حمید جو راوی ہے اس حدیث کا اس نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے۔

۳۷۲۸- زینب نے کہا (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی برے سے برا کپڑا پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے گدھایا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی

(۳۷۲۸) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر اس کی تفصیل میں اختلاف ہے تو واجب ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے گا اگرچہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کسن ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے بلکہ عدت خاص ہے مسلمان عورت سے۔ اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات نہیں ہے اور ام ولد پر تو بالاجماع عدت نہیں ہے۔ اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مر جائے۔ اتنی مختصر۔ اس حدیث سے ظہر

عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی)۔
ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر
ہو گیا اس کے بدن پر میلی کھلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار
مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا)۔ پھر وہ باہر نکلتی ایک میٹھی
اس کو دیتے اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

۳۷۲۹- زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے ام حبیبہ کا کوئی
رشتہ دار مر گیا انھوں نے زرد خوشبو منگائی اور ہاتھوں پر لگائی پھر
فرمایا میں یہ کام اس لیے کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے
آپ فرماتے تھے جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر
اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر
عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۰- اور زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی ماں (ام سلمہ) سے
نقل کی اور ام المومنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۷۳۱- حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں انھوں نے سنا اپنی ماں سے کہ
ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا۔ وہ
آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی سرمہ
لگانے کی۔ آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا
برا کپڑا پہن کر سال بھر بیٹھتی۔ پھر جب کتاب لکھتا تو میٹھی پھینک کر
باہر نکلتی۔ کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی۔

۳۷۳۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتِي بِذَابَةِ جِمَارٍ أَوْ شَاةٍ
أَوْ طَيْرٍ فَتَقْتَضُ بِهِ فَقْلَمًا تَقْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ
ثُمَّ تَخْرُجُ فَتَقْطَعُ بِغَرَّةٍ فَتُرْمِي بِهَا ثُمَّ تَرُاجِعُ
بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ غَيْرِهِ

۳۷۲۹- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوَفِّي
حَبِيبَ لَأُمِّ حَبِيبَةَ فَذَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ
بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا
عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))

۳۷۳۰- وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبِ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً
مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۳۱- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ
بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوَفِّي
زَوْجَهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ
فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ
كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَخْلَاسِهَا
أَوْ فِي شَرِّ أَخْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ
رَمَتْ بِغَرَّةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))

۳۷۳۲- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ
جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ

سوگ والی عورت کے لیے سرمے کا لگانا حرام ہونا لکھا ہے اگرچہ ضرورت ہو۔ اور موطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ رات
کو سرمہ لگالے اور دن کو پونچھ ڈالے اور ان دونوں حدیثوں کو یوں جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی
دن کو لگانا درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تَسْمَعْ زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ
 ۳۷۳۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتَ لَهَا تُوْفِي عَنْهَا زَوْجَهَا فَاشْتَكَتْ عَلَيْهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ كَانَتْ إِخْذَاكُنْ تَرْمِي بِالْبَغْوَ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ))

۳۷۳۳- ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا شوہر مر گیا اس کی آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ لگاؤں اس کے۔ آپ نے فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر میٹگی پھینکتی اور یہ تو چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۷۳۴- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمُّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارَضِيَهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّمَا تُجِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))

۳۷۳۴- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے جب ام حبیبہ کو ان کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انھوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں ہاتھوں اور گالوں کو لگائی اور کہا مجھے اس کی احتیاج نہ تھی مگر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے نہیں درست اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۵- عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتُمَاهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا))

۳۷۳۵- ام المومنین حفصہ یا ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یادوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں حلال اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر یا ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

۳۷۳۶- وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ الثَّيْتِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ

۳۷۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۷- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَدَّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّيْتِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّمَا تُجِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۳۷۳۷- ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔

۳۷۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مردے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سو اپنے خاوند کے۔

۳۷۴۰- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے (بقصد پاکی کے نہ کہ زینت کے)۔

۳۷۴۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۷۴۲- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا منع کی جاتی تھیں ہم کسی مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قسط اور اظفار کا استعمال کرے (بدبودور کرنے کو) واللہ الموفق والمعين۔

۳۷۳۸- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. ۳۷۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا)).

۳۷۴۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُجِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَجِلُ وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ نُبْدَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ)).

۳۷۴۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عِنْدَ أَذْنَى طَهْرِهَا نُبْدَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ)).

۳۷۴۲- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَجِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طَهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَنِيضِهَا فِي نُبْدَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

(۳۷۴۰) عصب کہتے ہیں یمن کی چادر کو جو کازویوں در (سینکٹا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ۔ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خاردار اور اس کے چوں سے رنگ نکلتا ہے ابن منذر نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں۔ یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا۔ اور زہری نے ان کو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری نے اسکو جائز کہا ہے اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے۔ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس کی حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش ہو منع کیا ہے اسی طرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست ہے جن سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریثی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست نہیں ہے اسی طرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے۔ (نودوی)

کتاب اللعان (۱) لعان کا بیان

۳۷۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثَيْرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ النَّصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَنَقَلْتُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُثَيْرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُثَيْرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُثَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُثَيْرٌ حَتَّى أَتَى

۳۷۴۳- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عویر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی جوڑو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اس کو مار ڈالے، پھر تم اس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی برائی بیان کی۔ عاصم نے جو رسول اللہ سے سنا وہ ان کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویر ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم! جناب رسول اللہ نے کیا فرمایا؟ عاصم نے عویر سے کہا تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا۔ رسول اللہ کو تیرا مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عویر نے کہا قسم خدا کی میں تو باز نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ پوچھوں گا۔ پھر عویر آیا رسول اللہ کے پاس تمام لوگوں میں اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی

(۱) ☆ لعان کہتے ہیں ان گواہیوں کو جو خاوند اور بیوی سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے اور گواہ نہ رکھتا ہو۔ چونکہ اس میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لیے ان کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جوڑو میں ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا ملاپ نکاح سے نہیں ہو سکتا۔

(۳۷۴۳) ☆ نووی نے کہا مراد حضرت کی وہ سوال ہیں جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہوں تو وہ برے نہیں ہیں اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ ان کا جواب دیتے ان کو ناپسند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا نہ اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی کافروں کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھے اور زنا کا یقین ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں۔ اکثروں کے نزدیک اس کا بیان قبول نہ کیا گیا

بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھے اس کو مار ڈالے پھر آپ اس کو مار ڈالیں گے (اس کے قصاص میں) وہ کیا کرے؟ رسول اللہ نے فرمایا تیرے اور تیری جو رو کے باب میں اللہ کا حکم اترا (یعنی آیت لعان کی) تو جا اور اپنی جو رو کو لے کر آ۔ کہل نے کہا پھر دونوں میاں بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو اب رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ اس کو حکم کرتے ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

۳۷۴۴- کہل بن سعد سے روایت ہے عویمر انصاریؓ جو بنی عثمان میں سے تھا عاصم بن عدی کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گزری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہو گئی لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ کہل نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اس کے بیٹے کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہو گا اور وہ اس کی وارث ہو گی اپنے حصہ کے موافق۔

۳۷۴۵- ابن جریج سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا متاعنین کا حال اور ان کا طریقہ کہل بن سعد کی

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَهُ فَنَقَلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبِكَ فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا)) قَالَ سَهْلٌ فَنَلَّعَانَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَعْنَا قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قِيلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ.

۳۷۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعُثْمَانَ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأُذْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنِينَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ حَرَتْ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

۳۷۴۵- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْمُتَلَاعِنِينَ وَعَنْ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ

لے جائے گا اور قصاص لازم ہو گا مگر جب زنا کے گواہ قائم ہو جائیں یا مقتول کے ورثہ اس کا اقرار کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا بشرطیکہ مقتول حصن ہو جس کی سزا رجم ہے۔

لعن کے بعد جدائی کی کیفیت میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالک اور شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اس عورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہیں ہوتی اور جب خاندانے تین جہلاوے تو پھر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے۔ اور مالک اور شافعی کے نزدیک کبھی حلال نہیں ہوتی۔ اجماعی مختصر:-

(۳۷۴۴) ☆ یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا اپنی ماں کا ترکہ پائے گا اور وہ اس کا ترکہ پائے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہیں پاتی پھر ماں کے زعم میں تو وہ زنا کا نہیں ہے اس لیے میراث جاری ہو گی اور نسب بھی ماں سے قائم رہے گا۔

(۳۷۴۵) ☆ یعنی خود لعان جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تھی اور ایک روایت میں ہے تجھ کو اس پر کوئی راہ نہیں یعنی اب تیری ملک لے

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَحْبَبَ نَيْيَ سَاعِدَةَ أُنْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ قَتْلَاعًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتْلَاعَيْنِ))

۳۷۴۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنْ الْمُتْلَاعَيْنِ فِي امْرَأَةٍ مُصْنَعٍ أَيْفَرَقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرِذْعَةٍ مُتَوَسِّدٌ وَسَادَةٌ حَشَوُهَا لَيْفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتْلَاعَانِ أَيْفَرَقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنَّ نَكَلَمَ نَكَلَمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ

حدیث سے جو بنی ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جوڑو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا مسجد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دی تین بار اپنی عورت کو رسول اللہ کے حکم کرنے سے پہلے پھر وہ جدا ہو گیا اس سے آپ کے سامنے آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے۔

۳۷۴۶- سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبد اللہ بن عمر کے مکان کی طرف مکہ میں اور ان کے غلام سے کہا میری عرض کرو اس نے کہا وہ آرام کرتے ہیں انھوں نے میری آواز سنی اور کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا اندر آ قسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہو گا میں اندر گیا تو وہ ایک کھل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک تکیے پر ٹیک لگائے تھے جو چھال سے کھجور کی بھرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انھوں نے کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہ سے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بری بات

ظہری باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے۔

(۳۷۴۶) یعنی اور جو عیب لگائیں اپنی جوڑو کو اور شاہد نہ ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ملتا ہے باریوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبھی نہ ہو تا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی مہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا۔ (موضح القرآن) یہ دلیل ہے ابو حنیفہؒ

نکالے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورہ نور میں والذین یرمون ازواجہم آخر تک۔ آپ نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی کوڑے پڑ جائیں گے، مگر یہ جہنم میں جلنے سے آسان ہے)۔ وہ بولا نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب کھل ہے آخرت کے عذاب سے۔ وہ بولی نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے۔ تب آپ نے شروع کیا مرد سے اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ خدا کی پھنکار ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا اللہ کا غضب اترے اس پر اگر مرد سچا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جدائی کرا دی ان دونوں میں۔ ۳۷۷- اس سند سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی گئی ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَنُفِّلَاهُمْ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاَهَا فَوَعَّظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ قَبْدًا بِالرُّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَتَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۷- وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنْ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمْ أَذِرْ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ

اللہ کی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دے اس وقت جدائی ہوتی ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیاں دینی چاہیے اس کے بعد عورت کو۔ اگر عورت پہلے دے تو لعان صحیح نہ ہوگا اور ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح ہوگا۔

أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ يَفْرَقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۷۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ جَسَائِكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ ((لَا مَا لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَخْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَتَعِدُّ لَكَ مِنْهَا)) قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۷۴۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَحْوَى بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنْ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)).

۳۷۵۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللَّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۳۷۵۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرَّقِ الْمُصْغَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحْوَى بَنِي الْعَجْلَانِ.

۳۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ قَالَ نَعَمْ.

۳۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۴۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ نے خاوند سے فرمایا اب تیرا کوئی بس عورت پر نہیں ہے کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی۔ مرد بولا میرا مال یا رسول اللہ! جو اس نے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا مال تجھ کو نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال کا بدلہ ہے جو اس کی فرج تجھ پر حلال ہو گئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہوا جھوٹ کا)۔

۳۷۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے جدائی کر دی بنی عجلان کی جو مرد اور مرد میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے۔ پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ ۳۷۵۰- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے لعان کو پوچھا تو انھوں نے نقل کیا جناب رسول اللہؐ سے ایسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

۳۷۵۱- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہیں کی لعان کرنے والوں میں۔ میں نے اس کا ذکر کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے۔ انھوں نے کہا جناب رسول اللہؐ نے جدائی کر دی بنی عجلان کے مرد اور عورت میں۔

۳۷۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہؐ کے زمانے میں پھر آپ نے جدائی کر دی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

۳۷۵۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی کر دی ان دونوں میں۔

۳۷۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۳۷۵۴- وہی جو اوپر گزرل۔

۳۷۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهُ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ افْتَحْ)) وَجَعَلَ يَدْعُو فَتَزَلَّتْ آيَةُ اللَّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ آيَاتُ فَأْتِلْيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاَعْنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ ((لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا)) فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

۳۷۵۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جوڑو کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اپنا غصہ پی کر چپ رہے قسم اللہ کی میں جناب رسول اللہ سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا اس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کیساتھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا غصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا) جناب رسول اللہ نے فرمایا اللہ کھول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیت اتری۔ والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم۔ اخیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جوڑو دونوں رسول اللہ کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے خدا تعالیٰ کی پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر (اور اگر خاوند کی بات سچ ہے تو تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگریا لے بالوں والا پیدا ہوگا (اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا)۔ پھر ویسا ہی کالا گھونگریا لے بالوں والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۷۵۶- اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

۳۷۵۷- ذَنْنٌ مُحَمَّدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ

۳۷۵۷- محمد سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا یہ سمجھ کر کہ ان کو معلوم ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے

(۳۷۵۷) یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق گمان ہو سکتا ہے۔

هَلَالٌ بَيْنَ أُمِّيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَخْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُتِيضَ سَبْطًا قَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهَلَالٍ بَيْنَ أُمِّيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَخْمَاءَ)) قَالَ فَأَنْبَتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ

نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک کا مادری بھائی تھا۔ اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں۔ راوی نے کہا پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا گھونگریا لے بالوں والا پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔ انسؓ نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرگیں آنکھ گھونگریا لے بال اور پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُرُ إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتُ بِهِذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ حَدًّا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ بَيْنَ)) فَوَضَعَتْ شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَمِيهِ النَّبِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ رَجَمْتُ أَخَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تَظْهَرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

۳۷۵۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس لعان کا ذکر ہوا۔ عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا پھر وہ چلے گئے۔ تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بی بی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا۔ عاصم نے کہا میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے۔ پھر عاصم اس کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور اس شخص نے سارا حال آپ سے بیان کیا وہ شخص زرد رنگ دبلا سیدھے بالوں والا تھا۔ اور جس پر دعویٰ کرتا تھا وہ پر گوشت پنڈلیوں والا، گندم رنگ، موٹا تھا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا اللہ تو کھول دے۔ پھر وہ عورت بچہ جنی جو مشابہ تھا اس شخص کے جس پر تہمت تھی۔ تب جناب رسول اللہ نے لعان کروایا ان دونوں۔ میں ایک شخص بولا اے ابن عباس! کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے لیے جناب رسول اللہ نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنی لوگ کہتے تھے کہ یہ فاحشہ ہے نہ گواہ تھے نہ اقرار تھا)۔

۳۷۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتْلَاعَانِ

۳۷۵۹- ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعَدًا قَطَطًا.

۳۷۶۰- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذَكَرَ الْمُتَلَاءِنَانِ عَبْدُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهْمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَلَّكَ امْرَأَةٌ أَغْلَنْتُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۳۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدُ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ)).

۳۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَوْ مِهْلَةً حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ

۳۷۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اتنا زیادہ ہے کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت تھی موبہ سخت گھوگر یا لے بالوں والا تھا۔

۳۷۶۰- قاسم بن محمد سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان والوں کا ذکر ہوا تو عبد اللہ بن شداد نے کہا ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں وہ عورت دوسری عورت تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

۳۷۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ انصاریؓ (انصار کے رئیس) نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پائے (زنا کرتے ہوئے) کیا اس کو مار ڈالے؟ رسول اللہ نے فرمایا نہیں۔ سعد نے کہا نہیں مار ڈالے قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ عزت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اور صحابہ سے) سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں (یعنی تعجب ہے ان سے کہ ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے)۔

۳۷۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں چار گواہ لانے تک؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۳۷۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ آپ نے فرمایا بے شک۔ سعد نے کہا ہرگز نہیں میں تو قسم

☆ سعد کا یہ کہنا مخالفت کے طور پر نہ تھا کیونکہ مخالفت پیغمبر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔

☆ (۳۷۶۳) یعنی روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا سمجھتا ہے گناہوں کو۔ نووی نے کہا یہ تاویل اس لیے کی کہ غیرت بندوں کے حق میں تغیر اور حرکت ہے اور یہ محال ہے اللہ جل جلالہ کے حق میں۔

نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ
لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((أَسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ
لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي))

۳۷۶۴- عَنْ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ
امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصَفِّحٍ عَنْهُ فَقَالَ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
((أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ قَوْلَ اللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ
مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ
أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ
اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ
مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ
الْمُذْحَجَةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ
الْجَنَّةَ))

۳۷۶۵- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرُ مُصَفِّحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ

۳۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ
((فَمَا أَلْوَانُهَا)) قَالَ حُمْرٌ قَالَ ((هَلْ فِيهَا
مِنْ أَوْزَقٍ)) قَالَ إِنْ فِيهَا لَوْزَقًا قَالَ ((فَأَنَّى

اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جلدی اس کا علاج
تکوار سے کر دوں اس سے پہلے۔ رسول اللہ نے فرمایا سنو تمہارے
سر دار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ
غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

۳۷۶۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا اگر
میں اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تکوار سے مار ڈالوں کبھی
نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت
سے تعجب کرتے ہو قسم اللہ کی میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور
اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے
شرمی کی باتوں کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص
اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص
کو عذر پسند نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا خوشی
اور ڈر سنا تے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر
کر لیں اور توبہ کریں)۔ اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند
نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے اس کی
عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں)۔

۳۷۶۵- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں
”غیر مصفح“ کے الفاظ ہیں اور ”عنه“ نہیں ہے۔

۳۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی
فزارہ میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میری جو رو کو
ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہو تا کیونکہ میں کالا
نہیں ہوں)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟
اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا لال
ہے۔ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی

(۳۷۶۶) یعنی نظر رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچے کا رنگ
مختلف ہوتا ہے اور کبھی دو دھیال یا نہیال کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ نووی نے کہا اور اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا

بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رگ نے کھسیٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۷- زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا فرق ہے کہ کہا اے رسول اللہ! میری عورت نے لڑکاسیہ جنا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

۳۷۶۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اے رسول اللہ ﷺ! میری عورت نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے پوچھا کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے؟ وہ بولا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آگیا؟ اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ ﷺ کسی رگ نے کھسیٹ لیا ہوگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رگ نے کھسیٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

أَتَاهَا ذَلِكَ)) قَالَ ((عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقٌ)) قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقٌ.

۳۷۶۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدْتُ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حَيٌّ يُعْرِضُ بَأَن يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرْخَصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

۳۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((مَا أَلْوَانُهَا)) قَالَ حُمْرٌ قَالَ ((فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزَقٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَأَنَّى هُوَ)) قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ)).

۳۷۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.



لڑکاسیہ رنگ کا ہو یا ماں باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہے گا اور کنایہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوتا۔ یہی قول ہے امام شافعی کا۔

کِتَابُ الْعِتْقِ برده آزاد کرنے کے بیان میں

۳۷۷۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَنْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ))

۳۷۷۱- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۳۷۷۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے بردہ میں سے (یعنی وہ بردہ مشترک ہو) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو جو بردے کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس بردے کی واجبی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو انکے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور کل بردہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس بردہ کا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

۳۷۷۱- اس حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔

(۳۷۷۰) ☆ اور باقی کے واسطے وہ بردہ محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں آزاد کر سکتا ہے مگر اس پر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس میں علماء کے متعدد اقوال ذکر کئے ہیں۔

ابنُ اَبی فَدَلٍ عَنْ ابْنِ اَبی ذُنُبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

بَابُ ذِكْرِ سِعَايَةِ الْعَبْدِ

۳۷۷۲- عَنْ اَبی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ ((يَضْمَنُ)).

۳۷۷۳- عَنْ اَبی هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

۳۷۷۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبی عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيَمَةً عَدَلَ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

بَابُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

۳۷۷۵- عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ اَبی عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيَمَةٌ عَدَلَ.

۳۷۷۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِّعُكِهَا عَلَى أَنْ

باب: غلام کی محنت کا بیان

۳۷۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہو گا دوسرے شریک کے حصہ کا (اگر مالدار ہو)۔

۳۷۷۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے تو اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہو گا اگر مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔

۳۷۷۴- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجبہ قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اپنے باقی حصے کے لیے جو آزاد نہیں ہوا اگر اس پر جبر نہ ہو گا۔

باب: ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

۳۷۷۵- قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجبہ قیمت لگائی جائے۔

۳۷۷۶- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔

(۳۷۷۳) ☆ فرض کرو کہ بردہ زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا۔ زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو بردہ کی قیمت واجبہ لگائیں گے۔ فرض کرو سو روپیہ ہوئی۔ اب وہ بردہ محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمرو کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

(۳۷۷۵) ☆ ولاء ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے بردے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے بردے کا عصب و ارث ہو جاتا ہے۔

وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَ))

۳۷۷۷- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ابْتَاعِي فَأَغْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَ)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرَطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ))

۳۷۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةَ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ))

لوٹری کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو بکنے دے تو اپنا کام کر۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۷۷- عروہ سے روایت ہے بریرہ ام المومنین عائشہ کے پاس آئی ان سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا (بلکہ سارا روپیہ باقی تھا)۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا تو اپنے لوگوں کے پاس جا اور اگر وہ منظور کریں تو میں سارا روپیہ کتابت کا ادا کر دیتی ہوں پر ولاء تیری مجھے ملے گی۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے بیان کیا انھوں نے نہ مانا اور کہا اگر حضرت عائشہ چاہیں تو اللہ تیرے ساتھ سلوک کریں لیکن ولاء تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر لے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال لوگوں کا وہ وہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اس کی شرط کرے شرط وہی درست اور مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے۔

۳۷۷۸- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی اے عائشہ! میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ (چالیس درم)۔ اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے

(۳۷۷۷) ☆ کتابت کہتے ہیں غلام یا لوٹری سے کچھ روپیہ ٹھہرا کر اس کی آزادی دوا لگی پر معلق کرنے کو۔ مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھ کو ادا کرے تو تو آزاد ہے۔ اب وہ غلام مکاتب ہو گیا اور جو روپیہ ٹھہرا وہ بدل کتابت ہوگا۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بڑی حدیث ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل علمائے کرام نے نکالے ہیں۔ پھر بیان کیا ان سب کو بڑے طول سے۔

ارادے سے باز مت رہو خرید لے اور آزاد کر دے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی۔ بعد اس کے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اخیر تک۔

۳۷۷۹- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالکوں نے مجھ سے مکاتب کیا ہے نواوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو۔ میں نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یک مشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا۔ انھوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا۔ اس نے کہا قسم خدا کی یہ نہ ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کے لیے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنایاں کی جیسے اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کو وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا کہتے ہیں دوسرے سے آزاد تم کرو اور ولاء ہم لیں گے حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۰- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ

مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ))

۳۷۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتِبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَّةً فَأُعِينَنِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكَ أَنْ أَعْدَهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتْنِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ فَاتَّهَرْتُهَا فَقَالَتْ ((لَا هَا اللَّهُ)) إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ((اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرَطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالَ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتَقْتُ فَلَانَا)) وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ ((أَعْتَقَ)) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

۳۷۸۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنْ

نے بریرہ کو اختیار دیا (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے)۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے اور اس حدیث میں اما بعد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۷۸۱- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اس کو بیچنا چاہا اور ولاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو ولاء کی شرط انہی کے لیے کرے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا تو جناب رسول اللہ نے اس کو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب میں۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا۔ تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ بھیجتی۔ میں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے کیا آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کھاؤ اس کو۔

۳۷۸۲- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے بریرہ کو خرید انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی۔ رسول اللہ نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو والی ہو نعمت کا یعنی آزاد کرے۔ اور اختیار دیا جناب رسول اللہ نے اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اس کا خاوند غلام تھا۔ اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ نے فرمایا کاش ہمارے لیے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بناتیں۔ عائشہ نے کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے)۔ آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے (تو ہم کو اس کو کھانا درست ہے)۔

۳۷۸۳- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((أَمَّا بَعْدُ))

۳۷۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَشْتَرِهَا وَأَغْنِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) قَالَتْ وَعَتَقْتُ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ))

۳۷۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)) وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ))

۳۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

انہوں نے قصد کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی اپنے لیے۔ میں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر آزاد کر دو ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اور جناب رسول اللہ کے پاس حصہ آیا گوشت کا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے بریرہ کو۔ آپ نے فرمایا اس کے لیے وہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے مقدمہ میں۔ عبد الرحمن نے کہا اس کا خاوند آزاد تھا۔ شعبہ نے کہا پھر میں نے عبد الرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار نہ رہی)۔

۳۷۸۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

۳۷۸۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا تو جناب رسول اللہ میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر آپ نے کھانا مانگا تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا

أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعَتَقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اشْتَرِ بِهَا وَأَغْنِ بِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَغْنَى وَأَهْدَى)) لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)) وَخَبَّرْتُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي.

۳۷۸۴- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۳۷۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

۳۷۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنِينَ خَبَّرْتُ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَقَّقْتُ وَأَهْدَيْتُ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَتَنِي بِخَبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ

(۳۷۸۵) ☆ نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا اس پر کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہو گا چاہے نکاح فتح کر ڈالے چاہے باقی رکھے اور جو اس کا خاوند آزاد ہو تو عورت کو اختیار نہ ہو گا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو جب بھی اختیار ہو گا اور دلیل ابو حنیفہ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ شعبہ نے جب دوسری بار عبد الرحمن سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ حفاظ حدیث نے کہا اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے۔ (انجلی مختصر)

((اَلَمْ اَرُبْرَمَةً عَلٰی النَّارِ فِيْهَا لَحْمٌ)) فَقَالُوا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصَدَّقُ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَكَّرْنَا اَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ)) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهَا ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ))

۳۷۸۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَاَبَى اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ

۳۷۸۸- عَنْ اَبِيْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِهِ قَالَ مُسْلِمٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ فِيْ هَذَا الْحَدِيثِ

۳۷۸۹- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْنُ الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْنُ الْمُنْثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا اِبْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي فُدَيْلٍ اَخْبَرَنَا الصُّنْحَالِيُّ بِغَيْبِ اِبْنِ عُثْمَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

آگ پر۔ لوگوں نے کہا بے شک پارسول اللہ! مگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ کو کھلا دیں۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ جب رسول اللہ نے فرمایا بریرہ کے باب میں کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت عائشہ نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا اس کے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولاء ان کو ملے۔ انھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ۔ اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں

۳۷۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ولاء کے بیچ اور ہبہ سے۔

۳۷۸۹- اس حدیث کی دوسری اسناد نقل کی گئی ہیں۔

(۳۷۸۸) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے ولاء کی بیچ اور ہبہ کے حرم مت نکلی اور یہ معنی ہوا کہ اس کا بیچ اور ہبہ صحیح نہیں ہے اور ولاء اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولاء ایک رشتہ ہے مائے کے رشتے کی طرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل جائز رکھا ہے اور شاید یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی۔

بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْثِلُهُ غَيْرَ
أَنَّ التَّقْيِي لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَّا التَّبِيعُ
وَلَمْ يَذْكُرْ الْهَبَةَ.

بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلَّى الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

باب : اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ
نہیں بنا سکتا

۳۷۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے لکھا کہ
ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی، پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو
درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولیٰ بن بیٹھے
بغیر اس کی اجازت کے (اور اجازت سے بھی درست نہیں اور
بعضوں کے نزدیک درست ہے۔ نووی)۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ
آپ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

۳۷۹۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر
اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں
کی نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

۳۷۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مولیٰ بنائے کسی قوم کو اپنے
مالکوں کی اجازت کے بغیر اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں
کی سب کی قیامت کے دن نہ اس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض۔

۳۷۹۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی
ہے۔

۳۷۹۴- ابراہیم تمیمی نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا
حضرت علیؑ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور
کتاب ہے جس کو ہم (اہل بیت) پڑھتے ہیں سو اللہ کی کتاب کے
اور اس کتاب کے، اور وہ ان کی تلواریں کے میان میں تھی، تو وہ

۳۷۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ
عَقُولَهُ ثُمَّ ((كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ
يُتَوَلَّى مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بغيرِ إِذْنِهِ)) ثُمَّ
أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ.

۳۷۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

۳۷۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

۳۷۹۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ ((وَمَنْ وَآلَى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ)).

۳۷۹۴- عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ
عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ
الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ

فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ
الْجَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ
فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ
اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ
الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْتَعِي بِهَا أَذْنَاهُمْ وَمَنْ
ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا
يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))

جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہو گیا رافضیوں کا خیال کہ رسول اللہ
نے حضرت علیؑ کو وہ وہ باتیں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں
بتائیں)۔ اس کتاب میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور زخموں کی
دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مدینہ حرم ہے
عیر سے لے کر ثور تک (ثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور
کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اس میں نئی بات نکالے یا کسی
بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی
اور تمام لوگوں کی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ
کرے گا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان بھی
ذمہ لے سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ
بنائے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے تو اس پر لعنت ہے
اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ
اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

بَابُ فَضْلِ الْعَتَقِ

۳۷۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ
رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ
مِنَ النَّارِ))

باب: برده آزاد کرنے کی فضیلت
۳۷۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ
تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر
ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے۔

۳۷۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ
اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْ أَغْضَائِهِ مِنَ
النَّارِ حَتَّىٰ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ))

۳۷۹۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو
کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں
تک کہ شر مگاہ کو شر مگاہ کے بدلے۔

۳۷۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَعْتَقَ
رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا
مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ يُعْتِقَ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ))

۳۷۹۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اس کے
ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا
یہاں تک کہ اس کی شر مگاہ کو بھی بردے کی شر مگاہ کے بدلے۔

۳۷۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑائے گا۔ سعید بن مرجانہ نے کہا میں حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث سن کر سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی انھوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلے جعفر کے بیٹے کو دس ہزار درم یا ہزار دینار دیئے تھے۔

باب: باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر ایک صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے پھر خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

۳۸۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۳۷۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَغْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَقْدَّ اللَّهُ بِكُلِّ غُضْوٍ مِنْهُ غُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

باب فضل عتق الوالد

۳۷۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْزِي وَلَدًا وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)) وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((وَلَدًا وَالِدَهُ)).

۳۸۰۰- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا ((وَلَدًا وَالِدَهُ)).



☆ (۳۷۹۸) سبحان اللہ اہل بیت کیسے عاشق تھے خدا اور رسول کے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے۔ اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں تو خُصی یا اندھایا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خُصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی میں ہے کہ بردے کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہو۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے۔ اور مومنہ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے میں ہے لیکن کافر بردہ آزاد کرنا اس میں بھی ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے۔

☆ (۳۷۹۹) نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک ان کو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے۔

کِتَابُ الْبَيْعِ خرید و فروخت کے بیان میں

باب: بیع ملامسہ اور منابذہ باطل میں

- ۳۸۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے۔
۳۸۰۲- ابو ہریرہ سے مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔
۳۸۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔
۳۸۰۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

- ۳۸۰۵- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھو لے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے۔
۳۸۰۶- ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے۔ ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور دوسرا منابذہ سے۔ بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص

بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

- ۳۸۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.
۳۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.
۳۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۳۸۰۴- عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.
۳۸۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَإِنَّ يَلْمِسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأْمُلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ.
۳۸۰۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَابْتِئَانَيْنِ نَهَى عَنْ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ

(۳۸۰۱) ☆ نووی نے کہا خود صحیح مسلم میں ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر میں تین قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ بیچنے والا ایک کپڑا اپنا ہوا یا اندھیرے میں لے کر آئے اور خریدار اس کو چھو لے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جائے مثلاً مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھو لے تو وہ تیرے خریدنے کے قائم مقام ہو گیا۔ تیسرا یہ کہ چھونے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے۔ اسی طرح بیع منابذہ کے بھی تین معنی ہیں ایک تو یہ کہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جائے۔ یہ امام شافعی کی تاویل ہے۔ دوسرا یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جائے۔ تیسرا یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ بیع الحصاة میں آئے گا۔ (انتہی)

دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ لٹے اس کو مگر اسی لیے یعنی بیع کے لیے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔
باب: کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے

وَالْمُنَابَذَةُ لِمَنْ الرُّجُلُ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْبَلُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُرَ الرُّجُلُ إِلَى الرُّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَبْذُرَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ.
باب بَطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي فِيهِ غَرَرٌ

۳۸۰۷- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
۳۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

باب: حبل الجبلہ کی بیع کی ممانعت

۳۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَوَايَتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَعِ كَيْسِ الْجَبَلِ الْبَيْعَ.

۳۸۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْحَاثِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْحَزُورِ إِلَى حَبْلِ الْجَبَلِ وَحَبْلُ الْجَبَلِ أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلُ الْبَنِي تَبَحَّتْ فَتَهَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ.

(۳۸۰۷) نووی نے کہا کنکری کی بیع کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ کہ بائع یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جن پر یہ کنکری پڑے جس کو میں پھینکتا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ کنکری جائے اتنا اسباب میں نے بیچا۔ دوسرے یہ کہ بائع یہ شرط لگائے کہ جب تک میں کنکری پھینکوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پائے۔ مثلاً یوں کہے جب میں اس کپڑے پر کنکری ماروں تو وہ اتنے کو بک جائے گا۔ اور لیکن دھوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب الہی کی اور اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں۔ مثلاً بیع بھاگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں ہے اور جس پر بائع کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی میں دودھ کی تھن میں بچہ کی پیٹ میں پرندے کی ہوا میں کسی غیر معین تھلی یا کپڑے یا بکری وغیرہ کی تو یہ سب بیعین باطل ہیں اس لیے کہ ان سب میں دھوکا ہے۔ (اتحیی مختصراً)

(۳۸۱۰) نووی نے کہا حبل الجبلہ کی یہی تفسیر مالک اور شافعی نے اختیار کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبل الجبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچے کو بیچے۔ احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں بیعین باطل ہیں۔ اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول ہونے بیع کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ
وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ
وَتَحْرِيمِ التَّصْرِیَةِ

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع
پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام
ہے

۳۸۱۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۳۸۱۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔

۳۸۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے۔

۳۸۱۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکائے ہوئے پر چکانے سے۔

۳۸۱۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قافلہ سے نہ ملو بیع کے لیے اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع اور نہ لاڑیا پن کرو اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بند رکھو تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو

۳۸۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ))

۳۸۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ))

۳۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أُخِيهِ))

۳۸۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أُخِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ الدُّورَقِيُّ عَلَى سَيْمَةِ أُخِيهِ

۳۸۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُتْلَقَى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْبَابِلَ وَالْغَنَمَ

(۳۸۱۲) ☆ نووی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید فتح کر ڈال میں ویسی ہی چیز اس سے سستی دیتا ہوں یا اس سے عمدہ چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں اور یہ حرام ہے۔ اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز بیچی ہے اس کی بیع فتح کر ڈال میں تجھ سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا اور پیام کی مثال کتاب الکناح میں گزر چکی ہے۔

(۳۸۱۳) ☆ نووی نے کہا یہ نبی جب ہے کہ بائع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہیں ہوئی ہو کہ اسنے میں دوسرا کہے کہ میں اس چیز کو مول لیتا ہوں یہ ناجائز ہے۔ لیکن ہراج (نیلام) میں مول بڑھانا ہر ایک کو درست ہے۔

(۳۸۱۵) ☆ یعنی آگے بڑھ کر اناج کے کھپ مول لینے کے لیے بخاروں سے نہ ملا کر۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ کو بکنا ہو۔ دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھپ آتی تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو۔ جاہز کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں خدا اللہ

فَمَنْ ابْتَاَعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ
أَنْ يَخْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا
رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ))

(جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لیے)
تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دوہے اور اس کو
معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا جتنا گمان تھا) دونوں میں سے جو
بھلا معلوم ہو وہ دوہنے کے بعد اس کو کرے۔ اگر پسند آئے تو رکھ
لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کرے اور ایک صاع کھجور کا
دودھ کے بدلے پھیرے دے۔

۳۸۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلْقِي لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ
يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَّاقَ أُخْتِهَا
وَعَنْ النُّجْشِ وَالتَّصْرِيفِ وَأَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى
سَوْمٍ أُخِيهِ.

۳۸۱۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا
سرداروں سے جا کر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہیں) اور شہری کو باہر
والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے
طلاق چاہنے سے اور دھوکا دینے سے اور تھن میں دودھ روکنے
سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے۔

۳۸۱۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ
وَوُضِبَ نَهْيُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۳۸۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النُّجْشِ

۳۸۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے منع کیا لاڑیاپن سے۔

بَابُ تَحْرِيمِ تَلْقَى الْجَلَبِ

۳۸۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَتْلَقَى السَّلْعُ حَتَّى تَبْلَغَ

باب: آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت
۳۸۱۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر اسباب تجارت سے ملنے کو یہاں

تقریباً روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اتاج بیچنے لائے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے
اور شہر کار بنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا اس کو حضرت نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا نقصان
ہے اگر قسط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور امام شافعی اور جمہور علماء نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابو حنیفہؒ نے محض قیاس سے حدیث
کے خلاف حکم کیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے اور یہ حدیث بالاتفاق علماء صحیح ہے اور متعدد صحابہؓ
سے مروی ہے خود ابن مسعودؓ سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس واسطے علمائے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب میں ترک
کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل ضروری ہے اور یہی ارشاد ہے امام ابو حنیفہ کا رحم کرے اللہ ان پر اور بخش دے خطا ان کی۔ آمین یا رب العالمین۔

تک کہ وہ بازار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع کیا آگے جا کر ملنے سے۔

۳۸۲۰- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۲۱- عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو۔

۳۸۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر کھپ سے ملنے کو۔

۳۸۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ملو آگے جا کر مالوں کی کھپ سے (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو)۔ اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال کا مالک بازار میں آئے اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے تو اس کو اختیار ہے (چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے)۔

باب: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

۳۸۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے بستی ولا باہر والے کا مال۔

۳۸۲۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سواروں کے (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے۔ طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے (اس کا مال

الْأَسْوَاقَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ التَّلَقِّيِ.

۳۸۲۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۳۸۲۱- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلْقَائِي الْيُبُوعِ.

۳۸۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتْلَقَى الْجَلْبُ

۳۸۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ الْمُسَوِّقُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)).

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي

۳۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۳۸۲۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْلَقَى الرُّسُكُنُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمَسَارًا.

(۳۸۲۳) ☆ امام نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، مالکؒ اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ اور اوزاعیؒ کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے۔ اور صحیح جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہاں مال والے ملیں اور مال خرید لیں تو اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے۔ اتنی مختصر۔

بکوانے میں بلکہ اس کو خود بیچنے دے۔

۳۸۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روٹی دے ایک کو ایک سے۔

۳۸۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۸۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم منع کئے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

۳۸۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کئے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

باب : مصراۃ کی بیع کا بیان

۳۸۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر جا کر اس کا دودھ نچوڑے اگر اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے نہیں تو بکری پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا اس کے ساتھ (دودھ کے بدلے)۔

۳۸۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص

۳۸۲۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ غَيْرَ أَنْ فِي رِوَايَةٍ يَحْتَبِي يَرْزُقُ))۔

۳۸۲۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۸۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُهِنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أُنْعَاهُ أَوْ آبَاهُ۔

۳۸۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نُهِنَا عَنْ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

باب حُكْمِ بَيْعِ الْمَصْرَاةِ (۱)

۳۸۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اشْتَرَى شَاةً مَصْرَاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيُخْلِئْهَا فَإِنْ رَضِيَ جَلَبَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ))۔

۳۸۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۳۸۲۹) ☆ امام نووی نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچنے کے لیے اور بستی والا اس سے یوں کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ مہنگا بیچ دوں گا تو یہ منع ہے۔ اگر اس مال کی شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جائے گی لیکن حرام رہے گی۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کر دی جائے اور عطا اور مجاہد اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیونکہ اس میں احسان ہے باہر والے پر۔ اور ان حدیثوں کو انھوں نے منسوخ کہا ہے اور دعویٰ یہ ہے بلادلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کماتے اور دعویٰ فسخ کا لغو ہے (انتہی مع زیادة)۔

(۱) ☆ مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دوہنا اس کا موقوف کر دیا ہو تاکہ تھنوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دھوا کا کھائیں۔ اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے۔

۳۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر پھیر دے تو ایک صاع اناج کا بھی دے لیکن گہوں دینا ضروری نہیں۔

۳۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے، گہوں کا نہیں۔

۳۸۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے لیکن اس میں ”غنم“ کا لفظ ہے۔

۳۸۳۵- ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ سے پھر کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ ابْتاعَ شاةً مُصْرَاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ))

۳۸۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى شاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ))

۳۸۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اشْتَرَى شاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ))

۳۸۳۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ))

۳۸۳۵- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَا أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِقْحَةً مُصْرَاةً أَوْ

(۳۸۳۲) ☆ عرب میں گہوں گراں ہیں اور کھجور اور دوسرے اناج ارزاں ہیں تو فرمایا کہ کھجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جوار اور مسور وغیرہ۔

(۳۸۳۵) ☆ امام نووی نے کہا اور گزر چکا کہ تصریہ (یعنی جانور کا دودھ چڑھانا لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے) حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکتہ ہے کہ بیع صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہو گا چاہے رکھے چاہے پھیر دے۔ اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیع میں خریدار کو اختیار ہے۔ مثلاً کسی نے بوڑھی لونڈی کے بال کالے کر دیے یا گھوگر یا لے بنا دیے اور مانند اس کے۔ اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہو گا علم کے بعد یا تین دن رہے گا۔ تو بعضوں نے کہا تین دن تک رہے گا اور اصح یہ ہے کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہو گا۔ اور حدیث میں جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن میں ہوتا ہے کیونکہ ایک آدھ دن دودھ کم دینے میں چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ پھر جب ایسا جانور پھیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے دودھ اس کا بہت ہوا تھوڑا ہر حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہائے محدثین کا اور یہی صحیح ہے۔ اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا خوراک میں رواج ہو اس کا ایک صاع دے

شَاةٌ مُصْرَاةٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا
إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيُرْذَها وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ))

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

تو اس کو اختیار ہے دودھ دوہنے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا پھیر
دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے۔

باب: قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا
درست نہیں ہے

۳۸۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا
يَعْغُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأُخْسِبُ
كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

۳۸۳۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۸۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَعْغُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ))
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأُخْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

۳۸۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ
بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں ہر چیز
کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

۳۸۳۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۳۸- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو
کوئی اناج خریدے پھر اس پر قبضہ کرنے تک اس کو نہ بیچے۔ ابن
عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

۳۸۳۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ناپ نہ لے۔

دے دے یہ کھجور سے خاص نہیں ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پھیر دے اور ایک
صاع کھجور دینا ضروری نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شے کو تلف کرے تو مثل دے ورنہ قیمت دے
اور دوسری جنس کا دینا قاعدے کے خلاف ہے۔ اور جمہور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر
اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت کھجور تھی اور صاع ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد
کے تاکہ جھگڑا نہ ہو۔ اور اکثر گاؤں دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دے دیا تاکہ اس قسم
کے جھگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پائیں اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ۔ انتہی۔

(۳۸۳۶) ☆ اور امام شافعیؒ کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شے کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بیع درست نہیں
جب تک بیع کا قبضہ اس پر نہ ہو لے۔ اور عثمان بنی نے کہا ہر شے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا صرف زمین یا مکان یا باغ
وغیرہ غیرہ منقولہ کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالکؒ نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کی بیع قبضہ سے
پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا جو چیزیں ناپ اور تول کر بکتی ہیں ان میں اس حدیث کے موافق حکم
ہوگا اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے لیکن عثمان بنی کا قول بالکل شاذ اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار کے لائق نہیں
ہے۔ (نودی)

(۳۸۳۹) ☆ تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیع ڈالے گا تو بیع کہاں سے لائے گا؟ حالانکہ بیع میں بیع کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ بھی

يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ) فَقُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ
أَلَا تَرَاهُمْ يَبَايِعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْجًا وَلَمْ
يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجًا.

۳۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

۳۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَبْنِئُ الطَّعَامَ فَيَبِيعُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنْ
الْمَكَانِ الَّذِي ابْتِغَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ
أَنْ نَبِيعَهُ.

۳۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ
اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

۳۸۴۳- قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ
الرُّكْبَانِ جَزَافًا فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ.

۳۸۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ
وَيَقْبِضَهُ)).

۳۸۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)).

طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ
ہے؟ انھوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو کہ وہ اناج سونے اور
چاندی کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں۔

۳۸۴۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو
پورا نہ لے لے (یعنی ناپ تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کر لے)۔

۳۸۴۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے زمانے
میں اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے جو ہم
کو حکم کرتا اناج کو اس جگہ سے اٹھالے جانے کا جہاں خریدتے تھے
بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے۔ اس کے بعد اگر چاہے تو اور
کسی کے ہاتھ بیچ کرے)۔

۳۸۴۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے
فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ
نہ کر لے۔

۳۸۴۳- اور ہم اناج کو خرید کر تے سواروں سے ڈھیر لگا کر پھر
جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع کیا اس ڈھیر کے بیچنے سے جب
تک اس کو ہم اور جگہ نہ لے جائیں۔

۳۸۴۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب
تک اس کو پورا نہ لے لے اور قبضہ نہ کر لے (پورا لینے سے مراد یہ
ہے کہ اس کو ناپ تول لے)۔

۳۸۴۵- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

میعاد پر بیچنے اور کم میعاد ہو چکی میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیخ روپیہ سے ہوئی اور یہ بے فائدہ ہے اور اس میں
خوف ہے رہا کا۔

۳۸۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يُحَوَّلُوهُ.

۳۸۴۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوا الطَّعَامَ جِزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى يُزَوِّدَهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ.

۳۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ)).

۳۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَخْلَلْتُ بَيْعَ الرَّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْلَلْتُ بَيْعَ الصُّكَّالِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانُ

۳۸۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر کہ وہ انانج کے ڈھیر خریدتے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے۔

۳۸۴۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ انانج کے ڈھیر خریدتے اور اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لے جانے سے پہلے ان کو بیچتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ انانج خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اس کو اٹھلاتے اپنے گھر کو۔

۳۸۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص انانج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو ماپ نہ لے۔

۳۸۴۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تھا مدینہ کا) تو نے درست کر دیا رہا کی بیع کو۔ مروان نے کہا کیوں میں نے کیا کیا؟ ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے سند (پروانہ) کی بیع جائز رکھی حالانکہ رسول اللہؐ نے منع کیا انانج کی بیع سے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔ تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور

☆ (۳۸۴۶) امام نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مار سے۔

☆ (۳۸۴۷) امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے انانج کا ڈھیر خریدنا بغیر ماپے اور تولے درست ٹھہرا اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ گہنوں یا بھجور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہے تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تنزیہی کراہت بھی نہیں ہے۔

☆ (۳۸۴۹) یعنی اگر لوگوں سے جنھوں نے خرید اتھالان کو قبضہ سے پہلے یہاں مراد ان سندوں سے وہ چھٹیاں ہیں جو حکومت سے ملتی ہیں سالانہ معاش کی اس میں انانج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ تو جس کے نام کی چھٹی نکلے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لا کر بیچے آپ۔ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نوویؒ نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے بدلیل قول ابو ہریرہؓ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابو ہریرہؓ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد ان کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی ہو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ کہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو بھی بیع ثانی سے ہے نہ کہ بیع اول سے کہ صاحب سند

النَّاسَ فَتَنَهَا عَنْ يَبِيعَهَا قَالَ سَلِمَانٌ فَنظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

منع کیا اس کی بیچ سے۔ سلیمان جو راوی ہے اس حدیث کا حضرت ابو ہریرہؓ سے اس نے کہا میں نے دیکھا چوکیدار کو وہ ان چھٹیوں کو چھین رہے تھے لوگوں سے۔

۳۸۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا ابْتِغَتْ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ)).

۳۸۵۰- جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ فرماتے تھے جب تو کوئی اناج خریدے پھر مت بیچ اس کو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صَبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمَرٍ

باب: کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصَّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمًّى مِنَ التَّمْرِ.

۳۸۵۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

۳۸۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ.

۳۸۵۲- اوپر والی حدیث کی طرح ہے سند کا فرق ہے۔

بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعِينَ

باب: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں جہاں بیچ ہوئی ہے

۳۸۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْبَيْعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَنْفَرَقَا إِلَّا بَيْنَ الْخِيَارِ)).

۳۸۵۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیچ کو فسخ کرنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر اس بیچ میں جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہے۔

ظہ کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیچ قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کمال قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے۔ انہی۔

(۳۸۵۳) ☆ کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں باپ میں زیادہ ہوں۔ البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قباحات نہیں ہے۔

(۳۸۵۳) ☆ اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لیے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیچ سے جدا ہوں (یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں)۔ اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۸۵۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۵۴- عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَيْبٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ
كُلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

۳۸۵۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں تو ہر ایک کو
اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور
ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے (معاملہ کے نافذ
کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا
دوسرے کو اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں راضی ہوئے
بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہو گئی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد
اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہو گئی۔

۳۸۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا
تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا
لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا
الْآخِرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى
ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ
تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ
الْبَيْعُ))

۳۸۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں آپس میں تو ہر
ایک کو اختیار ہے کہ جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو
پھر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جائے گی۔ ابن ابی عمر کی

۳۸۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ

تھے اور ابو ہریرہ اسلمی اور طاؤس اور سعید بن المسیب اور عطا اور شریح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذئب اور سفیان بن عیینہ
اور شافع اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اور ابو عبیدہ اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابو
حنیفہ۔ اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب و قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا
ہے اور نخعی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری سے ایک روایت ایسی ہی ہے۔ لیکن حدیث صحیح سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے
پاس کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو صواب وہی ہے جس کو جمہور علماء نے اختیار کیا ہے اتنی۔

(۳۸۵۶) ☆ امام نووی نے کہا یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ کہ ایجاب و قبول سے جدائی تھی

يَكُونُ يَبْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ يَبْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجِبَ ((زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَاعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَسَى هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ.

۳۸۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ يَبْعٍ لَا يَبْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا يَبْعُ الْخِيَارِ))

بَابُ الصَّدَقِ فِي الْبَيْعِ وَالْيَمَانِ

۳۸۵۸- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتِمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا))

۳۸۵۹- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ وَلَدَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ

روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور یہ منظور ہو تاکہ معاملہ منج نہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جائے) پھر لوٹ آتے اس کے پاس۔

۳۸۵۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کوئی بیع لازم نہ ہوگی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔

باب: تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان

۳۸۵۸- حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا۔ (حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت ہو یا نوکری ایمانداری اور راست بازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دن دوئی رات چو گنی ترقی ہوتی ہے)۔

۳۸۵۹- دوسری روایت کا وہی ترجمہ جو اوپر گزرا۔ امام مسلم نے کہا کہ حکیم بن حزام جو راوی ہیں اس حدیث کے وہ خاص کعبے کے

لے جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے۔

(۳۸۵۷) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جو استثناء حدیث میں منقول ہے "الابیع الخیار" اس کی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ کہ مراد وہ خیال رہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں مل کر بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ مراد مستثنیٰ سے وہ بیع ہے جس میں اختیاری شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت مشروط تک باقی رہے گا۔ تیسری یہ کہ مراد وہ بیع ہے جس میں نفی خیار کی شرط ہو۔ اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جاوے گی اور اختیار نہ ہوگا۔ اور یہ اخیر کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جاوے گی۔ اتنے۔

فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً.

اندرا پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک جیے۔

بَاب مَنْ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ

باب: جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے

۳۸۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ)).

۳۸۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کر فریب نہیں ہے (یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا)۔ پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر لا خلابہ کے بدلے اس کی زبان سے لا خلابہ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا)

۳۸۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ.

۳۸۶۱- عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لا خلابہ کہتا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الشَّمَارِ قَبْلَ بُدْوِ

باب: میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت

صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

۳۸۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ.

۳۸۶۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوؤں کے بیچنے سے درختوں پر جب تک ان کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۳- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

۳۸۶۳- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۸۶۱) نووی نے کہا بعض نسخوں میں لا خلابہ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعض نسخوں میں لا خلابہ ہے پر صحیح وہی ہے لا خلابہ اور اس شخص کا نام حبان بن مہذب بن عمرو النصارى تھا جو باپ ہے یحییٰ اور واسع کا اجداد کی جنگ میں شریک تھا اور بعضوں نے کہا اس کا باپ مہذب تھا اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر کا زخم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں فتور آ گیا تھا اور دار قطنی نے کہا کہ وہ اندھا تھا اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہ ہی فرمایا تھا تو کہا کہ مجھ کو اختیار ہے تین دن تک (روایت کی اس کو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب المعرفة میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دار قطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط میں اور تاریخ کبیر میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں اور عبدالحق نے احکام میں) اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس حدیث میں۔ بعضوں نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگرچہ ان کا نقصان ہو بیع میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغداد کے مالکیہ نے کہا کہ جس کو زمین دی جائے اس کو اختیار ہے اس حدیث کے رد سے بشرطیکہ وہ زمین تہائی قیمت تک پہنچے اس سے کم میں یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ انہی مختصر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۸۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهَوْا وَعَنْ السُّبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاةَةُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

۳۸۶۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کو بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو (کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آجاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے)۔ اس طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نہ جائے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ)) قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصَفْرَتُهُ.

۳۸۶۵- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مت بیجو پھل کو درخت پر جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہونے اور آفت کے جانے کا یقین ہو جائے۔ سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرخی یا زردی نمودار ہو جائے۔

۳۸۶۶- عَنْ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۳۸۶۶- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ.

۳۸۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۳۸۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ

۳۸۶۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ))

۳۸۶۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیجو پھل کو جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہو لے۔

۳۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاةُهُ.

۳۸۷۰- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پھل کی سلامتی سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا اس کی آفت جاتی رہے۔

۳۸۷۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَاَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْيِبَ

۳۸۷۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے میوؤں کے بیچنے سے جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں (یعنی آفت سے)۔

۳۸۷۲- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

۳۸۷۲- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے منع

عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ. ۳۸۷۳- عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ.

کیا رسول اللہ نے درخت کے پھل بیچنے سے یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو۔

۳۸۷۳- عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ.

۳۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا))

۳۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا))

باب: ترکھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عربیہ میں درست ہے

باب: تَحْرِيمُ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالثَّمَرِ إِلَّا فِي الْعَرَبِيَّاتِ (۱)

۳۸۷۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ.

۳۸۷۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ.

۳۸۷۶- قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي

۳۸۷۶- قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي

(۳۸۷۴) ☆ نووی نے کہا کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیچ میں۔ لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کی جائے پھر نہ کاٹیں تب بھی صحیح ہو جائے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کے لیے البتہ اگر دونوں راضی ہو جائیں درخت پر رہنے دینے کے لیے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیں گے تو باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ کبھی پھل تلف ہو جاتا ہے تو بائع اپنے بھائی کا مال مفت اڑالے گا اور یہ منع ہے۔ اسی طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک بیچ باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے بیچ درست ہے۔

(۱) ☆ عربیہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے اور ان درختوں پر ترمیہ لگا ہوا ہو پھر اس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے ہاتھ خشک میوہ کے بدلے بیچ ڈالے۔ رسول اللہ نے اس کو جائز رکھا تاکہ غریبوں کو ہرج نہ ہو۔ اور بعضوں نے کہا عربیہ یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو اپنے اور اپنے عیال کے کھانے کے لیے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر ترکھجور خریدے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پانچ دس سے کم ہو اور ایک دس ساٹھ صاع کا ہو تا ہے اور اسی کو مزید کہتے ہیں جو ممنوع ہے مگر عربیہ کو آپ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

ہے عریہ کی جس کے معنی اوپر گزرے ہیں۔

۳۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کر درخت پر کے میوے کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کر درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے۔

۳۸۷۸- ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ نے منع کیا مزاہنہ سے اور محافلہ سے۔ مزاہنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے اور محافلہ یہ ہے کہ بالی میں کا گیہوں یعنی کھپ بچا جائے گیہوں کے بدلے۔ اور منع کیا آپ نے زمین کو کرایہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنی ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہونگے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا رسول اللہ نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے۔ اور سالم نے کہا مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا انھوں نے سنا زید بن ثابت سے انھوں نے سنا رسول اللہ سے کہ آپ نے رخصت دی اس کے بعد عریہ میں رطب یا تمر کے بدلے میں اور سوا عریہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

۳۸۷۹- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ والے کو اس کے بیچنے کی کھجور کے بدلے اندازہ کر کے۔

۳۸۸۰- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ میں اور مراد عریہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازہ سے کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر کے تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

۲۸۸۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

يَبِعُ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رَوَاتِهِ أَنْ تَبَاعَ ۳۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً. ۳۸۷۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَزَاهِنَةِ وَالْمُحَافِلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ أَنْ يَبَاعَ التَّمْرُ النَّحْلُ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَافِلَةِ أَنْ يَبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ)) وَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطْبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ.

۳۸۷۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرَصِهَا مِنَ التَّمْرِ

۳۸۸۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ بِأَخْذِهَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِخَرَصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا.

۳۸۸۱- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۸۸۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَبِيَّةُ النَّحْلَةُ تُحْمَلُ لِلْقَوْمِ فَيَسْعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

۳۸۸۲- یحییٰ بن سعید سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ عربیہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دے دیا جائے پھر وہ اندازہ کر کے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے بیچ ڈالے۔

۳۸۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرَبِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّحْلُ ثَمَرَ النَّحْلَاتِ لِبَطْنِ أَهْلِهِ رُطْبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

۳۸۸۳- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ کی بیچ میں اندازہ کر کے کھجور کے بدلے۔ یحییٰ نے کہا عربیہ یہ کہ ایک شخص کچھ درختوں پر کے پھل اپنے گھروالوں کے کھانے کے لیے خریدے خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے۔

۳۸۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْغَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا.

۳۸۸۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُوَخَذَ بِخَرْصِهَا.

۳۸۸۴- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عریا میں اندازہ کر کے بیچنے کی ماپ سے۔

۳۸۸۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۸۶- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْغَرَايَا بِخَرْصِهَا.

۳۸۸۶- نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ نے اجازت دی عریا کی بیچ کی اندازہ کر کے۔

۳۸۸۷- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَظْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرَّبَا تِلْكَ الْمُرَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ النَّحْلَةِ وَالنَّحْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا.

۳۸۸۷- بشیر بن یسار نے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو ان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک سہل بن ابی حشمہ تھے کہ رسول اللہ نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا یہی سود ہے یہی مزابنہ ہے مگر آپ نے اجازت دی عربیہ کی بیچ میں ایک درخت یا دو درخت کی کھجور کوئی گھر والا (اپنے بال بچوں کے کھانے کے لیے) خریدے اور اس کے بدلے اندازہ سے خشک کھجور دے کر کھجور کھانے کو۔

۳۸۸۸- عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

۳۸۸۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عربیہ کی بیچ میں اندازہ کر کے۔

۳۸۸۹- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۸۸۹- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحَقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرَّبَا الزَّيْنِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرَّبَا.

۳۸۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۸۹۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۳۸۹۱- رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزاہنہ سے یعنی درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے مگر عریا والوں کو اس کی اجازت دی۔

۳۸۹۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ.

۳۸۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریا کی بیع میں اندازے سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک شک ہے داؤد بن الحصین راوی ہے اس حدیث کا۔

۳۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْعِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ يَشْكُ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةَ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ قَالَ نَعَمْ.

۳۸۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزاہنہ سے اور مزاہنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے۔

۳۸۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْكُرْمِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا.

۳۸۹۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا مزاہنہ سے اور مزاہنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے ماپ سے (انکل اور اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محافلہ بھی کہتے ہیں)۔

۳۸۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بِالْجِنَطَةِ كَيْلًا.

۳۸۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۹۵- عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۸۹۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے مزاہنہ سے اور مزاہنہ بیع ہے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے

۳۸۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةِ بَيْعِ

ثَمَرِ النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَيَبْعُ الزَّيْبُ بِالْعَبِّ كَيْلًا وَغَنَ كُلَّ ثَمَرٍ بِخُرْصِهِ.

۳۸۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةِ أَنْ يَبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِثَمَرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ.

۳۸۹۸- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۸۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُرَابَنَةِ أَنْ يَبْعَ ثَمَرٌ حَاطِطُهُ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِثَمَرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبْعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبْعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةُ أَوْ كَانَ زَرْعًا.

۳۹۰۰- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا

ثَمَرٌ

۳۹۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُثْبِرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَايِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ))

ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے۔ اسی طرح ہر پھل کی انگور سے (اسی پھل کے بدلے)۔

۳۸۹۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے منع فرمایا مرابنہ سے اور مرابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے یعنی خشک کھجور کے ماپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت پر کی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا نقصان ہوگا۔

۳۸۹۸- ترجمہ وہی جو پہلے گزرا۔

۳۸۹۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرابنہ سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے بیچے ماپ سے۔ آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہے کمی اور بیشی کا)۔

۳۹۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر

کھجور لگی ہو

۳۹۰۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گا بھاپیوند کرنے کے بعد تو اس پر کے پھل بائع کے ہیں مگر جب خریدار شرط کر لے۔

(۳۹۰۱) کہ پھل میں لوں گا اور بائع راضی ہو جائے تو پھل خریدار کو ملیں گے۔ مالک اور شافعی اور لیث اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا گا بھاپیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کے ہوں گے البتہ اگر بائع شرط کر لے کہ پھل میں لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھل بائع کو ملیں گے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر صورت میں پھل بائع کے ہوں گے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہوں گے۔ (نووی مختصر)

۳۹۰۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اس میں گابھا پیوند ہوا ہو تو پھل اسی کے ہونگے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے۔

۳۹۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گابھا پیوند کر کے کھجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پھل اسی کا ہو گا مگر جس صورت میں خریدار شرط کر لے پھل کی۔

۳۹۰۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کھجور کے درخت کو تاخیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کر لے پھل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہو گا مگر جب مشتری شرط کر لے۔

۳۹۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۷- دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔

باب: محافلہ اور مزایہ اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا

۳۹۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَيْمًا نَخْلٍ اشْتَرَيْتَ أَصُولُهَا وَقَدْ أَثَرَتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أَثَرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا)).

۳۹۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَيْمًا امْرِي أَثَرِ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَثَرِ ثَمَرُ النَخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

۳۹۰۴- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۹۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَثَّرَ ثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

۳۹۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدْوِ صِلَاحِهَا

(۳۹۰۲) ☆ پھلوں کی اپنے لیے شرط کی تو اسی کو ملیں گے۔ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے۔ عربی میں اس کو تاخیر کہتے ہیں اور موبر اس درخت کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو۔

(۳۹۰۷) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلالت ہے امام مالک اور شافعی کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور جدید قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو مال غلام کے قبضے میں ہو نہ اس کی ملک میں وہ مال بائع کا ہو گا یہاں تک کہ وہ کپڑے جو پہنا ہے وہ بھی۔

وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِّينِ (۱)

۳۹۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَا حُهُ وَلَا يُبَاعَ إِلَّا بِالْذِّينَارِ وَالْدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

۳۹۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَيْعَهُ.

۳۹۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعَ إِلَّا بِالْذِّينَارِ وَالْدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّحْلُ إِلَى الرَّحْلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطْبِ فِي النَّحْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا.

۳۹۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّحْلُ حَتَّى تُشَقَّ وَالْإِشْقَاءُ أَنْ يَحْمَرَ

۳۹۰۸- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محافلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابره سے اور پھلوں کی بیچ سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور نہ بیچے جائیں پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے البتہ عریا کی بیچ درست ہے۔

۳۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۱۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابره اور محافلہ اور مزابنہ سے اور پھل کی بیچ سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور نہ بیچا جائے مگر دینار اور درہم کے بدلے البتہ عریا درست ہیں۔ عطائے نے ان لفظوں کے معنی بیان کئے تو کہا مخابره یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لے اور مزابنہ تر کھجور کی بیچ ہے جو درخت پر لگی ہو سوکھی کھجور کے بدلے پیانہ سے اور محافلہ کھیت میں ایسا ہی ہے یعنی کھرا کھیت غلہ کے عوض بیچنا پ ہے۔

۳۹۱۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا محافلہ اور مزابنہ اور مخابره سے اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد (یعنی گدر) نہ ہو جائیں کھانے کے لائق نہ ہوں۔ اور محافلہ یہ ہے کہ

(۱) ☆ نووی نے کہا مخابره اور مزابنہ اور پھل کی بیچ قبل صالحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا اب مخابره اور مزارعہ دونوں قریب قریب ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ زمین کرایہ پر دینا اس کی پیداوار کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت میں ختم زمین کے مالک کا ہوتا ہے اور مخابره میں ختم کا شکار کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعی کا ظاہر نص یہی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ مزارعت اور مخابرت دونوں ایک ہی ہیں۔ اور معاومہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کا پھل دویا تین برس کے لیے بیچے اور یہ باطل ہے بالا جماع اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے شاید وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجائے۔ اچھی (۳۹۰۸) ☆ ان سب لفظوں کے معنی اوپر بیان ہو چکے۔

أَوْ يَصْفَرُ أَوْ يُؤْكَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يَبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمَزَابِنَةُ أَنْ يَبَاعَ النَّحْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابِرَةُ الثَّلَاثُ وَالرَّبْعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۳۹۱۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابِرَةِ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تُشَقِّحَ قَالَ قُلْتُ لِبُسَيْدٍ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

۳۹۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابِرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السَّيِّئِ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثَّنِيَا وَرَخْصَ فِي الْعَرَايَا.

۳۹۱۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السَّيِّئِ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ.

بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

۳۹۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھراکھیت اناج کے بدلے بیچا جائے جو معین ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے بیچا جائے اور مخابره یہ ہے کہ تھائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بنائی کہتے ہیں)۔ زید نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث جابر سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۱۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور محاقلہ سے اور مخابره سے اور پھلوں کی بیج سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۳۹۱۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابره سے۔ اس حدیث کے دو راویوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ وہ بیج ہے کئی برس کے لیے اپنے درخت کے میوہ کی اور منع کیا آپ نے استثناء کرنے سے (یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلے کا ڈھیر بیچا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیچا مگر اس میں سے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیج باطل ہو جائے گی اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلے کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ نے عریاکی۔

۳۹۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

بَابُ زَمِينٍ كُورَايَ بِرَدِّهِ كَابِيَانِ

۳۹۱۵- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کورائے پر دینے سے اور کئی

(۳۹۱۵) نووی نے کہا علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو طاؤس اور حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست ہے

برس کے لیے بیع کرنے سے اور پھل کے بیچنے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گدرے نہ ہوں۔

۳۹۱۶- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔

۳۹۱۷- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کھیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے (بطور رعایت بلا کرایہ) وہ اس میں کھیتی کرے۔

۳۹۱۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ کے بعض صحابہ کے پاس زمینیں تھیں جو خالی تھیں بیکار (یعنی ان میں کھیتی نہیں ہوتی تھی تو رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے (کھیتی کے لیے) اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ چھوڑے۔

۳۹۱۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے۔

۳۹۲۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس میں کھیتی کرنے سے تو اپنے بھائی مسلمان کو دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔

۳۹۲۱- ہمام سے روایت ہے سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے

عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ تَبِعِهَا السَّيْنِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْيَبَ.

۳۹۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

۳۹۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِغْهَا فَلْيَزْرِغْهَا أَخَاهُ)).

۳۹۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ فُضُولُ أَرْضَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرِغْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيَمْسِكْ أَرْضَهُ)).

۳۹۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَقٌّ:

۳۹۲۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرِغْهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ)).

۳۹۲۱- عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَأَلَ سَلِيمَانَ بْنَ

عمر نہیں خواہ اناج کے بدل کرایہ دے یا سونے یا چاندی کے خواہ پیدوار کے کسی حصہ پر اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اشیاء کے بدل درست ہے لیکن خود اسی زمین کی پیدوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جس کو مغابہ کہتے ہیں (اور ہندی میں بٹائی)۔ اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور چیزوں کے بدل درست ہے مگر اناج کے بدل درست نہیں۔ اور امام احمد اور ابو یوسف اور امام محمد اور ایک جماعت بالکلیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیدوار کے ایک حصے کے بدلے بھی درست ہے اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں اور ابن شرع اور ابن خزیمرہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی رائج ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے میں۔ تمام ہواکام نووی کا۔

مُوسَى عَطَاءٌ فَقَالَ أَحَدُكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا)) قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ.

۳۹۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِعُوهَا)) فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَصِيبُ مِنَ الْفِضْرِيِّ ((وَ مِنْ كَذَا)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ فَلْيُخْرِثْهَا أَخَاهُ وَلَا فَلْيَدْعُهَا))

۳۹۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ الرَّبْعِ بِالْمَادِيَانَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيَمْسِكْهَا))

۳۹۲۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُجِرْهَا))

پوچھا کیا تم سے جابر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور اس کو کرایہ پر نہ چلائے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابره سے (مخابره کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۲۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور نہ بیچو اس کو۔ سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن مناء سے پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلانا؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۴- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم مخابره (بٹائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس اثناج میں سے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے اس میں سے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑی رہنے دے (یعنی کرایہ پر نہ چلائے)۔

۳۹۲۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کو تھائی یا چوتھائی پیداوار پر (بٹائی سے) جو نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا جس کے پس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے نہیں تو رہنے دے اور بٹائی پر نہ چلائے۔

۳۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو ہبہ کر دے یا رعایت دے۔

۳۹۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یوں ہے کہ خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔

۳۹۲۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔ بکیر نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع نے انھوں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے ہم کرائے پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے)۔

۳۹۲۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو بیچنے سے دو یا تین برس کے لیے۔

۳۹۳۰- حضرت جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے کئی سال کے لیے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا پھل کی بیع سے کئی سال کے لیے۔

۳۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے۔

۳۹۳۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ منع کرتے تھے مزاہنہ اور حقول سے۔ جابر نے کہا مزاہنہ تو کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو کھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چلانے کو۔

۳۹۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزاہنہ اور محافلہ سے۔

۳۹۳۴- حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہنہ اور محافلہ سے تو مزاہنہ کھجور کا بیچنا ہے درخت پر اور محافلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

۳۹۳۵- عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر

۳۹۲۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْ ((فَلْيُزْرَعْهَا رَجُلًا)).

۳۹۲۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۳۹۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

۳۹۳۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السَّيِّئِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ.

۳۹۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)).

۳۹۳۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ الْمَزَاهِنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزَاهِنَةُ الثَّمَرُ بِالثَّمَرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

۳۹۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَاهِنَةِ.

۳۹۳۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَزَاهِنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَاهِنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُغُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَافَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

۳۹۳۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے ہم مخابرہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

۳۹۳۶- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہ ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

۳۹۳۷- مجاہد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ہم کو روک دیا رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے۔

۳۹۳۸- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مزارعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو کھیتی کرنے کے لیے اور ان سے کرایہ لیتے زمین کا) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں اور شروع معاویہ کی خلافت میں یہاں تک کہ معاویہؓ کی اخیر خلافت میں ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ سے تو وہ گئے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا اور ان سے پوچھا رافع نے کہا کہ رسول اللہؐ منع کرتے تھے مزارعوں کو کرائے پر دینے سے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ نے کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔ پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے۔

۳۹۳۹- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ پر نہیں دیتے تھے مزارعوں کو۔

۳۹۴۰- حضرت نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلاط میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انھوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعوں

يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخَيْبِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامٌ أَوَّلَ فَرَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ.

۳۹۳۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَرَعَمَ مِنْ أَجْلِهِ.

۳۹۳۷- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا

۳۹۳۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِيمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا.

۳۹۳۹- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

۳۹۴۰- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

کو کرائے پر دینے سے۔

۳۹۴۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۲- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ زمین کا کرایہ لیا کرتے پھر ان کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے۔ نافع نے کہا وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کی زمین کے کرایہ سے۔ نافع نے کہا تو ابن عمر نے چھوڑ دیا کرایہ لینا۔

۳۹۴۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۴- سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاریؓ اس سے منع کرتے ہیں تو عبد اللہ ان سے ملے اور کہا اے خدیجؓ تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہؐ سے زمین کے کرایہ پر دینے میں رافع بن خدیجؓ نے کہا میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ گھروالوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ عبد اللہؓ نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی۔ پھر عبد اللہؓ ڈرے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو تو انھوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا۔

باب: اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان

۳۹۴۵- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم محافلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کرایہ دیتے زمین کو

۳۹۴۱- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ قَتِيبٌ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَّةٍ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ.

۳۹۴۳- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَمِّي وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

۳۹۴۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَافِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَكُرِّبَهَا بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى
فَحَافِنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُومِي فَقَالَ نَهَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ
لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ
نُحَاقِلَ بِالأَرْضِ فَكُرِّبَهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ
وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبُّ الأَرْضِ أَنْ يُزْرَعَهَا
أَوْ يُزْرَعَهَا وَكَرِهَ كِبَرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ.

۳۹۴۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ حَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ
بِالأَرْضِ فَكُرِّبَهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ ثُمَّ ذَكَرَ
بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ.

۳۹۴۷- عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
۳۹۴۸- عَنْ رَافِعِ بْنِ حَدِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ.

۳۹۴۹- عَنْ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ظَهْرَ بْنَ
رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظَهْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ
بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي
كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نَوَاجِرُهَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الرُّبْعِ أَوْ الأَوْسُقِ مِنَ التَّصْرِ أَوْ
الشَّعِيرِ قَالَ ((فَلَا تَفْعَلُوا أَزْرَعُوهَا أَوْ أَزْرَعُوهَا
أَوْ أَمْسِكُوهَا)).

۳۹۵۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ حَدِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظَهْرٍ.

ثلث اور ربع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر۔ ایک روز ہمارے
پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا
ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے
رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ فائدہ ہے۔ منع کیا ہم کو محافلہ سے
یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربع پیداوار پر اور حکم فرمایا
کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے
دیوے اور بر اجانا آپ نے کرایہ پر دینا یا اور کسی طرح پر۔

۳۹۴۶- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم محافلہ
کیا کرتے تھے یعنی کرایہ دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر
پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۹۴۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۹- رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے ان سے ایک
حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے۔ رافع نے کہا ظہیر بن
رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ نے منع کیا ایسے کام
سے جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ
نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انھوں نے کہا آپ نے مجھ سے پوچھا تم
اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ان کو کرایہ پر
چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اس کو لیتے ہیں
یا چند وسق کھجور کے یا جو کے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم
خود ان میں کھیتی کرو یا دوسروں کو کھیتی کے لیے دو (بلا کرایہ) یا یوں
ہی رہنے دو۔

۳۹۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَاب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۳۹۵۱- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أِبَالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

۳۹۵۲- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَادِيَّاتِ وَأَقْبَالِ الْحَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ ((فَلَا بَأْسَ بِهِ)) .

۳۹۵۳- عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَتَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا .

۳۹۵۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

بَاب فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

۳۹۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنْ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا ۳۹۵۱- حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر چلانا کیسا ہے۔ انھوں نے کہا منع کیا رسول اللہ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض میں بھی کرایہ دینا منع ہے؟ انھوں نے کہا چاندی اور سونے کے بدلے تو قباحت نہیں۔

۳۹۵۲- حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیسا ہے؟ انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر جو پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف ہو جاتی دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور وہ بچ جاتی۔ پھر بعضوں کو کچھ کرایہ نہیں ملتا مگر وہی جو بچ رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا اس سے۔ لیکن اگر کرایہ کے بدلے کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھہرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

۳۹۵۳- حنظلہ زرقی سے روایت ہے انھوں نے سنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محافلہ زیادہ تھا ہم زمین کو کرایہ پر دیتے یہ کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے اور تم یہاں کی لینا۔ پھر کبھی یہاں اگتا وہاں نہ اگتا تو رسول اللہ نے منع کیا ہم کو اس سے۔ لیکن چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا تو اس سے منع نہیں کیا۔

۳۹۵۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: مزارعت اور مؤاجرة کے بیان میں

۳۹۵۵- عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو انھوں نے کہا مجھ

سے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے۔

۳۹۵۶- عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا مزارعت (بٹائی) کا انھوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزارعت سے اور حکم کیا موارعہ کا (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب: زمین ہبہ کرنے کا بیان

۳۹۵۷- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے۔ تو طاؤس نے ڈانٹا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعت سے سو کبھی نہ کرتا لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا اوروں سے صحابہ میں یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے۔

۳۹۵۸- عمرو اور ابن طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طاؤس رضی اللہ عنہ مخابرہ کرتے تھے، عمرو نے کہا اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو مخابرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابرہ سے۔ طاؤس نے کہا اے عمرو! مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جانتے والا تھا یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ سے منع نہیں کیا بلکہ

ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْمَزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللَّهِ.

۳۹۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُوَارَعَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.

بَابُ الْأَرْضِ تَمْنَحُ

۳۹۵۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُجَاهِدٍ قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتْتَهَرُهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَغْلُومًا)).

۳۹۵۸- عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرُو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابِرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَخَابِرَةِ فَقَالَ أَيُّ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یوں فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے تو بہتر ہے کرایہ لے کر دینے سے۔

۳۹۵۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے۔

۳۹۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دے دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے لے اتنا اتنا۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ ہٹل ہے اور ہٹل کہتے ہیں انصار کی زبان میں محافلہ کو (اور محافلہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۶۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اس کے لیے۔

وَسَلَّمَ لَمْ يَنْتَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا.

۳۹۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۳۹۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَأَنْ ((يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ)) قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَافَلَةُ.

۳۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَأْنِ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ)).



کِتَابُ الْمُسَاقَاةِ (۱)

مساقات اور مزارعت کے مسائل

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

باب: مساقات اور پھل اور کھیتی پر معاملہ کا بیان

۳۹۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

۳۹۶۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاملہ کیا تھا خیبر والوں سے جب خیبر فتح ہو گیا تو حضرتؐ نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا۔ انھوں نے کہا ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے۔ تب آپ نے یہ معاملہ کیا کہ جو پیداوار ہو پھل یا اناج اس میں سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا۔

۳۹۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطَى أَزْوَاجُهُ كُلُّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسَقٍ ثَمَانِينَ وَسَقًا مِنْ ثَمَرٍ وَعِشْرِينَ وَسَقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ أَزْوَاجَ

۳۹۶۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا (خیبر والوں کے) اس شرط پر کہ جو پیداوار ہو پھل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا تو آپ اپنی بیبیوں کو ہر سال سو سق دیتے اسی (۸۰) سق کھجور کے اور بیس جو کے۔ جب حضرت عمرؓ نے

(۱) ☆ مزارعت کے معنی اوپر گزر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہہ دے کہ ان میں پانی دینا ان کی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے۔ نووی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہائے محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے مساقات درختوں میں درست ہے۔ داؤد نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعیؒ نے کہا کہ کھجور اور انگور میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے۔ اسی مختصر۔

(۳۹۶۲) ☆ تو پھل میں مساقات کی اور اناج میں مزارعت اس حدیث سے ابام شافعیؒ اور ان کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں مگر اسی زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہؒ اور زفرؒ نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں نادرست ہیں۔

اپنی خلافت میں خیر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول اللہ کی بیبیوں کو اختیار دیا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتی رہو تو بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسق لینا منظور کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی لیا تھا۔

۳۹۶۴- وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی کو اختیار کیا بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا چاہیں تو وہ زمین لے لیں اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

۳۹۶۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب خیر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہ سے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے یہیں اور جو پیداوار ہو میوہ یا اناج اس میں سے آدھا آپ لیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے (اور جب چاہیں گے نکال دیں گے)۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میوے کے دو حصے کئے جاتے پانچواں حصہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیتے (اپنے اور اپنی بیبیوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا)۔

۳۹۶۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا میوہ دیں۔

۳۹۶۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ لَهُنَّ الْأَرْضُ وَالْمَاءُ أَوْ يَضْمَنَّ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاجْتَبَلْنَ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ.

۳۹۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيْرٌ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ لَهُنَّ الْأَرْضُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ.

۳۹۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلْتُ يَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَرَّهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَقْرُكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا)) ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقَسَّمُ عَلَى السُّهُمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخُمْسَ.

۳۹۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا.

۳۹۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ

جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی اس لیے آپ نے ان کو نکالنا چاہا لیکن انھوں نے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے ہم یہاں محنت کریں گے اور آدھا میوہ لیں گے (آدھا آپ کو دیں گے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہیں جب ہم چاہیں گے تو نکال دیں گے۔ پھر وہ وہیں رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نکالے گئے تمام یارِ یحیاء کی طرف۔

باب: درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت

۳۹۶۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقے کا ثواب ملے گا اور جو چوری جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا۔ اور نہیں کم کرے گا اس کو کوئی مگر صدقے کا ثواب ہوگا۔

۳۹۶۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشر انصاریہ کے پاس گئے اس کے کھجور کے باغ میں تو آپ نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے؟ اس نے کہا مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی اور آدمی یا چار پایہ یا کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقَرِّهُمُ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَقَرُكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا)) فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمُرُ إِلَى تَيْمَاءَ أَوْ أَرْبَحَاءَ.

باب فضل الغرس والزرع

۳۹۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّيِّعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزُؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

۳۹۶۹- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشَّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أُمْسِلِمَ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ ((لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)).

(۳۹۶۷) ☆ تیماء اور یربحاء دونوں گاؤں ہیں اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول اللہ کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال دیئے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے ویسا ہی کیا۔

(۳۹۶۸) ☆ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے اور آئندہ کی حدیثوں سے درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک ان سے پیداوار ہوتی رہے۔ اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کمانی کون سی ہے۔ بعضوں نے کہا تجارت ہے اور بعضوں نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضوں نے زراعت اور یہی صحیح ہے۔

۳۹۷۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی کھائے تو اس کو اجر ملے گا۔

۳۹۷۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام معبد کے باغ میں گئے اور فرمایا اے ام معبد! یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ وہ بولی مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان کوئی درخت لگائے اور اس میں سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا پرندہ کچھ کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا قیامت کے دن تک۔

۳۹۷۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

۳۹۷۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے ام مبشر کے جو انصار میں سے ایک عورت تھی تو آپ نے فرمایا کس نے بوياں کھجور کے درختوں کو؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ لوگوں نے کہا مسلمان نے۔ اخیر حدیث تک (جیسے اوپر گزرا)۔

۳۹۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر سند اور ہے۔

۳۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَغْرُسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ شَيْعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ)) رَقَالَ ابْنُ أَبِي حَلْفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ.

۳۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ مَعْبِدٍ حَاطِطًا فَقَالَ ((يَا أُمُّ مَعْبِدٍ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمْسَلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرُسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۳۹۷۲- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مَبْشَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحُو حَدِيثَ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعُمَرُو بْنُ دِينَارٍ.

۳۹۷۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)).

۳۹۷۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لَأُمِّ مَبْشَرٍ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمْسَلِمٌ أَمْ كَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ)).

باب وَضْعُ الْجَوَانِحِ

باب: آفت سے جو نقصان ہو اس کو مخرادینا

۳۹۷۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۳۹۷۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۹۷۵) ☆ نووی نے کہا اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا جائے اور بائع مشتری کی تفویض کر دے پھر ہنگام سے پہلے وہ ملن

عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ بَعْتَ مِنْ أُخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالِ أُخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ))

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے جس سے پھل تلف ہو جائیں تو اب تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق لے گا؟

۳۹۷۶- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۹۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۷۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُو فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُ وَتَصْفَرُ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمِ تَسْتَجِلُّ مَالِ أُخِيكَ.

۳۹۷۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھجور کی بیج سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ حمید نے کہا ہم لوگوں نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنی؟ انس نے کہا لال یا پیلا نہ ہو، بھلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنی وہ نہ بڑھیں اور تلف ہو جائیں) تو تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

۳۹۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَزْهُيَ قَالُوا وَمَا تَزْهُيُ قَالَ تَحْمَرُ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمِ تَسْتَجِلُّ مَالِ أُخِيكَ.

۳۹۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوہ کی بیج سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا لال نہ ہو جائے اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟

۳۹۷۹- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ لَمْ يُشْمَرْهَا اللَّهُ فَبِمِ يَسْتَجِلُّ أَخَذَكُمْ مَالِ أُخِيهِ))

۳۹۷۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ آگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟

۳۹۸۰- عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ النُّجُاجِ.

۳۹۸۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا آفت کے نقصان کا بھرا دینے کا۔

لے میوہ کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو جائے تو بائع کو نقصان دینا ہو گا یا نہ ہو گا اس میں علماء کا اختلاف ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا اور بائع کو کچھ غرض نہیں لیکن مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان بھرا دے اور امام شافعی کا قول قدیم اور ایک طاہقہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو نقصان بھرا دینا لازم ہے اور مالک کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہو تو بھرا دینا ضروری نہیں اور چوتہائی یا زیادہ ہو تو بھرا دینا واجب ہے۔

۳۹۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمَارِ ابْتِاعَهَا فَكَثَرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ)) فَلَمْ يَتْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْمَانِهِ ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ)) .

۳۹۸۲- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ

الدَّيْنِ

۳۹۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصَوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ ((أَيْنَ الْمُتَأَلَّى عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ)) قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ .

۳۹۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میوہ درخت پر خرید اور اس پر قرض بہت ہو گیا (میوہ کے تلف ہو جانے سے یا اور کسی وجہ سے)۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا۔ آخر جناب رسول اللہ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا بس اب جو مل گیا سولے لواب کچھ نہیں ملے گا۔

۳۹۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)

۳۹۸۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر، دوسرا کہتا تھا قسم اللہ کی میں کبھی معاف نہیں کروں گا پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیکی نہ کرنے پر؟ ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔

(۳۹۸۱) ☆ نووی نے کہا کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضروری ہے اور جس پر قرض ہو جائے اس کو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اس پر تقاضات درست نہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید۔ اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریک سے یہ منقول ہے کہ اس کو قید کریں گے جب تک وہ قرض ادا نہ کرے۔ اور ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ قرض خواہ اس کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثناء ضروری چیزوں وغیرہ کے قرض خواہوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۳۹۸۳) ☆ یعنی نیکی میں کچھ جر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا مکروہ ہے اور جو کھائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ دے اور کفارہ دے دے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

۳۹۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ جُحْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ ((يَا كَعْبُ)) فَقَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُمْ فَأَقْضِهِ))

۳۹۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ

۳۹۸۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((يَا كَعْبُ)) فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

بَاب مَنْ أَذْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي

وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ

۳۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ

۳۹۸۴- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے تقاضا کیا ابو حذرہ کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد میں تو بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ گھر میں تھے آپ باہر نکلے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! وہ بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب آپ نے ابن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھ ادا کر قرضہ اس کا۔

۳۹۸۵- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۹۸۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا قرض آتا تھا عبد اللہ بن ابی حذرہ پر وہ راہ میں ملا تو کعب نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ رسول اللہ ان کے اوپر سے گزرے اور فرمایا اے کعب! اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آدھا قرض چھوڑ دینے کا۔ پھر کعب نے (کپ کے اشارہ کے موافق) آدھا قرض لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

باب: اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے

پاس اپنی چیز بحسنہ پائے تو واپس لے سکتا ہے

۳۹۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ

(۳۹۸۶) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد میں تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرنا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو اور ارشاد کرنا۔

(۳۹۸۷) ☆ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اس کی لاش

فرماتے جو شخص اپنا مال بھجنے کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہے اس مال کا اوروں سے۔
۳۹۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۳۹۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اس شخص کے باب میں جو نادار ہو جائے جب اس کے پاس مال بھجنے ملے (جو اس نے خریدا تھا) اور اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بائع کا ہوگا۔

۳۹۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال بھجنے دوسرا کوئی شخص اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا (بہ نسبت اور قرض خواہوں کے)۔

۳۹۹۱- وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اس کا اور قرض خواہوں سے۔

۳۹۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مفلس ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس کا۔

أَذْرَكَ مَالَهُ بَعِيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ ((

۳۹۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رَوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِئٍ فَلَسَ

۳۹۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْذِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ وَلَمْ يُفْرِقْهُ ((أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ))

۳۹۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بَعِيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ))

۳۹۹۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ((فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغَرَمَاءِ))

۳۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ مِئْلَعَتَهُ بَعِيْنَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا))

تو قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بھجنے موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو اختیار ہو گا خواہ اس مال کو رہنے دے اور تمام قرض خواہوں کے ساتھ سرکن میں شریک ہو جائے اور خواہ اپنا مال بھجنے پھیر لے اور امام ابو حنیفہ نے کہا بائع اور قرض خواہوں کے برابر سرکن میں شریک ہو گا مال پھیر لینے کا اس کو اختیار نہیں۔ اور امام مالک نے کہا کہ افلاس کی صورت میں مال پھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہوگا۔ امام شافعی کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں مروی ہے اور ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کی تاویل کی ہے جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل ان کی وہ روایت ہے جو حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان دونوں سے۔ تمام ہواکلام نووی کا۔

باب فضلِ انظارِ المغسیر

باب: مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت

۳۹۹۳- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَلَقَّتُ الْمَلَائِكَةَ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرُ قَالَ كُنْتُ أَذِيبُ النَّاسَ فَأَمَرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظَرُوا الْمَغْسِيرُ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ))

۳۹۹۳- حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تم سے پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ وہ بولا نہیں۔ فرشتوں نے کہا یاد کرو۔ وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اس کو مہلت دو اس پر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو (زری کرو یا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو مثلاً روپیہ ٹوٹا پھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی اس پر آسانی کرو (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو)۔

۳۹۹۴- عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أَطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبِلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَغْسُورِ فَقَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۳۹۹۴- ربیع بن جراش سے روایت ہے حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ دونوں ملے تو حذیفہؓ نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولا میں نے کوئی نیکی نہیں کی مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا جو مالدار ہوتا اس کے کہنے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا (یعنی جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جائے تو میں فسخ کر ڈالتا) اپنے نفع کے لیے اس کا نقصان گورا نہیں کرتا) اور جو مفلس ہوتا اس کو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی درگزر کرو میرے بندے سے۔ ابو مسعودؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۳۹۹۵- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

۳۹۹۵- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

(۳۹۹۳) ☆ کیونکہ یہ ہمارے بندوں پر آسانی کرتا تھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذرا سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیئے اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور بندگی درکار ہے خدمت کے لیے تو ہزاروں لاکھوں کروڑوں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں جھکتے۔ پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا! پر غرور اور تکبر اور ریاکانام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے۔ ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑاوے، اردوے عاجزی کرے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِنَّمَا ذَكَرْتُ وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُغْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغَفِرَ لَهُ)) فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۶- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((أَتَى اللَّهَ بَعْدَ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَّازُ فَكُنْتُ أَتَسَرُّ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظِرُ الْمُغْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عِبْدِي)) فَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۷- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غُلَمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنْ الْمُغْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ غَزَوْجَلْ)) نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

۳۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُغْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِي اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ))

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا گیا تو کیا عمل کرتا تھا؟ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اس نے کہا میں دنیا میں مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا)۔ اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ ابو مسعود نے کہا میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۹۹۶- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پس اس کا ایک بندہ لایا گیا جس کو اس نے مال دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ بندے نے کہا اے میرے مالک! تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ نے فرمایا پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لیے تجھ سے درگزر کرو میرے بندے سے۔ پھر عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے۔

۳۹۹۷- حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دیے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔

۳۹۹۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

۳۹۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۴۰۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرَبًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّيه اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)).

۴۰۰۱- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ

۴۰۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أَتَبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ)).

۴۰۰۳- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَغْيِ الْكَلْبِ وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ

(۳۰۰۲) ☆ لگا دیا جائے یعنی حوالہ دیا جائے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پر یعنی بکر پر اپنا قرض اتار دیا اس کی رضا مندی سے اور عمرو کا مقابلہ کر دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے اگر بکر مالدار ہے اور بکر کا پیچھا کرنا چاہیے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مباح ہے اور بعضوں نے کہا ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری کا۔ (نودوی)

۴۰۰۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے اس پانی کے بیچنے کا جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

۴۰۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کھیتی کے لیے۔

۴۰۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جائے بیکار پانی تاکہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھاس۔

۴۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو گھاس کو روکنے کے لیے۔

۴۰۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس بکے۔

۴۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۴۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْحَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِيُخْرَجَ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ

۴۰۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ))

۴۰۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لَتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَاءُ

۴۰۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ))

(۴۰۰۴) نووی نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس رکی رہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس بکے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کنوے کے اور کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانوروں کو اس جنگل میں چرانہ سکیں بغیر اس کنویں میں سے پانی پلانے کے۔ اب کنویں والا اس کا پانی پینے کو نہ دے یا اس کی قیمت لے اور اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی بھی قیمت لے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی جنگل میں ہو اس کو مفت دینا چاہیے کئی شرطوں سے۔ ایک یہ کہ وہاں اور کہیں پانی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لیے دیا جائے نہ کہ کھیتی کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کا احتیاج نہ ہو۔ اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کنواں یا چشمہ کھودے تو بھی اس کی ملک ہو گا اور بعضوں نے کہا پانی اس کی ملک نہ ہو گا لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں لے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے یہی صواب ہے۔ اور بعضوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ اچھی بالا اختصار۔

(۴۰۰۵) یعنی اس کی اجرت لینے سے۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ اونٹ یا اور کوئی جانور زر کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے۔ تو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں۔ اور ایک جماعت صحابہؓ اور تابعینؓ اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت معین اور ضربات معین کے لیے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے یعنی مزارعت سے۔ اور اس کا بیان مفصل اوپر گزر چکا۔

باب تحریم ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلْوَانِ الْكَاهِنِ
باب: کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی
خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے

۴۰۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلْوَانِ الْكَاهِنِ
۴۰۰۹- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

(۴۰۰۹) اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگرچہ وہ کتا تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تاوان نہیں۔ اور جمہور علماء کا جیسے ابو ہریرہؓ اور حسن بصریؓ اور ربیعہؓ اور اوزاعیؓ اور حکمؓ اور حمادؓ اور شافعیؓ اور احمدؓ اور داؤدؓ اور ابن منذرؓ وغیرہم کا قول ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کتوں کی بیع درست ہے جن سے منفعت ہے اور ان کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ اور ابن منذرؓ نے جابرؓ اور عطاءؓ اور غنویؓ سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ کہ اور کتے کا۔ اور امام مالکؒ سے اس میں کئی روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی۔ تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہیں ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کے بعد آتی ہیں اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمانؓ نے ایک شخص سے کتے کا تاوان بیس اونٹ دلائے اور عمرو بن العاصؓ کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا تاوان دلا یا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں باتفاق ائمہ حدیث کے اور میں نے ان کو تفصیل سے۔ ”شرح مہذب“ میں بیان کیا ہے (نووی)۔ جو وہ زنا کی اجرت میں لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام۔ فائدہ۔ اور نجومی کی مٹھائی سے جو غیب کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پنڈت اور رمال اور جھار جو غیب کی باتیں بتلائیں ان کی کمائی سب حرام ہے نوویؒ نے کہا۔ بغویؒ اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور کھانا ہے لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی۔ اور یہ جو صحیح مسلم میں آیا ہے کہ لونڈیوں کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہو نہ کہ اس کمائی سے جو سلائی یا کٹوائی سے ہو۔ خطابیؒ نے کہا عراف کی کمائی بھی حرام ہے۔ اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہے اور عراف چوری کا مال اور گئی ہوئی چیز کا پتا بتاتا ہے۔ یہ خطابیؒ نے ابوداؤد کی کتاب المیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے۔ اور عرب میں کچھ لوگ کاہن تھے جو دعویٰ کرتے تھے بہت باتیں جاننے کا بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جنات میں سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے جو خبریں بتلا دیتا ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ان کو ایسی سمجھ ہے جن سے وہ آئندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے عراف کہلاتے تھے یہ لوگ وہ تھے جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے۔ مثلاً کوئی چیز چوری ہو گئی تو گمان والے کو پکڑ لیتے تھے۔ اور بعض منجم کو کاہن بولتے تھے۔ اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے ان لوگوں کی بات ماننا اور اس پر یقین کرنا۔ لیکن طیب تو اس کو بھی کاہن یا عراف کہتے تھے پر وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔ تمام ہو اکلام خطابیؒ کا۔ امام ابوالحسن ماوردیؒ نے اپنی کتاب ”احکام سلطانہ“ کے اخیر میں لکھا ہے کہ مختص کو روکنا چاہیے ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینی چاہیے دینے والے اور لینے والے کو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

- ۴۰۱۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۴۰۱۱- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور بچھنے لگانے والے کی مزدوری۔
- ۴۰۱۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور بچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔
- ۴۰۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۴۰۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۴۰۱۵- ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو؟ انھوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔
- باب: کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکاریا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے
- ۴۰۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا۔
- ۴۰۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ الثَّيْتِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمَحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ
- ۴۰۱۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَتَمَنُّ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ))
- ۴۰۱۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَمَنُّ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ))
- ۴۰۱۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
- ۴۰۱۴- عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ
- ۴۰۱۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ تَمَنُّ الْكَلْبِ وَالسُّنُورِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ
- باب الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَا شَبِهَهُ وَنَحْوِ ذَلِكَ
- ۴۰۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

(۴۰۱۱) جہاں نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو بچھنے لگانے کی قیمت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد کا اور ایک روایت میں ان سے یہ ہے کہ یہ حرام ہے آزاد کو نہ کہ غلام کو اور ان کی دلیل ہے حدیث ابن عباس کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت نے بچھنے لگائے اور مزدوری دی بچھنے لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ بچھنے لگانے کا پیشہ ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے۔

(۴۰۱۵) جہاں نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بچے لوگوں کو مفت دیا کریں۔ اس پر بھی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بچے تو بیچ صحیح ہے اور زرخشن حلال ہے یہی ہمارا مذہب اور اکثر علماء کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابو ہریرہ اور طاوس اور مجاہد اور جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے اور حجت ان کی یہی حدیث ہے۔

۴۰۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.

۴۰۱۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا، پھر بھیجا آپ نے لوگوں کو مدینہ کے سب اطراف کتوں کو مارنے کے لیے۔

۴۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَتُنْبِئُ فِي الْمَدِينَةِ وَأُطْرَافِهَا فَلَا نَدْعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّىٰ إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا.

۴۰۱۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کا تو پیچھا کیا گیا مدینہ کے شہر میں اور اس کے چاروں طرف کتوں کا پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جس کو مار نہ ڈالا ہو یہاں تک کہ ہم نے دودھ والی اونٹنی کے ساتھ ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والوں میں سے اس کو بھی مار ڈالا۔

۴۰۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا.

۴۰۱۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتایا بکریوں کے مندے کا کتایا اور جانوروں کی حفاظت کا لوگوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ابو ہریرہؓ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا بے شک ابو ہریرہؓ کے پاس کھیت بھی ہے۔

۴۰۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّ الْمَرْأَةَ

۴۰۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ

(۴۰۱۸) ☆ نووی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ کانٹے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اس کتے کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں۔ تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھنگ ہو۔ پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بہت سے علماء نے ان ہی حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آئی ہیں لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے شکاری کتوں کو اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا۔ اتنی مختصر۔

(۴۰۱۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہؓ کی تحقیر منظور نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کے پاس چونکہ کھیت تھا اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کتے کا پالنا ضروری تھا اس لیے انہوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول اللہ سے اور مجھے یاد نہ رہا۔ اور حاصل یہ ہے کہ کھیت کا لفظ صرف ابو ہریرہؓ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے تب بھی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکاری کھیت یا بوڑی کی حفاظت کے لیے درست ہے۔ اور گھر کی حفاظت کے لیے پالنے میں اختلاف ہے صحیح تر قول یہ ہے کہ جائز ہے ان پر قیاس کر کے۔ اتنی مختصر۔

(۴۰۲۰) ☆ یعنی شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا قتل

عورت جنگل سے آتی اپنا کتالے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے۔ پر آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا مار ڈالو سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نقطے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔

۴۰۲۱- ابن مغفل سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں ان کا۔ پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا پالنے کی۔

۴۰۲۲- ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی۔

۴۰۲۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتا پالا سوا اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا۔

۴۰۲۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے جائیں گے۔

۴۰۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالسُّودِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))۔

۴۰۲۱- عَنْ ابْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُهُمْ وَبَالَ الْكِلَابِ)) ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيِّدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ۔

۴۰۲۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيِّدِ وَالزَّرْعِ۔

۴۰۲۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِي نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

۴۰۲۴- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

۴۰۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

تہ شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک اس کا شکار درست ہے اور حکم اس کا مثل اور کتوں کے ہے۔ (نووی)

(۴۰۲۳) ☆ قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہو گیا آئندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال میں سے گھٹے گا اور ایک رات کے یا ایک فرض میں سے ایک نفل میں سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور برتن نجس ہو جانے کی وجہ سے۔ (نووی)

۴۰۲۶- سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے سوا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری کتے کے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کھیت کا کتنا زیادہ کیا ہے۔

۴۰۲۷- سالم رضی اللہ عنہ نے روایت کی اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا جو شخص کتاب لے مگر وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔ سالم نے کہا ابو ہریرہؓ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور ان کا کھیت بھی تھا (اس وجہ سے انھوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)۔

۴۰۲۸- سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس گھر کے لوگوں نے کتاب رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری نہ ہو تو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

۴۰۲۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب رکھے مگر وہ کھیت کا یا بکریوں یا شکار کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا۔

۴۰۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے اور وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو نہ زمین کے یعنی کھیت کے تو اس کے ثواب میں سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا اور ابو الطاہر کی روایت میں ”ولا ارض“ کا لفظ نہیں ہے۔

۴۰۲۶- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ((أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ))۔

۴۰۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔
قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ۔

۴۰۲۸- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيُّمَا أَهْلٍ ذَا رٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

۴۰۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ))۔

۴۰۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ))۔

(۴۰۲۹) ☆ نووی نے کہا کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط ہے شاید یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہروں پر پس وہاں بے ضرورت کتاب رکھنا زیادہ گناہ ہے اور باہر پالے تو ایک قیراط ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتنا زیادہ موذی ہو اس میں دو قیراط نقصان ہوگا اور نہ ایک قیراط ہوگا۔

۴۰۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتابا لے مگر کتار یوڑ کا یا شکار کا یا کھیت کا اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط کمی ہوگی۔ زہری نے کہا ابن عمرؓ سے ذکر ہوا ابو ہریرہؓ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں تو انھوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو ہریرہؓ پر وہ کھیت والے تھے۔

۴۰۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتار رکھے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا جائے گا مگر کھیت کا کتار یوڑ کا۔

۴۰۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۴۰۳۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتار رکھے اور وہ شکاری یا بکریوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا نقصان ہوگا۔

۴۰۳۶- سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تھے شہوہ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انھوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کتابا لے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا تھن کے (یعنی جانوروں کی حفاظت کے لیے) تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے کہا میں نے سفیانؓ سے پوچھا تم نے یہ حدیث رسول اللہؐ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔

۴۰۳۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَ لِبَابِنِ عُمَرَ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ بَرَحِمَ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ.

۴۰۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)).

۴۰۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۴۰۳۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)).

۴۰۳۶- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَوْعَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

۴۰۳۷- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّيْبِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ جَلِّ أَجْرَةِ الْحِجَامَةِ

باب: پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے

۴۰۳۸- حمید سے روایت ہے انسؓ سے لوگوں نے پوچھا کچھ لگانے والے کی کمائی کو انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے کچھ لگائے ابو طیبہ کے ہاتھ سے پھر حکم کیا آپؐ نے دو صاع اناج اس کو دینے کا۔ اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انھوں نے ہلکا کر دیا اس کے محصول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور فرمایا آپؐ نے افضل دواؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو کچھ لگانا ہے۔

۴۰۳۹- حمید سے روایت ہے انسؓ سے پوچھا گیا حجام کی کمائی کیسی ہے؟ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ان چیزوں میں جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنی کچھ لگانا) اور قسط بحری یعنی دریائی کوٹ اور مت ایذا دوا اپنے بچوں کو حلق دبا کر۔

۴۰۴۰- حمید سے روایت ہے میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک غلام ہمارا بلو لیا وہ حجام تھا (یعنی کچھ لگاتا تھا)۔ پھر اس نے کچھ لگائے آپؐ کے۔ آپؐ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اس کو دینے کا اور گفتگو آئی اس کے باب میں تو گھٹا دیا گیا محصول اس کا۔

۴۰۴۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک مبارک میں دوائی ڈالی۔

۴۰۴۲- حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو کچھ لگائے بنی یاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے) کے ایک غلام نے پھر آپؐ نے اس کو اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے اس کا ذکر کیا۔ اس نے اس کا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اس سے ٹھہراتھا۔ اس کو بخارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر

۴۰۳۸- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اخْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَجِهِ وَقَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ)).

۴۰۳۹- عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْعَمْرِ)).

۴۰۴۰- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مَدٍّ أَوْ مَدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخَفَّفَ عَنْ ضَرِيَّتِهِ.

۴۰۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَحَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَى

۴۰۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ لَبْنِي يَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيَّتِهِ وَلَوْ كَانَ سَحْنًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى

(۴۰۳۹) جس کو عود بندی کہتے ہیں گرم و خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد و تر بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ عذرہ یعنی درد حلق کی بیماری میں بلکہ عود بندی لگانا کافی ہے یا کھانا۔

حجّامت کی اجرت حرام ہوتی تو آپؐ کبھی اس کو نہ دیتے۔

باب: شراب پینا حرام ہے

۴۰۴۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں مدینہ میں اے لوگو! اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے شراب کی حرمت کا اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب میں اترے۔ اس لیے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچ ڈالے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے۔ ابوسعیدؓ نے کہا چند روز گزرے تھے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت پہنچ جائے تو وہ نہ پئے نہ بیچے۔ ابوسعیدؓ نے کہا تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستہ پر لائے اور بہا دیا۔

13

۴۰۴۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ السَّيَّيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنْبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةً حَمْرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا)) قَالَ لَا فَسَارَ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بِمَ سَارَرْتَهُ)) فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)) قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

۴۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ.

۴۰۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأْنَهُ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنْ التَّجَارَةِ فِي الْحَمْرِ.

۴۰۴۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْحَمْرِ.

۴۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ

۴۰۴۴- عبدالرحمن بن وغلہ سہابی سے روایت ہے جو مصر کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا عبداللہ بن عباسؓ سے انگور کے شیرہ کو ابن عباسؓ نے کہا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپؐ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو اس نے کہا نہیں تب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی آپؐ نے فرمایا تو نے کیا بات کی وہ بولا میں نے کہا بیچ ڈال اس کو آپؐ نے فرمایا جس نے اس کا بیچا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہہ گیا۔

۴۰۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۴۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور وہ آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور منع کیا ان کو شراب کی سوداگری سے۔

۴۰۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اتریں سود کے باب میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو۔

باب: شراب اور مردار اور سورا اور بتوں کی

بیچ حرام ہے

۴۰۴۸- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ

۴۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ

(۴۰۴۶) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور وہ ربو کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربو کی آیت سب سے آخر میں اتری ہے۔ تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا فخر کی تحریم کے وقت آپؐ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا دوبارہ تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور شاید اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

(۴۰۴۸) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جو آپؐ نے فرمایا (نہیں وہ حرام ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں بھی درست نہیں کیونکہ تہ

انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے مکہ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیچ کو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی تو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اسی وقت اللہ تعالیٰ تباہ کر دے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا (یعنی کھانا اس کا) تو انھوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۴۰۴۹۔ اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۵۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ سرہ نے شراب بیچی۔ انھوں نے کہا اللہ کی مار سرہ پر کیا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ غَامُ الْفَتَحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ ((إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْخُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ ((قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاغَوْهَ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ))

۴۰۴۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَامُ الْفَتَحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۴۰۵۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرُ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلِ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ

تھ اس کی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی سے منفعت اٹھانا حرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے جیسے کشتیوں میں لگانا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے۔ اور یہی قول ہے عطاء بن رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علماء کے نزدیک اس سے کوئی منفعت لینا درست نہیں۔ کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی گئی جیسے دباغت کی ہوئی کھال۔ اب اگر تیل یا گھی بن جائے تو اس سے روشنی کرنے میں یا اور کسی استعمال میں سوا کھانے یا بدن میں لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانوروں کے کھلانے میں اختلاف ہے سلف کا۔ لیکن ہمارے صحیح کلمہ مذہب میں وہ جائز ہے اور قاضی عیاض نے اس کو نقل کیا ہے امام مالکؒ اور بہت سے صحابہؓ سے اور شافعیؒ اور ثوریؒ اور ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعد سے اور کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت ثعلبیؒ اور ابن عمرؓ اور ابوموسیٰؓ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمر سے۔ اور ان کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اس کی نجاست بیان کر دے جائز رکھا ہے۔ اور عبد الملک بن ہاشم اور احمد بن حنبلؒ اور احمد بن صالح کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت اٹھانا درست نہیں واللہ اعلم۔ علماء نے کہا ہے مردار کی بیچ میں کافر کی لاش کی بیچ بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جائے اور کافر اس کو خریدنا چاہیں اور حدیث میں ہے کہ نوفل بن عبد اللہ مخزومی کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تھا پھر کافر اس کی نعش کے لیے دس ہزار درہم جناب رسول اللہؐ کو دینے لگے لیکن آپ نے نہ لیے اور نعش ان کے حوالے کر دی۔ تو علت ان چیزوں کی بیچ کے منع ہونے کی نجاست ہے پھر ہر نجس کی بیچ ناجائز ہے۔ اور بت کے بیچنے سے ممانعت اس لیے ہے کہ اس سے کوئی منفعت نہیں۔ پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے توڑ کر کوئی نفع ہوتا ہو تو اس کی بیچ میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نمی کے اور بعضوں کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی بیچ تو باجماع اہل اسلام حرام ہے۔ انتہی

۱۔ صحیح مسلم محمدی ہے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کہلواتا صحیح نہیں۔

- ۴۰۵۱- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۴۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پرچہ بیوں کو پھر انھوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کا پیسہ کھایا۔
- ۴۰۵۳- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ اللہ یہود کو تباہ کرے ان پرچہ بی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔
- ۴۰۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ))
- ۴۰۵۵- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْتِرُ هَذَا

بَابُ الرِّبَا (۱)

- باب : سود کا بیان
- ۴۰۵۴- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار نہ بیچو۔
- ۴۰۵۵- نافع سے روایت ہے بنی لیث کے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ ابو سعید اس کو نقل کرتے ہیں رسول اللہ
- (۱) نووی نے کہا مسلمانوں نے ربو یعنی سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگرچہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واحل الله البيع و حرم الربو یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربو کو اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں اور رسول اللہ نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے ربائی حرمت پر چھ چیزوں میں سونا اور چاندی اور گیسوں اور جو اور کھجور اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اور کسی چیز میں ربو نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہو سکتا اور باقی تمام علماء نے یہ کہا ہے کہ ربو ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں حرام ہو گا اور اختلاف کیا انھوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت شمن اور طعم ہے اور مالک کے نزدیک شمن اور اذخار اور ابو حنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل۔ اس صورت میں خر بوزہ یا سفر جل یا اور میوؤں میں جو ناپ تل کر نہیں بکتی ربو حرام نہ ہو گا۔ اب اجماع کیا ہے علماء نے کہ بیع ربو کی دوسرے ربو کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے۔ مثلاً بیع سونے کی گیسوں کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس ایک ہو تو کی اور بیشی اور ادھار دونوں نادرست ہے اور جو جنس مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گیسوں کی جو کے بدلے تو ادھار نادرست ہے لیکن کی بیشی درست ہے۔ ابھی مختصر۔

سے۔ قتیہ کی روایت میں ہے یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور نافع ان کے ساتھ تھے اور ابن رحم کی روایت میں ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور میں ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا یہاں تک کہ ابو سعید خدریؓ کے پاس پہنچے۔ عبد اللہؓ نے کہا مجھ سے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہؐ نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر۔ یہ سن کر ابو سعیدؓ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہؐ فرماتے تھے مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر کم زیادہ نہ بیچو اور ادھار نہ بیچو مگر دست بدست۔

۴۰۵۶۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۵۷۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کے بدلے میں سونا اور نہ چاندی کے بدلے میں چاندی مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک۔

۴۰۵۸۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے میں دو درم کے۔

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع ۴۰۵۹۔ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے میں آیا یہ کہتا ہوا کہ کون بیچتا ہے روپیوں کو سونے کے بدلے؟ طلحہ بن عبید اللہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمَيْحَ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَحْبَبَ إِلَيَّ أَنْ تُخْبِرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعِهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ أُذُنَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِشَيْءٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ))

۴۰۵۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

۴۰۵۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ))

۴۰۵۸۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ))

بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا ۴۰۵۹۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدِّرَاهِمَ فَقَالَ

(۴۰۵۸) ☆ کیونکہ جس ایک ہی ہے اور ایسی حالت میں کی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھونا ہو۔ اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدلے بیچ کر پھر سونے کے بدلے اس چاندی کو خرید لے۔

(۴۰۵۹) ☆ یعنی دونوں طرف سے مال نقد ہونا چاہیے اسی مجلس میں اور ادھار ناجائز ہے۔

نے کہا اور وہ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے کہا اپنا سونا مجھ کو دے پھر ٹھہر کر آج جب نوکر ہمارا آئے گا تو تیرے روپے دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے یا اس کا سونا پھیر دے۔ اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدل رہا ہے مگر دست بدست اور گیہوں کا بیچنا گیہوں کے بدل رہا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے رہا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے رہا ہے مگر دست بدست۔

۴۰۶۰۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو الاعدث آیا۔ لوگوں نے کہا ابو الاعدث وہ بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا تم میرے بھائی سے عبادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان کرو۔ اس نے کہا اچھا ہم نے ایک جہاد کیا اس میں معاویہؓ سردار تھے تو بہت چیزیں غنیمت میں حاصل کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا۔ حضرت معاویہؓ نے حکم دیا اس کے بیچنے کا لوگوں کی تنخواہ پر اور لوگوں نے جلدی کی اس کے لینے میں۔ یہ خبر عبادہ بن صامت کو پہنچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے میں بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو رہا ہو گیا۔ یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا۔ معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہو کر کیا حال ہے لوگوں کا جناب رسول اللہؐ سے وہ حدیثیں روایت کرتے

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَيْنَا إِذَا جَاءَ عَادِمُنَا نُعْطِيكَ وَرَقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرَقَهُ أَوْ لَتَرُدَّدَنَّ إِلَيْهِ ذَهَبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْوَرَقُ بِالذَّهَبِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالثَّبْرُ بِالثَّبْرِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْتَمَرُ بِالتَّمْرِ رِبَاً إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

۴۰۶۰۔ عَنِ الرَّهْزِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۰۶۱۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مُسْلِمٌ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَحَدَنَا حَدِيثَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيهَا غَنِيمًا آتِيَةً مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أُعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالثَّبْرِ بِالثَّبْرِ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالْتَمَرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بَعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرْتَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ حَظِيْبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ

(۴۰۶۱) ☆ یعنی جب صدقات میں سے حصہ ملے گا تو قیمت اس کی لے لیں گے غرض ادھار بیچنے کا حکم کیا۔ معاویہؓ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت رکھنے سے ہر بات کا سننا ضروری نہیں اور اسی وجہ سے بہت سی حدیثیں ایک صحابی نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں۔

ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے۔ پھر عبادہ کھڑے ہوئے وہ قصہ بیان کیا بعد اس کے کہا ہم تو وہ حدیث ضروری بیان کریں گے جو جناب رسول اللہ سے سنی اگرچہ معاویہ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو، میں پروا نہیں کرتا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں۔ حماد نے کہا ایسا ہی کہا۔

۴۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۶۳- عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گہیوں کو بدلے میں گہیوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقد۔ پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گہیوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بیچو (کم و بیش) پر نقد ہونا ضروری ہے۔

۴۰۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گہیوں کو گہیوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا، لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔

۴۰۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنُصَحِّبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جَنَّةٍ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ.

۴۰۶۲- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ

۴۰۶۳- عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٍ بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَيَبْغُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)).

۴۰۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ)).

۴۰۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ

(۴۰۶۳) نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گہیوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اور فقہائے محدثین کا۔ اور مالک اور لیث اور اوزاعی اور اکثر علمائے مدینہ اور علمائے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمر اور سعد اور سلف سے۔ اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ باجر ایک قسم ہے اور جو اردوسری قسم ہے اور چاول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں۔

بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ))

٤٠٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْجِنَظَةُ بِالْجِنَظَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ))

٤٠٦٧- عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ.

٤٠٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبَا))

٤٠٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدرهم بِالدَّرْهِمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا))

٤٠٧٠- عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ

بِالذَّهَبِ دَيْنًا

٤٠٧١- عَنْ أَبِي الْمُهَالِبِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرَقًا بِنَسِيبَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا ((الْبَيْعُ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيبَةً فَهُوَ رِبَا)) وَاتَّي زَيْدٌ بْنُ أَرْقَمٍ فَإِنَّهُ أُعْظِمَ تِجَارَةً

٣٠٦٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچو کھجور کو کھجور کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے (تو زیادتی اور کمی درست ہے)۔

٣٠٦٧- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں ”یَدًا بِيَدٍ“ کے الفاظ نہیں۔

٣٠٦٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدلے تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے تول کر برابر۔ جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔

٣٠٦٩- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دینار کو بدلے دینار بیچو اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔

٣٠٧٠- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض

ممنوع ہونے کا بیان

٣٠٧١- ابو المنہالؓ سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی نیچی ادھار حج کے موسم تک وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا یہ تو درست نہیں اس نے کہا میں نے بازار میں نیچی اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں براء بن عازب کے پاس آیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا اگر نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم کے پاس جا ان کو سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے)۔ میں ان

مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۴۰۷۲- عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ

۴۰۷۲- ابو المنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازبؓ سے

بْنَ عَازِبٍ عَنْ الصَّرَفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنِ أَرْقَمَ

پوچھا صرف کو (یعنی چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا

فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلْ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ

کیسا ہے)؟ انھوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ وہ زیادہ جانتے

أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہیں۔ میں نے زیدؓ سے پوچھا انھوں نے کہا براءؓ سے پوچھ وہ زیادہ

وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ ذَيْنَا.

جانتے ہیں۔ پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہؐ نے چاندی کو

سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے۔

۴۰۷۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى

۴۰۷۳- ابو بکرہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسول اللہؐ نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفِضَّةِ

چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے

بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ

سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے

وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

بدلے جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے

وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ

بدلے جس طرح ہم چاہیں۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا

رَجُلٌ فَقَالَ يَدَا يَدٍ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ.

نقد انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا۔

۴۰۷۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ

۴۰۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

باب: سونے اور نگینوں والے ہار کی بیع

۴۰۷۵- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ أُنْثِيَ

۴۰۷۵- فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرٍ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے آپ کے

وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تَبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّهَبِ

پاس ایک ہار لایا گیا اس میں نگ تھے اور سونا بھی تھا وہ غنیمت کا مال

الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنَزَعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تھا جو بک رہا تھا آپ نے حکم کیا اس کا سونا جدا کیا گیا۔ پھر آپ نے

((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنَا بِوَزْنٍ))

فرمایا اب سونے کو سونے کے بدلے بیچو برابر تول کر۔

(۴۰۷۲) ☆ اگر دست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

(۴۰۷۵) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہیں جب

تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے اب سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے میں اختیار ہے جتنے داموں پر چاہے بیچے۔

یہی حکم ہے جب کسی شے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچی جائے اور یہی منقول ہے حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ اور جماعت سلف سے اور

یہ قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اس کا علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس کی وجہ

۴۰۷۶- حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے میں نے خیبر کے روز ایک ہار خرید بارہ اشرفیوں میں اس میں سونا تھا اورنگ تھے۔ جب میں نے سونا جدا کیا تو اس میں بارہ اشرفیوں سے زیادہ سونا نکلا۔ میں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جائے جب تک اس کا سونا علیحدہ نہ کیا جائے۔

۴۰۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۴۰۷۸- فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر برابر برابر۔

۴۰۷۹- حنظل سے روایت ہے میں فضالہ بن عبیدؓ کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جواہر سب تھے۔ میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا انھوں نے کہا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر۔ کیونکہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر وہ نہ لے مگر برابر برابر۔

باب: برابر برابر انانج کی بیع

۴۰۸۰- معمر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے انھوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں کا دے کر بھیجا اور کہا اس کو بیچ کر جو لے کر آ۔

ظہر اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شے میں لگا ہے یا اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدلے درست نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہو جائے گا اور اس کی بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے حدیث کے - (انتہی مختصر)

(۴۰۸۰) امام نوویؒ نے کہا امام مالکؒ نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے

۴۰۷۶- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرٍ قِلَادَةً بِأَثْنِي عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَقَصَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ أَثْنِي عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفْصَلَ)).

۴۰۷۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
۴۰۷۸- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْوُقُوعَةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

۴۰۷۹- عَنْ حَنْظَلٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرَقٌ وَخَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ)).

باب بیع الطعام مثلاً بمثل

۴۰۸۰- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غَلَامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا

وہ غلام لے کر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ جو لیے جب معمر کے پاس آیا اور ان کو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جا اور پھیر کر آ اور مت لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اناج بدلے اناج کے برابر بیٹو اور ان دنوں ہمارا اناج جو تھا۔ لوگوں نے کہا جو اور گیہوں میں فرق ہے (تو کی بیشی جائز ہے)۔ انھوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں۔

۴۰۸۱- ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب (عمدہ قسم کی کھجور) کھجور لے کر آیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا خیبر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے؟ وہ بولا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ! ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب قسم کی کھجور) کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر بیٹو یا ایک کو بیچ کر اس کی قیمت کے بدلے دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیٹو تو بھی برابر برابر بیٹو۔

فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرَدَّهُ وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)) قَالَ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ فَبَلَ لَهْ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارَعَ.

۴۰۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَحَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِشَمْرِ جَنْيِبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَتَيْنِ مِنَ الْحَنْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِشَمِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ)).

لے بدلے بیچ جائیں تو ان میں کمی ناجائز ہے اور ہمارا اور علمائے جمہور کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور جو دونوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں اور ان میں کمی بیشی درست ہے جیسے گیہوں اور چاول میں اور دلیل ہماری وہ ہے جو گزر چکا کہ آپ نے فرمایا جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو بیٹو۔ ابو داؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں قباحات نہیں بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ذکر کر اس سے پرہیز کیا ہے۔

(۴۰۸۱) ☆ امام نووی نے کہا شاید اس عامل کو اس وقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی کیونکہ ربو کی حرمت کا شروع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے۔ اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہوں اور سود سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ صاف طور پر سو روپیہ قرض نہ لے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شے مہاجن سے مول لے لے۔ پھر سو روپیہ کو اس کے ہاتھ بیچ کر وہ روپیہ اپنے کام میں لائے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی میعاد پر لا کرے اور یہ بیع شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے حرام کہا ہے۔

مترجم کہتا ہے شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عینہ کی بیع پر وعید آئی ہے اور وہ سود خواروں کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے۔

۴۰۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ حَبِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَكُلْتَ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا)) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَا تَفْعَلْ بِغِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ اتَّبِعْ بِالذَّرَاهِمِ حَبِيبًا))

۴۰۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مِنْ أَيْنَ هَذَا)) فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ الرَّبَا لِمَا تَفْعَلُ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِيَعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ))

۴۰۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا الرَّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بَيْعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا))

۴۰۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ

۴۰۸۲- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو، جمع کو روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیوں سے حبیب خرید کر لے۔

۴۰۸۳- ابو سعیدؓ سے روایت ہے حضرت بلالؓ برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کھجور لے کر آئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے؟ بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی تو دو صاع اس کے دے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ کے کھانے کے لیے خریدا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا افسوس یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کھجور خریدا ناچاہے تو اپنی کھجور بیچ ڈال پھر اس کی قیمت کے بدلے دوسری کھجور خرید لے۔

۴۰۸۴- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور آئی آپ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا اس کو پھیر دو اور پہلے ہماری کھجور بیچو پھر اس کی قیمت میں سے یہ کھجور ہمارے لیے خرید لو۔

۴۰۸۵- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو جمع کھجور ملا کرتی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور اس میں سب کھجوریں ملی رہتی تھیں تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہئے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک

بِدْرَهَمَيْنِ))

درم دو درم کے بدلے نہ بیچنا چاہیے۔

۴۰۸۶- ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو (یعنی سونے چاندی کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے)؟ انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں میں نے ابو سعیدؓ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا صرف کو انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ ابو سعیدؓ نے کہا کیا ابن عباسؓ نے ایسا کہا ہم کو لکھیں گے وہ تم کو ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور کہا قسم خدا کی بعض جوان آدمی رسول اللہؐ کے لیے کھجور لے کر آئے آپ نے اس کو نیا سمجھا اور فرمایا یہ تو ہمارے ملک کی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کی کھجور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ کھجور لی اور اس کے بدلے میں زیادہ کھجوریں دیں۔ آپ نے فرمایا تو نے زیادہ دیا تو سود دیا اب اس کے پاس نہ جانا جب تم کو اپنی کھجور میں کچھ نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ ڈالو پھر جو کھجور پسند کرو وہ خرید کر لو۔

۴۰۸۶- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ أَبَدًا بَيْدٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَبَدًا بَيْدٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوْ قَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَنَكُتِبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِكُكُمْوه قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِي تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامِ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ ((أَضَعُفْتُ أَرَبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ تَمْرٍ شَيْءَ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ))

۴۰۸۷- ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو؟ انھوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقد ہو) پھر میں بیٹھا تھا ابو سعید خدریؓ کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انھوں نے کہا جو زیادہ ہو وہ رہا ہے۔ میں نے اس کا انکار کیا بوجہ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کے کہنے کے۔ انھوں نے کہا میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر جو سنا میں نے جناب رسول اللہؐ سے آپ کے پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہؐ کی کھجور اسی قسم کی تھی۔ تب رسول اللہؐ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے لایا؟ وہ بولا میں دو

۴۰۸۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدُ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رَبًّا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبٌ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّوْنُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۴۰۸۷) ☆ پہلے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب نقد نقد بیع ہو تو کمی اور بیشی سے رہا نہیں ہوتا اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع کو دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے بدلے اور

صاع کھجور کے لے کر گیا اور ان کے بدلے ایک صاع اس کھجور کا خرید ا کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری سود دیا تو نے۔ جب تو ایسا کرنا چاہیے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کر لے: ابو سعید نے کہا تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جائے اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقد ہو)۔ ابو نضرہ نے کہ پھر میں ابن عمر کے پاس آیا اس کے بعد تو انھوں نے بھی منع کیا اس سے (شاید ان کو ابو سعید کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابو الصہباء نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے پوچھا ابن عباس سے اس کو مکہ میں تو مکروہ کہا انھوں نے۔

۴۰۸۸۔ ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہے۔ میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا قرآن میں پایا ہے؟ انھوں نے کہا نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہا ادھار میں ہے (تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد کمی بیشی کے ساتھ بھی ہو تو رہا نہیں ہے)۔

۴۰۸۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مجھ سے اسامہ

وَسَلَّمَ أَنِّي لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنْ سِعَرَ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعَرَ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَيْلَكَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعَ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيْ تَمْرٍ شَيْئًا)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رَبًّا أَمْ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدَ فَتْهَانِي وَلَمْ أَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهُ.

۴۰۸۸۔ عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ أَوْ أَزْدَادَ فَقَدْ أَرَبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشْيَاءَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ)).

۴۰۸۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ

ظہ اسی طرح گے ہوں اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تھے۔ بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو ادھار ہو تو رہا ہو جائے گا پر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے۔

زید بن زید النبی ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيبَةِ))۔
 ۴۰۹۰ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
 أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ))۔

۴۰۹۱ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
 الْحُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ
 فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 أَمْ شَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلَكِنْ
 حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
 ((أَلَا إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيبَةِ))۔

باب لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ
 ۴۰۹۲ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((آكِلَ
 الرِّبَا)) وَمُؤْكِلُهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدَتُهُ
 قَالَ إِنَّمَا نَحْنُذُ بِمَا سَمِعْنَا۔
 ۴۰۹۳ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا

بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود ادھار میں ہے۔
 ۴۰۹۰ - عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسامہ بن زید رضی
 اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ربا نہیں ہے نقد میں۔

۴۰۹۱ - عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابو سعید خدری ابن
 عباس سے ملے اور ان سے پوچھا تم جو بیع صرف کے باب میں کہتے
 ہو تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے یا اللہ تعالیٰ کے کلام مجید
 میں پایا ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا ہرگز نہیں میں تم سے نہ
 کہوں گا رسول اللہ ﷺ کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ
 کی کتاب کو میں نہیں جانتا (یہ عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجھ سے
 حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
 سود ادھار میں ہے۔

باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان
 ۴۰۹۲ - عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
 اللہ ﷺ نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے
 پر۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا سود کا حساب لکھنے والے پر اور اس
 کے گواہوں پر تو انھوں نے کہا ہم اتنی ہی حدیث بیان کریں گے
 جتنی ہم نے سنی ہے۔

۴۰۹۳ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
 نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود

وَمُؤْكَلَّةٌ وَّكَاتِبَةٌ وَشَاهِدَتُهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ.

بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ

الشُّبُهَاتِ

٤٠٩٤- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعِيهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ((إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مِلْكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ))

لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

باب: حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو

چھوڑنے کا بیان

۴۰۹۴- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف آپؐ فرماتے ہیں مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنی ان میں شبہ ہے۔ ان کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا۔ جیسے وہ چرانے والا کہ رمنہ یعنی رہ کی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اس کے جانور (منہ کو بھی چر جائیں گے۔ خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبردار رہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان رکھو بے شک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا۔ یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

تھ منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلواتے ہیں یا جو المکار اور خشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود ہیں اس سے ان کو توبہ کرنی چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے۔

(۴۰۹۴) نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ ان حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے۔ ایک جماعت نے کہا یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں انما الا اعمال بالنیات اور من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یغنیہ۔ اور ابو داؤد و ترمذی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لا یومن احدکم حتی یحب لایخیه ما یحب لنفسه۔ اور بعض نے کہا یہ حدیث ازہد فی الدنیا یحبک اللہ و ازہد ما فی ایدی الناس یحبک الناس۔ علمائے کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے اس میں کھانے پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے اور شبہوں میں پڑنے سے ڈر دیا اور اسکی مثال دی رمنہ سے۔ پھر بیان فرمایا اس چیز کو جو انسان کے بدن میں سب چیزوں سے بڑی ہے۔ وہ دل ہے۔ اس کی روشنی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ جو آپؐ نے فرمایا مقرر حلال کھلا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں ایک تو وہ جو صاف اور کھلم کھلا حلال ہیں جیسے روٹی، میوہ، زیتون کا تیل، شہد، دودھ، حلال جانور کا، انڈا، حلال جانور کا۔ اور اس کے سوا حلال کھانے اسی طرح بات کرنا دیکھنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب حلال ہیں اور ان کی حلت میں کوئی شک نہیں ہے۔ دوسری وہ جو صاف صاف کھلم کھلا حرام تھ

۴۰۹۵- عَنْ زَكْرِيَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۰۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۹۶- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۴۰۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ

زکریا کی حدیث ان سب سے زیادہ مکمل ہے۔

زَكْرِيَّا أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ.

۴۰۹۷- عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ بْنِ سَعْدٍ

۴۰۹۷- نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے

صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

رسول اللہ ﷺ کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو حصص میں

يَحْطُبُ النَّاسَ بِحِمَصٍ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ

(ایک شہر کا نام ہے شام میں) اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام

بَيْنَ فَذَكَرَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ

کھلا ہوا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

إِلَى قَوْلِهِ ((يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ)).

یوشک ان يقع فیہ تک۔

بَابُ بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ

باب: اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا

۴۰۹۸- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَنبَدٍ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

۴۰۹۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جار ہے

عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَغْيَا فَأَرَادَ

تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا انھوں نے چاہا اس کو آزاد

أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَا لِي

کر دینا (یعنی چھوڑ دینا جنگل میں)۔ جابر نے کہا رسول اللہ مجھ سے

وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ ((بَغْنِيهِ

آن کر ملے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ وہ

بُوقِيَّةٍ)) قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ ((بَغْنِيهِ فَبَغْنَتْهُ

ایسا کبھی نہیں چلاتا تھا (یہ آپ کا معجزہ تھا)۔ آپ نے فرمایا اس کو

لہ ہیں جیسے شراب اور سور، مردار، پیشاب، بہتا ہوا خون اسی طرح زنا اور جھوٹ اور غیبت اور پھلخوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند ان کے جو کام ہیں۔ تیسرے وہ جو کھلم کھلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں۔ اسی واسطے بہت لوگوں کو ان کا علم نہیں عوام میں سے۔ لیکن علماء اس کی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہیں۔ پھر جب کوئی شے ایسی ہو اور اس میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے ہیں پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے۔ پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہو گئی اور کبھی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جس میں احتمال رہتا ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ اس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزوں یا کاموں کو ترک کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا۔ اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کھلے تو وہ حلال ہو گئی یا حرام یا اس میں توقف ہو گا۔ اس باب میں تین مذاہب ہیں جن کو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہ حکم ہو گا جو اور اشیاء میں ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں چار مذاہب ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ نہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتھا توقف۔ ائمہ ما قال النووی۔

(۴۰۹۸) یہ اتنی نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا۔ نووی نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے۔ اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط جائز ہے جب مسافت لہ

بُوقِيَّةٌ)) وَاسْتَنْتَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْحَمَلِ فَتَقَدَّرَنِي ثَمَنُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ ((أَتَرَانِي مَا كَسَبْتُكَ لِأَخْذِ جَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَذَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ))

میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں بیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیہ نقل کئے ہیں)۔ میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور شرط کی اس پر سواری کی اپنے گھر تک۔ جب میں اپنے گھر پہنچا تو اونٹ آپ کے پاس لے کر آیا آپ نے اسکی قیمت میرے حوالے کی۔ میں لوٹا پھر آپ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھ سے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔

۴۰۹۹- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۴۱۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّاحَقَ

بِي وَتَحَنَّنِي نَاضِجٌ لِي قَدْ أَغْيَا وَلَا يَكَاذُ يَسِيرُ

قَالَ فَقَالَ لِي ((مَا لِي بِعِيرِكَ)) قَالَ قُلْتُ

غَلِيلٌ قَالَ فَتَحَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَرَجَحَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيَّ

الْيَابِلِ قَدَامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي ((كَيْفَ

تَرَى بِعِيرَكَ)) قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ

بِرَكَّتِكَ قَالَ ((أَفَتَبِيعُنِيهِ)) فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ

يَكُنْ لَنَا نَاضِجٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ

إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ

الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

۴۰۹۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۱۰۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے

جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملے (راہ میں)

اور میری سواری میں ایک اونٹ تھا پانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل

چل نہ سکتا تھا۔ آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے

عرض کیا وہ بیمار ہے۔ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ پیچھے ہٹے اور

اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے

آگے ہی چلتا رہا۔ آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا

اچھا ہے آپ کی دعا کی برکت سے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچتا

ہے مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے

نہ تھا آخر میں نے کہا ہاں بیچتا ہوں پھر میں نے اس اونٹ کو آپ

کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط سے کہ میں اس پر سواری کروں گا دینے

تک پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نوشہ ہوں (یعنی

لہجہ سواری کی قلیل ہو اور شافعی اور ابو حنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت کو خریدنا منظور نہ تھا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تھا۔

عُرُوسٌ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقَيْنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنَتْهُ ((مَا تَزَوَّجْتَ أَبْكَرًا أَمْ ثَنِيًا)) فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَنِيًا قَالَ ((أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا)) فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُؤْفِي وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٍ صِغَارٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومَ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَنِيًا لِنَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

ابھی میرا نکاح ہوا ہے مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی)۔ آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آ پہنچا وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا۔ میں نے سب حال بیان کیا۔ انھوں نے مجھ کو ملامت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گھر والے بہت ہیں اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خداوند کریم کو جابرؓ کا فائدہ منظور ہے)۔ جابرؓ نے کہا جب میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے؟ میں نے کہا نکاحی سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا باپ مر گیا شہید ہو گیا میری کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ایک اور لڑکی لاؤں ان کے برابر جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے۔ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو دابے اور تمیز سکھائے۔ جابرؓ نے کہا پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے میں اونٹ صبح ہی لے گیا آپ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھیر دیا۔

۴۱۰۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي ((بَغْنِي جَمَلُكَ هَذَا)) قَالَ قُلْتُ ((لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بَغْنِيهِ)) قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا بَلْ بَغْنِيهِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أَوْقِيَّةٌ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ ((قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبْلُغْ

۴۱۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ نے فرمایا میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بیچ ڈال میں نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا نہیں وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ

(۴۱۰۱) ☆ یوم الحمرہ وہ دن ہے جب ملک شام کے رہنے والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ۶۳ھ میں ہوا۔

لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے لے لیا پھر تو پہنچ جائے گا اسی اونٹ پر مدینہ تک۔ جابرؓ نے کہا جب میں مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہؐ نے بلال سے فرمایا اس کو ایک اوقیہ سونے کا دے دے اور کچھ زیادہ دے تو بلال نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا یہ جو رسول اللہؐ نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے)۔ تو ایک تھیلی میں وہ میرے پاس رہا یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحمرہ کو چھین لیا۔

۴۱۰۲- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اس میں پھر ٹھونس دیا اس کو رسول اللہؐ نے پھر مجھ سے کہا سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دے تجھ کو۔

۴۱۰۳- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا۔ آپ نے اسے ٹھونس دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی تکمیل کھینچتا کہ آپ کی بات سنوں لیکن اس کو تھام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا)۔ آخر رسول اللہؐ مجھ سے آن کر ملے اور فرمایا اس کو میرے ہاتھ بچ ڈال۔ میں نے آپ کے ہاتھ بچ ڈالا پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کر لی کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا آپ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ۔ جب میں مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

۴۱۰۴- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سفر کیا رسول اللہؐ کے ساتھ۔ راوی نے کہا جابر نے شاید جہاد کا سفر کیا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے جابر! تو نے قیمت پائی۔ جابر نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بھی لے قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔

عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ ((أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ)) قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِي كَيْسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

۴۱۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِجِي وَسَاقُ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَتَخَسَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي ((ارْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ ((وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ)).

۴۱۰۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَتَخَسَّهُ فَوُتِبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبَسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْبِرُ عَلَيْهِ فَلَنَجِئَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((بَعْنِيهِ)) فَبَعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ ((وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِي أُوقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي.

۴۱۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَارِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ ((يَا جَابِرُ أَتَوَفَيْتَ الثَّمَنَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ)).

۳۱۰۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ مجھ سے خریدا دو اوقیہ اور ایک درم کو یا دو درم کو پھر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کی راہ پر اور بعضوں نے اس کو صرار ضاد معجمہ سے پڑھا ہے اور خطا ہے) میں پہنچے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا۔ وہ کاٹی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

۴۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوَقْتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي.

۳۱۰۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہی قصہ جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ مجھ سے خریدا اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی اور نہ اوقیوں کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درموں کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا۔

۴۱۰۶- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَقْتَيْنِ وَالْدِّرْهَمَ وَالْدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنَحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا.

۳۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چڑھ کر جا مدینہ تک۔

۴۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَابِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ)).

(۳۱۰۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے کا ذبح کرنا اولیٰ ہے نحر سے اور نحر بھی جائز ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اس کو پہلے مسجد میں جانا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی دو دو ہی رکعتیں پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔ اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے ایک تو بڑا معجزہ رسول اللہ کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بھر میں چاق اور پست کر دیا۔ دوسرے سوال کرنا بیع کا شے کے مالک سے۔ تیسری چکانے کا جواز۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا پانچویں باکرہ سے نکاح مستحب ہونا۔ چھٹے بی بی سے کھیلنے کا استحباب۔ ساتویں جابر کی فضیلت کہ انھوں نے اپنا حظ نفس چھوڑا اور بہنوں کی تعلیم کو مقدم رکھا۔ آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا استحباب۔ نویں نیک راہ بتانے کا استحباب۔ دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب۔ گیارہویں حرم کے وزن کی اجرت بائع پر ہونا۔ بارہویں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز۔ تیرہویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت لے کر لوٹنے کا جواز۔ چودھویں وکالت کا جواز ادائے حقوق میں۔ اسی قول النووی۔

باب: جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر دینا مستحب ہے

بَابُ مَنْ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا فَقَضَىٰ خَيْرًا مِنْهُ وَخَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قِضَاءً

۴۱۰۸- ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کا پھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا) پھر آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے آپ نے ابو رافع کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کرنے کا۔ ابو رافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی پھڑا) نہیں۔ اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی اس کو دے دے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔

۴۱۰۸- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَةً فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ ((أَعْطِيهِ إِيَّاهُ إِنْ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قِضَاءً)).

۴۱۰۹- ابو رافع سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ کے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کا جو ان پچھرا قرض لیا۔ پھر بیان کیا اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔

۴۱۰۹- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَإِنْ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ أَحْسَنَهُمْ قِضَاءً)).

۴۱۱۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ پر قرض آتا تھا اس نے آپ کو سخت کہا۔ صحابہ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا۔ آپ نے فرمایا مقرر جس کا حق ہے اس کو کہنا زیبا ہے (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے)۔ پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کر کے اس کو دو۔ انھوں نے کہا ہم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہی خرید کر اس کو دو کیونکہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

۴۱۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)) فَقَالَ ((لَهُمْ اشْتَرُوا لَهُ سِنًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِهِ قَالَ فَاشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قِضَاءً)).

(۴۱۰۹) نووی نے کہا جانور کے قرض لینے میں تین مذہب ہیں ایک توشافی اور مالک اور جمہور علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لونڈی اس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا محرم یا عورت خنثی تو درست ہے۔ اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داؤد کا کہ لونڈی کا قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو۔ اور ان کا دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے بغیر دلیل کے قبول نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس میں شرط کی جائے۔ انتہی مختصر۔

۴۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا فَوْقَهُ وَقَالَ ((خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً)) .

۴۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔

۴۱۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَقَالَ ((أَغْطُوهُ سِنًا فَوْقَ سِنِهِ)) وَقَالَ ((خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)) .

۴۱۱۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپ نے فرمایا اس سے بہتر اونٹ اس کو دے دو اور فرمایا اچھا تم میں وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جَنْسِهِ مُتَفَاضِلًا

باب: جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے

۴۱۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((بَغْيِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى يَسْأَلَهُ ((أَعْبَدَ هُوَ)) .

۴۱۱۳- جابرؓ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہ سے ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک آیا اسکے لینے کو رسول اللہ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال میرے ہاتھ آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خریدا اس کے بعد کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے)۔

بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ

باب: گروہی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے

۴۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِينَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا .

۴۱۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا ادھار پھر آپ نے زرہ اس کے پاس گروہ رکھ دی۔

(۴۱۱۳) ☆ نوویؒ نے کہا اس کا مالک بھی مسلمان ہو گا اسی لیے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ وہ غلام بھی مسلمان ہوں گے اور نہیں جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتھ اور احتمال ہے کہ اس کا مالک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں۔ اور اس سے حضرت کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ کی صحبت چاہی نا امید پھیرا جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کی بیع دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اس پر اجماع ہے علماء کا جب دست بدست بیع ہو۔ اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو ادھار بیچے تو وہ بھی جائز ہے شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

۴۱۱۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ.

بَابُ السَّلَمِ (۱)

۴۱۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ ((مَنْ أَسْلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيُسَلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

۴۱۱۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

۴۱۱۶- حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اناج لیا اور اس کے پاس زرہ گروی رکھوائی۔

۴۱۱۷- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”حدید“ کا لفظ نہیں ہے۔

باب: بیع سلم کا بیان

۴۱۱۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میوؤں میں ایک سال دو سال کے لیے۔ تب آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو سلف کرے مقررہ ماپ میں یا مقررہ تول میں مقررہ میعاد تک۔

(۴۱۱۵) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو مال ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہوگا۔ اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ کو دنیا کی کمی تھی۔ اور فقر سے رغبت تھی۔ اور یہ بھی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافروں کے پاس اور رہن حضر میں جائز ہے۔ اور یہی قول ہے شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کا مگر مجاہد اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدلیل اس آیت کے وان كنتم على سفر اخرتكم اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے۔ اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اس وقت ان کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرام آپ کی رہن قبول نہ کرتے اور آپ سے دام نہ لیتے اس لیے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا۔ اور اجماع کیا مسلمانوں نے اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

(۱) ☆ سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر۔

(۴۱۱۸) ☆ یعنی سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کی جائے اس کی مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا شمار سے۔ ماپ تول میوؤں اور اناج وغیرہ میں ہگز کپڑے میں اور شمار جانور میں۔ اسی طرح اگر میعاد ٹھہرے تو وہ بھی معلوم ہو۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضروری ہے بلکہ بلا میعاد بھی سلم درست ہے۔ شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک میعاد کا ہونا ضروری ہے۔ (نووی مختصراً)

۴۱۱۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسَلِّفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسَلِّفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)).

۴۱۱۹- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ میں کرے اور معین تول میں۔

۴۱۲۰- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

۴۱۲۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اس میں ”اجل معلوم“ کے الفاظ نہیں۔

۴۱۲۱- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ ((إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

۴۱۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب تحريم الاحتكار في الأقوات (۱)

۴۱۲۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اخْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِي)) فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الْأَيْبِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ.

۴۱۲۲- یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیبؓ روایت کرتے تھے کہ معمرؓ بیان کرتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار ہے۔ لوگوں نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو۔ انھوں نے کہا معمرؓ جنھوں نے یہ حدیث روایت کی وہ بھی احتکار کرتے تھے۔

۴۱۲۳- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِي)).

۴۱۲۳- معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار۔

۴۱۲۴- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدْنٍ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى.

۴۱۲۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۱) احتکار کے معنی غلہ یا گھاس دانہ وغیرہ خریدنا پھر اس کو رکھ چھوڑنا مہنگائی میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے انہی چیزوں میں جو آدمی یا جانور کی خوراک ہیں بشرطیکہ گرانی کے زمانے میں خرید کیا جائے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھروالوں کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح ان چیزوں میں جو خوراک نہیں ہیں۔ (نووی مختصر)

(۴۱۲۲) ہذا ابن عبد البر نے کہا یہ دونوں شخص تیل کا احتکار کرتے تھے اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ مثلاً جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت یہی ہے کہ عامہ خلأقی کو تکلیف نہ ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو مثلاً سوا اس کے اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً بکوادے۔

باب النہی عن الخلف فی البیع

۴۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْخَلْفُ مَنْقَعَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرَّيْحِ)) .

۴۱۲۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)) .

باب الشفعة

۴۱۲۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ)) .

باب بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

۴۱۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہے اسباب کی منانے والی ہے نفع کی۔

۴۱۲۶- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر مٹا دیتی ہے (برکت کو)۔

باب: شفعہ کا بیان

۴۱۲۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(۴۱۲۵) ☆ یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع مٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے۔

(۴۱۲۷) ☆ نوویؒ نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہے جب تک جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے۔ اور شفعہ خاص ہے جائیداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال یا متاع میں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہے اور یہی روایت ہے عطا سے اور ہر ایک شے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی۔ اور یہ ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے۔ اور جائیداد قسمت شدہ میں شفعہ جوار سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جوار سے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحییٰ انصاری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور مالک اور اوزاعی اور مغیرہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک جوار سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل کی ہے شفعہ اسی عقار میں ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا بچی میں شفعہ نہیں ہے۔ اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے مسلمان اور کافر کو اور ذمی کو مسلمان پر دعویٰ شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمانوں کو ذمی پر یہی قول ہے۔ شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور شععی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہری کو یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور جمہور علماء کا اور شععی نے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو پھر

۴۱۲۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقَسِّمْ رُبْعَةً أَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۴۱۲۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو تقسیم نہ ہو زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے۔ پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

۴۱۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رُبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَغْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ)).

۴۱۲۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شفعہ ہر ایک مشترک مال میں ہے زمین اور گھر اور باغ میں۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے۔ پھر وہ لے یا چھوڑ دے۔ اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ حق دار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو (اور وہ چھوڑ نہ دے)۔

بَابُ غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ الْجَارِ

۴۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ)) قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُغْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِينَ بِهَا بَيْنَ أَكْتَانِكُمْ.

باب: ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا
۴۱۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے)۔ ابو ہریرہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اس کو بیان کروں گا تم لوگوں میں۔

۴۱۳۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

لے شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا اور احمد اور ثوری اور ابو عبیدہ اور ایک طاغیہ اہل حدیث کے نزدیک پھر دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نووی)
(۴۱۳۰) اصل ترجمہ یہ ہے کہ ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارے موٹھوں میں یا تمہارے اطراف میں اگر اکثافکم نون سے پڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے۔ اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا اور احمد اور ابو ثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

باب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَضَبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا

۴۱۳۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اقْتَطَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ))

۴۱۳۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ أُرْوَى حَاصَمَتَهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) اللَّهُمَّ إِن كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمِيَاءَ تَلْتَمِسُ الْحُدْرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

۴۱۳۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَحَاصَمَتُهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخَذُ مِنْ

باب: ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

۴۱۳۲- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا طوق پہنادے گا۔

۴۱۳۳- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے (جو بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ ان سے) اروکی بنت اوئیس نے لڑائی گھر کی زمین میں۔ انھوں نے کہا جانے دو اور دے دو اس کو (جو دعویٰ کرتی ہے) کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت برابر زمین ناحق لے لے گا اللہ اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنادے گا قیامت کے روز یا اللہ اگر اروکی جھوٹی ہے تو اس کی بینائی کھودے اور گھر ہی میں اس کی قبر بنادے۔ راوی نے کہا پھر میں نے اروکی کو دیکھا اندھی ہو گئی تھی دیواروں کو ٹوٹتی تھی اور کہتی تھی سعید کی بددعا مجھے لگی ہے۔ ایک روز وہ جا رہی تھی کہ اپنے گھر میں کنویں میں گر پڑی وہی روزہ اس کی قبر ہو گئی (معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے)۔

۴۱۳۴- ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اروکی بنت اوئیس نے دعویٰ کیا سعید بن زید پر کہ انھوں نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا ان سے مروان بن حکم کے پاس (جو حاکم تھا مدینہ کا) سعید رضی

(۴۱۳۲) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبع سموات ومن الارض مثلہن اور مماثلت کی تاویل ہیات یا شکل سے خلاف ہے ظاہر کے۔ اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا یہ بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہو گئے جو تابع ہوں گے اس کے او ر طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم

اللہ عنہ نے کہا بھلا میں اس کی زمین لوں گا اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مروان نے پوچھا تم کیا سن چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے اڑا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنادے گا۔ مروان نے کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگنے کا۔ اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ! اگر اروئی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا پھر اروئی نہیں مری یہاں تک کہ اندھی ہو گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جا رہی تھی گڑھے میں گری اور مر گئی۔

۴۱۳۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت بھر زمین لے لے ظلم سے اللہ اس کا طوق بنادے گا سات زمینوں میں سے قیامت کے دن۔

۴۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بالشت بھر زمین ناحق نہ لے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنادے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن۔

۴۱۳۷- محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اور ان کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں۔ وہ حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے انھوں نے ذکر کیا تو حضرت عائشہ نے کہا اے ابو سلمہ! بچارہ زمین سے (یعنی ناحق کسی کی زمین لینے سے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلم کرے بالشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین کا طوق پہنادے گا۔

۴۱۳۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَرْضِيهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)) فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيْنَهُ بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمَّ بَصَرُهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

۴۱۳۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)).

۴۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۱۳۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)).

۴۱۳۸- يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ

أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ

٤١٣٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جَعَلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعَ)).

باب: جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنی چاہیے

٣١٣٩- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھ لو۔



(٣١٣٩) ☆ کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے۔ نوویؒ نے کہا یہ اختلاف کی صورت میں ہے لیکن اگر زمین والے باہمی متفق ہوں تو جس طرح چاہیں راستہ نکالیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

کتاب الفرائض فرائض یعنی ورثہ کا بیان

۴۱۴۰- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ))۔
۴۱۴۰- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا۔

باب الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأُولَىٰ رَجُلٍ ذَكَرَ
باب: فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقیہ قریبی مرد کو دینے کا بیان

۴۱۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأُولَىٰ رَجُلٍ ذَكَرَ))۔
۴۱۴۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔

۴۱۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
۴۱۴۲- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۴۱۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا جمہور علماء کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب ہے معاذ بن جبل اور معاویہ اور سعید بن المسیب کا اور صحیح جمہور کا قول ہے۔ اور مرتد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا اسی طرح مسلمان مرتد کا امام شافعیؒ اور مالکؒ اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی لوٹ میں شریک کیا جائے گا۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ اور اوزاعیؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت سلف سے لیکن ثوریؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک جو مال اس نے ارتداد کی حالت میں کمایا وہ مسلمان کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اس کے وارث کا ہوگا جو مسلمان ہیں۔ لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی یا نصرانی کا اور امام مالکؒ کے نزدیک نہ ہوگا۔ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا۔ اسی طرح اگر دو حربی یا دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو سلطنتوں میں جنگ ہو۔ انتہی مختصر۔

(۴۱۴۱) ☆ یعنی عصبہ کو دے دو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ حصے والے یعنی اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کر دیے جیسے بیٹی، ماں، باپ، خاوند، جورو، بہن وغیرہ۔ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے ان وارثوں کو ملے گا اس کے بعد جو بچ جائے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا۔ اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بیٹی بھائی اور چچا کو چھوڑا تو بیٹی کو آدھا ملے گا اور باقی بھائی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتُ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ))۔

فرمایا بائٹ دو مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو بیچ رہے ان سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے۔ (مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دادا کا اس کے بعد بھتیجے کا یا بھتیجے کے بیٹوں یا پوتوں کا اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا اس کے بعد دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا۔ علیٰ ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاقائی پر اور علاقائی بھائی حقیقی بھتیجے پر مقدم ہوگا)۔

۴۱۴۳- عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ ((اقسموا المال بين أهل الفرائض على كتاب الله فما تركت الفرائض فلأولى رجل ذكر))۔
۴۱۴۴- عن ابن طاووس بهذا الإسناد نحو حديث وهيب وروح بن القاسم

۴۱۴۳- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق اہل فرائض میں تقسیم کرو اور جو کچھ ذوی الفروض چھوڑیں قریبی مرد اس کا زیادہ حق دار ہے۔
۴۱۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: کلالہ کی میراث کا بیان

باب ميراث الكلالة

۴۱۴۵- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال مررت فأتاني رسول الله ﷺ وأبو بكر يعوداني ماشيين فأغمي علي فتوضأ ثم صب علي من وضوئه فأفقت قلت يا رسول الله كيف أقضي في مالي فلم يرد علي شيئاً حتى نزلت آية الميراث يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة۔

۴۱۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر دونوں پیدل میرے پوچھنے کو آئے۔ میں بے ہوش ہو گیا تو جناب رسول اللہ نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔ يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة آخر تک۔

(۴۱۴۵) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور وضو کا پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے جیسے ان کے بچے ہوئے کھانے پینے وغیرہ سے اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے سے۔ اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک ہے اور رد کیا ہے ابو یوسفؒ کے قول کا جو اس کی نجاست کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برتن میں وضو کے بعد بیچ رہا ہو لیکن ظہر

۴۱۴۶- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے بیمار پر سی کی میری جناب رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بے ہوش آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر اس پانی سے تھوڑا مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں (یعنی کیونکر بانٹوں) تب یہ آیت اتری۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اخیر تک۔

۴۱۴۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا آپ کے ساتھ ابو بکرؓ تھے اور دونوں پیدل آئے مجھ کو بے ہوش پایا تو جناب رسول اللہؐ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہؐ موجود ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

۴۱۴۸- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ اس کی تفسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے کہا یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ انھوں نے کہا اسی طرح اتری۔

۴۱۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۴۱۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلَمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَفْقَتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَزَلَّتْ يَوْصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ.

۴۱۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفْقَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

۴۱۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّوْا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ.

۴۱۴۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ وَهَبِ بْنِ حَرِيرٍ فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْفَرَايِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقْدِيِّ فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْفَرَضِ وَلَيْسَ فِي

تھ زیادہ برکت تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ کے اعضائے شریفہ سے وضو میں لگا ہو اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مریض کی وصیت جائز ہے۔ اگرچہ بعض وقت اس کی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ اور ہوش میں ہو۔ اتھی مختصراً

رَوَايَةُ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ.

٤١٥٠- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصِّيفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ)) وَإِنِّي إِنِ أَعِيشُ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

٤١٥١- عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا

٣١٥٠- معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول اللہ ﷺ کا اور ذکر کیا ابو بکر صدیقؓ کا پھر کہا میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا رسول اللہ ﷺ سے جیسے کلالہ کا پوچھا اور آپ نے بھی ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے جیسے کلالہ میں کی یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں کوئی اور فرمایا اے عمرؓ تجھ کو بس نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نساء کے اخیر میں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اگر میں جیوں گا تو کلالہ کے باب میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

٣١٥١- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٣١٥٠) ☆ حضرت عمرؓ نے کلالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لیے کہ انھوں نے خوب غور نہ کیا ہو گا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی اور رسول اللہؐ نے ان سے سختی کی تاکہ وہ بھروسہ نہ کر لیں اس پر جو وارث ہے نص میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلمہ الذین يستنبطونه منهم تو استنباط واجبات ضروری میں سے ہے کیونکہ نصوص صریحہ بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے تو بہت سے واقعات میں فیصلہ و شمار ہو گا اب کلالہ کے اشتقاق میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے جس کے معنی ایک کنارے میں پڑ جانا مثلاً چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعضوں نے کہا تکلل کے معنی گھیرنے کے ہیں اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گھیرتی ہے اور بعض نے کہا اکل الشیء سے نکلا ہے جب وہ شے دور ہو۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلالہ سے آیت میں کیا مراد ہے کئی اقوال پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے جب میت کی اولاد نہ ہو نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کلالہ اس میت کا نام ہے جس کا نہ ولد ہو نہ والد خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کلالہ ان وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ ولد ہو نہ والد۔ چوتھی یہ کہ کلالہ اس مال موروث کو کہتے ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیوں کو میراث دلاتے ہیں باپ کے ساتھ قاضی عیاضؒ نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباسؓ سے لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور بعض علماء نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ اگر وارثوں میں دادا بھی ہو تو وہ کلالہ ہو گئے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور جب وارثوں کی بیٹی ہو تو وہ کلالہ ہو گئے جمہور علماء کے نزدیک کیونکہ بھائی بہن کے ساتھ وارث ہوتے ہیں اور ابن عباسؓ کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیس لہ ولد ولہ اخت اور یہی مذہب ہے داؤد کا اور شیعوں نے کہا بیٹی ہونے سے وارث کلالہ نہ ہو گئے کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے۔ (نودی مختصر)

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَاب آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

- ۴۱۵۲- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ مِنْ الْقُرْآنِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.
- ۴۱۵۳- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةِ أَنْزَلَتْ بَرَاءَةُ
- ۴۱۵۴- عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أَنْزَلَتْ تَامَةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ.
- ۴۱۵۵- عَنْ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أَنْزَلَتْ كَامِلَةً
- ۴۱۵۶- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ.

- باب: بلحاظ نزول آیت کلالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان
- ۴۱۵۲- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اخیر آیت جو اتری یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ۔
- ۴۱۵۳- براء بن عازبؓ کہتے تھے اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے اور اخیر سورت جو اتری سورہ برات ہے۔
- ۴۱۵۴- براء بن عازبؓ سے روایت ہے اخیر سورت جو پوری اتری سورہ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے۔
- ۴۱۵۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

- ۴۱۵۶- براء رضی اللہ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اتری یستفتونک ہے۔

بَاب مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

- ۴۱۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدِّينُ فَيَسْأَلُ ((هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قِضَاءٍ)) فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوَفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيْ قِضَاؤِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)).

- باب: جو مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے
- ۴۱۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

(۴۱۵۷) نووی نے کہا آپ قرض دار پر اس لیے نماز نہ پڑھتے تاکہ اور لوگ جو زندہ ہیں ان کو ڈر پیدا ہو اور وہ قرض کی ادائیگی میں کوشش کریں ایسا نہ ہو کہ مر جائیں اور رسول اللہ ان پر نماز نہ پڑھیں۔ اور یہ ابتدائے اسلام میں تھا جب حضرت کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضرت کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سوا انہی کے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ لے اور مال ان کے وارثوں کو دلائے۔ بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ یہ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دلاتے۔ اور ظہر

۴۱۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں تو جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے میں اس کا مددگار ہوں (یعنی اس کا قرض ادا کرنا اس کے بال بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔

۴۱۶۰- امام بن منہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ سے اور بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ نے میں نزدیک زیادہ ہوں ان مومنوں کے خود ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بموجب (اس آیت النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم) پھر جو تم میں سے قرض یا بال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے عصبہ کے لیے ہے جو کوئی ہو۔

۴۱۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا بال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔

۴۱۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۵۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ.
۴۱۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ ذِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَلِيَ الْغَصْبَةُ مَنْ كَانَ)).

۴۱۶۰- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ ذِينًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْتَرِ بِمَالِهِ غَصْبَتُهُ مَنْ كَانَ)).

۴۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَيْنَا)).

۴۱۶۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ ((وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلَيْتُهُ)).



لہ بعضوں نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعضوں نے کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا۔ بعضوں نے کہا آپ تبرعاً کرتے تھے۔ اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرض دار مرے اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (نووی مختصر)

کِتَابُ الْهَبَاتِ

ہبہ اور صدقہ کے مسائل

بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

باب : جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے

۴۱۶۳- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا تَبْتَعُهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَانِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَيْئِهِ))

۴۱۶۳- حضرت عمرؓ سے روایت ہے میں نے ایک عمدہ گھوڑا خدا کی راہ میں دیا پھر جس کو دیا تھا اس نے اس کو تباہ کر دیا۔ میں سمجھا کہ یہ اس کو اب سستے دام میں بیچ ڈالے گا۔ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید کر اس کو اور مت پھیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس کو کھانے لگ جاتا ہے۔

۴۱۶۴- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((لَا تَبْتَعُهُ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدْرَهُمْ))

۴۱۶۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ تو اس کو نہ خرید اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے بدلے میں دے۔

۴۱۶۵- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيَتْهُ بِدْرَهُمْ فَإِنَّ مَثَلَ الْعَانِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَيْئِهِ))

۴۱۶۵- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے ایک گھوڑا دیا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ جس کے پاس تھا اس نے تباہ کر دیا اس کو (گھاس اور دانے کی بے خبری سے) اور وہ نادار تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے چاہا پھر خریدنا اس کا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اگرچہ ایک درہم کو ملے۔ کیونکہ مثال اس کی جو لوٹ آئے اپنے صدقے میں مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کر کے پھر کھانے کو۔

۴۱۶۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوْحَ أَنَّهُمْ وَأَكْثَرُ

۴۱۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۴۱۶۳) ☆ نووی نے کہا یہ بھی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور صدقہ میں لوٹنا درست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے۔

۴۱۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا تَبْتِغُهُ وَلَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ)) .

۴۱۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ .

۴۱۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَاهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ)) .

بَابُ تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ

۴۱۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقْبِئُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَبْنِهِ فَيَأْكُلُهُ)) .

۴۱۷۱- عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۴۱۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ .

۴۱۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقْبِئُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَبْنَهُ)) .

۴۱۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْعَائِدُ

۴۱۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا تھا۔ انھوں نے اس کو خریدنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اور مت لوٹا اپنے صدقہ کو۔

۴۱۶۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۱۶۹- وہی جو گزر اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے مت لوٹ اپنے صدقے میں اے عمر رضی اللہ عنہ۔

باب: صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے

۴۱۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس کی جو لوٹتا ہے اپنے صدقہ کو مثال کتے کی ہے قے کر کے پھر جاتا ہے اس کے کھانے کو۔

۴۱۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۴۱۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر قے کو کھاتا ہے۔

۴۱۷۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا بہ میں لوٹنے والا مثل اس کے ہے جو قے کر

فِي هَبِّهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْنِهِ ((

کے پھر کھانے جائے اس کو۔

۴۱۷۵- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

۴۱۷۶- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعَائِدُ

اللہ ﷺ نے فرمایا ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے جو قے کر

فِي هَبِّهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْنِهِ ((

کے پھر اپنی قے کو کھانے جاتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ

باب: بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو

فِي الْهَبَةِ

زیادہ دینا مکروہ ہے

۴۱۷۷- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ

۴۱۷۷- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو ان کے باپ بشیر رسول

أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي

اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو

هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ آپ نے پوچھا تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكُلْتُ وَلَدِكَ نَحَلْتُهُ مِثْلَ هَذَا))

ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو

فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَارْجِعْهُ))

اس سے بھی پھیر لے۔

۴۱۷۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى ابْنِي

۴۱۷۸- نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے

أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کر نبی اکرم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو یہ غلام

إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ ((أَكُلْتُ بَيْنَكَ

تخفہ میں دیا ہے۔ نبی اکرم نے پوچھا کیا سب بیٹوں کو تو نے تخفہ دیا؟

نَحَلْتُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَارْذُذْهُ))

انہوں نے کہا نہیں۔ تو نبی اکرم نے فرمایا اس سے واپس لے لو۔

۴۱۷۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ

۴۱۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَمَعْمَرٌ فَبَيَّ حَدِيثَهُمَا أَكُلْتُ بَيْنَكَ وَفِي حَدِيثِ

اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ ((أَكُلْتُ وَلَدِكَ)) وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ

۴۱۸۰- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۱۸۰- نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول

☆ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث

سے یہ نکلا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔ اور بعضوں نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا

ایک۔ اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور ہبہ صحیح ہے اور

طاؤس اور عروہ اور مجاہد اور نووی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔

قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا هَذَا الْغُلَامُ)) قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ ((فَكُلُّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتُهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَرُدَّه))

۴۱۸۱- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ تَطَلَّقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهَدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ)) قَالَ لَا قَالَ ((اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ)) فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ بِلَكَ الصَّدَقَةَ

۴۱۸۲- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتُ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهِ لِإِنِّيهَا فَالتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِإِنِّي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتُ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِإِنِّيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بَشِيرُ أَلَاكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ ((أَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا)) قَالَ ((لَا)) قَالَ ((فَلَا تُشْهَدُنِي إِذَا فُتِنِي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ))

۴۱۸۳- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَلَاكَ بَنُونَ سِوَاهُ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَكُلُّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ

اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا غلام ہے؟ انھوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے۔ آپ نے ان کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

۳۱۸۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے ہبہ کیا۔ میری ماں عمرہ بنت رواحہ بولی میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنی اولاد میں۔ پھر میرے باپ نے وہ ہبہ پھیر لیا۔

۳۱۸۲- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے ان کی ماں بنت رواحہ نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کر دیں ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا۔ پھر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی میں راضی نہیں ہو گئی جب تک تم گواہ نہ کرو و جناب رسول اللہ کو اس ہبہ پر۔ تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہو جائیں اس ہبہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے آپ نے فرمایا اے بشیرؓ کیا سو اس کے اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انکو بھی تو نے ایسا ہی ہبہ کیا ہے بشیرؓ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۳۱۸۳- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اور بھی تیرے بیٹے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ایسا ہی دیا ہے بشیرؓ نے کہا نہیں

هَذَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ))

۴۱۸۴- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ.

۴۱۸۵- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذًا وَكَذًا مِنْ مَالِي فَقَالَ ((أَكُلُ بَيْتِكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي)) ثُمَّ قَالَ ((أَبَسْرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً)) قَالَ بَلَى قَالَ ((فَلَا إِذَا))

۴۱۸۶- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نَحْلًا ثُمَّ أَنَّى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ ((أَكُلُ وَلَدِكَ أَغْطِيَهُ)) هَذَا قَالَ لَا قَالَ ((أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمْ الْبَرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا)) قَالَ بَلَى قَالَ ((فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا نَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ ((قَارِبُوا بَيْنَ ابْنَانِكُمْ))

۴۱۸۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهَدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهَدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَلَهُ إِخْوَةٌ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((أَفَكُلُّهُمْ أَغْطِيَتْ مِثْلَ مَا

آپ نے فرمایا تو پھر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم پر۔

۴۱۸۴- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے مت گواہ کر مجھ کو ظلم پر۔

۴۱۸۵- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ گواہ رہے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسے نعمان کو دیا ہے؟ میرے باپ نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کر لے۔ بعد اس کے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں؟ میرا باپ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے ایک کو نہ دے)۔

۴۱۸۶- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ نے مجھ کو کچھ ہبہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا آپ کو گواہ بنانے کیلئے آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ میرا باپ بولا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے نیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا ابن عون نے کہا میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی انھوں نے کہا مجھ سے نعمان نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برابری کرو اپنی اولاد کو دینے میں۔

۴۱۸۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بشیرؓ کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کر دے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور آپ کو گواہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو

نے ان سب کو یہی دیا ہے جو اس کو دیا؟ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا
پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں بنوں گا مگر حق پر۔

باب: عمری کا بیان

۴۱۸۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری کرے کسی کے لیے اور اس
کے وارثوں کے لیے (یعنی یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر
کو دیا پھر تیرے بعد تیرے وارثوں کو) تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کو
عمری دیا گیا (یعنی معمر لہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا۔
اس لیے کہ اس نے دیا اس طرح جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی
وارثوں کا حق ہو گیا)۔

۴۱۸۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے
تھے جو کوئی عمری کرے کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے
تو اس نے اپنا حق کھو دیا اب وہ معمر لہ کا ہو گا اور اس کے وارثوں کا

أُعْطِيَتْهُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا
وَأَنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقِّ))

بَابُ الْعُمَرَى (۱)

۴۱۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا
لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أُعْطَاهَا لِأَنَّهُ
أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ))

۴۱۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ
وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ

(۱) نوٹی نے کہا عمری کہتے ہیں یوں کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا یا زندگی بھر کے لیے یا جب تک تو جینے یا باقی رہے۔
ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمری کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر کے لیے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ
تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے یہ عمری تو بلا اختلاف صحیح ہے اور مثل یہ کہ ہے اس صورت میں موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے
وارثوں کا ہو گا اگر وارث نہ ہو تو بیت المال میں داخل ہو گا پر عمری کرنے والے کو پھر نہ ملے گا دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے
لیے دیا پس صرف اسی قدر اور کچھ نہ کہے اس میں شافعی کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دوسرا قول
یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گھر حین حیات اس کے قبضہ میں رہے گا اور بعد اس
کی وفات کے عمری کرنے والے کو مل جائے گا اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی
مثل ہو گا جب چاہے عمری دینے والا اس کو پھیر لے اگر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہو گا تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ گھر میں
نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا اس کی صحت میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک باطل ہے اور اصح
یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دلیل اس کی احادیث صحیحہ ہیں اور شروط فاسدہ لغو ہیں اور جس کو عمری دیا وہ اس گھر
کا مالک ہو گا اور امام احمد کے نزدیک عمری مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہیں اور امام مالک کے نزدیک سب صورتوں میں عمری سے منفعت
اٹھانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہو گا اور ملک عمری کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عمری صحیح ہے اور ان کا مذہب وہی
ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابو عبیدہ کا۔ اجماعی بالفظ۔

یہی کی روایت میں یوں ہے جو کوئی عمری کرے تو وہ معمر لہ کا ہے اور اس کے وارثوں کا۔

۳۱۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہو گا جس کو عمری دیا جائے اور عمری دینے والے کو نہ ملے گا۔ اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگی۔

۳۱۹۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ عمری جس کو جابر کھا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے کہ یہ تیرا ہے اور تیرے وارثوں کا ہے اور جو یوں کہے یہ تیرا ہے جب تک تو جئے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمری دینے والے کے پاس چلا جائے گا۔ معمر نے کہا ہری ایسا ہی فتویٰ دیتے تھے۔

۳۱۹۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا جو کوئی عمری دے ایک شخص کو اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی معمر لہ کی ملک ہو جاتا ہے۔ اب کوئی شرط یا استثناء عمری دینے والے کا جائز نہ ہو گا۔ ابو سلمہ نے کہا اس لیے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہو گئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

۳۱۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔

۳۱۹۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۹۵- اس سند سے جابر نے اس کو مرفوعاً بیان کیا۔

۳۱۹۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رو کے رہو اپنے مالوں کو اور مت بگاڑو ان کو کیونکہ

وَلَعَقِبِهِ غَيْرَ أَنْ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيَّمَا رَجُلٍ أَغْمَرَ عُمَرَىٰ فِيهِ لَهٗ وَلَعَقِبِهِ)).

۴۱۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَيَّمَا رَجُلٍ أَغْمَرَ رَجُلًا عُمَرَىٰ لَهٗ وَلَعَقِبِهِ)) فَقَالَ ((قَدْ أُعْطِيَتْكُمَا وَعَقِبُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَىٰ صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)).

۴۱۹۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمَرَىٰ الَّتِي أَحَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلَعَقِبُكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَىٰ صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْنِي بِهِ

۴۱۹۲- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ فِيمَنْ أَغْمَرَ عُمَرَىٰ لَهٗ وَلَعَقِبِهِ فِيهِ لَهٗ بَقْلَةٌ لَا يَحْزُزُ لِلْمُعْطَىٰ فِيهَا شَرْطٌ وَلَا تُنْبِئَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطُهُ.

۴۱۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعُمَرَىٰ لِمَنْ وَهَبَتْ لَهٗ)).

۴۱۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ.

۴۱۹۵- عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَىٰ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۱۹۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ

جو کوئی عمری دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کے لیے۔

۳۱۹۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمری کرنے لگے مہاجرین کے لیے تب رسول اللہ نے فرمایا روکے رہو اپنے مالوں کو۔

۳۱۹۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمری کے طور پر، پھر وہ بیٹا مر گیا۔ اس کے بعد عورت مری اور اولاد چھوڑی اور بھائی تو عورت کی اولاد نے کہا باغ پھر ہماری طرف آگیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تھا اس کی زندگی اور موت میں۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا طارق کے پاس جو مولیٰ تھے عثمان بن عفان کے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جابر نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمری اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔ پھر یہی حکم کیا طارق نے۔ بعد اس کے عبد الملک بن مروان کو لکھا اور یہ بھی لکھا کہ جابر نے ایسی گواہی دی ہے۔ عبد الملک نے کہا جابر سچ کہتے ہیں۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

۳۱۹۹- سلیمان بن یسار سے روایت ہے طارق نے فیصلہ کیا عمری کا معمر لہ کے وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر کے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔

۳۲۰۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا عمری جائز ہے۔

۳۲۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری میراث ہے اس کی جس کو عمری دیا گیا ہو۔

۳۲۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

وَلَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنَ أَغْمَرَ عُمَرَىٰ فَهِيَ لِلَّذِي أَغْمَرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ ((

۴۱۹۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُغْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ))

۴۱۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تَوَفَّيَتْ وَتَوَفَّيْتُ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمِرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ فَاحْتَصِمُوا إِلَى طَارِقٍ مَوْلَى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَىٰ بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمَضَىٰ ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِنِسِي الْمُعْمِرِ حَتَّى الْيَوْمِ

۴۱۹۹- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَىٰ بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعُمَرَى جَائِزَةٌ))

۴۲۰۱- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْعُمَرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا))

۴۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ)) .
 ۴۲۰۳ - عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
 ((مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)) أَوْ قَالَ ((جَائِزَةٌ)) .
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے۔
 ۴۲۵۳ - اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔



کِتَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کا بیان

۴۲۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے لیے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں گزارے بغیر وصیت لکھی ہوئی۔

۴۲۰۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں عبید اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اور یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۴۲۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۰۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شے ہو وصیت کرنے کے قابل وہ تین راتیں گزارے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے جب سے یہ حدیث سنی رسول اللہؐ سے اس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

۴۲۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ))

۴۲۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ)) وَلَمْ يَقُولْ ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ))

۴۲۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالُوا جَمِيعًا ((لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ)) كَرَوَايَةٍ يَحْتَجُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۴۲۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي

(۴۲۰۴) ☆ یعنی جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور اس کو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھ کر ہر وقت اپنے پاس رکھنے دے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وصیت نہ لکھ سکے۔

(۴۲۰۷) ☆ نووی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وصیت مامور بہ ہے۔ لیکن ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو تو بالا اتفاق واجب ہے

۴۲۰۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

باب الوصية بالثلث

باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں

۴۲۰۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَاضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَّغْنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي قَالَ ((لَا)) قَالَ قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ ((لَا الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ غَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتُ تَنفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةُ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُحْلِفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ

۴۲۰۹- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے۔ کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آدھا مال تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں۔ اور تو جو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے لیے اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جو رو کے منہ میں ڈالے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا

قرہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کر دے اور جو امر نیا ہو اس کو درج کرتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے بلکہ اہم امور --- کا لکھنا کافی ہے۔

(۴۲۰۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کر لے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں جاری نہ ہوگی مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک۔ اور ابو حنیفہؒ اور احنافؒ کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملوں کا ثواب نیت سے ہے جب خدا کی اطاعت کی نیت ہے تو مباح میں بھی ثواب ہے جیسے کھانا عبادت کی طاقت کے لیے اور سونا عبادت کے لیے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زنا سے بچنے کے لیے۔ یعنی مکہ میں رہ جاؤں گا سعدؓ کے کہ کہیں مکہ میں نہ رہ جاؤں حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہؓ مکہ میں مر جانا۔ اس لیے کہ اس کو چھوڑ دیا تھا خدا تعالیٰ کے واسطے قاضی عیاضؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بھی باقی تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد میں ہجرت کی اس کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ آنحضرتؐ کا یہ فرمانا صحیح نکلا اور سعدؓ زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا اور ایسا ہی ہوا سعدؓ سے فائدہ ہوا مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا اللہ

اپنے اصحاب کے؟ آپ نے فرمایا اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو۔ یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر لیکن تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے۔ اس کے لیے رنج کیا رسول اللہ نے اس وجہ سے کہ وہ مر گیا مکہ میں۔

۴۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۱۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں سعد بن خولہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ انھوں نے برا جانا مرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

۴۲۱۲- سعدؓ سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کہلا بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال بانٹنے کی جس کو چاہوں؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا آدھا مال بانٹنے کی اجازت دیجئے؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا تہائی مال کی اجازت دیجئے؟ آپ چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

۴۲۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَنْبَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْفَعَكَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَضُرُّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمُضْ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَغْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) قَالَ رَأَيْتُ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ.

۴۲۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۲۱۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا

۴۲۱۲- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمَ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالْنِّصْفُ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا.

۴۲۱۳- عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا

لہ کافروں کو جو مارے گئے اور قید ہوئیں ان کی عورتیں اور لونڈیاں بنیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مہاجر اگر مکہ میں مرے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت سے ہو۔ اور بعضوں نے کہا باطل ہو جائے گی اور بعضوں نے کہا ہجرت خاص اہل مکہ پر فرض ہوئی تھی یہ راوی کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ حدیث یہیں تک ہے کہ تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے۔ "اور یہ سعد بن ابی وقاص کا کلام ہے یا زہری کا یہ سعد بن خولہ وہ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی مکہ سے اور وہیں مر گیا اور بخاری نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ پھر مکہ میں آن کر مر گیا۔ ابن ہشام نے کہا کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا پھر مکہ میں مراجعۃ الوداع میں ۱۰ھ یا ۱۱ھ میں۔ تو اس کی جاہی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت بگڑ گئی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مر اگرچہ موت اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہاں مرنا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں خلل پڑتا ہے۔

۴۲۱۴- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے عرض کی کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں؟ میں نے عرض کیا تہائی کیلئے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

۴۲۱۵- سعدؓ کے تینوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ جناب رسول اللہ تشریف لائے ہیں مکہ شہر میں بیمار پر سی کے لیے۔ وہ رونے لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ سعدؓ نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہؓ مر گیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یا اللہ! اچھا کر دے سعدؓ کو تین بار پھر سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں (فقراء اور مساکین کے لیے)؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا نصف کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی کی آپ نے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے مال بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی سے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنی مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے ان کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے۔

۴۲۱۶- حضرت سعدؓ کے تینوں بیٹوں سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سعدؓ مکہ میں بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔

۴۲۱۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۱۴- عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا فَقُلْتُ أِبَالِثُلُثٍ فَقَالَ ((نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)).

۴۲۱۵- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ ((مَا يُبْكِيكَ)) فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالنَّارِضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ ((لَا)) قَالَ فَبِالْثُلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالنِّصْفُ قَالَ ((لَا)) قَالَ فَالْثُلُثُ قَالَ ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدْعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِغَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ)).

۴۲۱۶- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ يَخُوضُ حَدِيثَ النَّفَقَةِ.

۴۲۱۷- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ

كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِي بِعَنْ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ
مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ بِعَنْ
حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْجَمْعِيِّ.

۴۲۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ
الثَّلَاثِ إِلَى الرَّبْعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الثَّلَاثُ
وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ)).

بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

۴۲۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي
مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ
أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ ((نَعَمْ)).

۴۲۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتَلَتَتْ
نَفْسَهَا وَإِنِّي أَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ فَلِي
أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ ((نَعَمْ)).

۴۲۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظْنُهَا لَوْ
تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا
قَالَ ((نَعَمْ)).

۴۲۱۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کاش لوگ ٹمٹ سے کم
کر کے چوتھائی کی وصیت کریں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ٹمٹ بہت ہے۔

باب : صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

۴۲۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے
جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال
چھوڑ گیا اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں
گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۲۲۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص
نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں ناگہاں مر گئی اور میں
سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو کہا مجھے ثواب
ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۲۲۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص
رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں یکایک
مر گئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات
کرتی تو ضرور صدقہ دیتی، کیا اس کو ثواب ملے گا اگر میں اس کی
طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں ملے گا۔

(۴۲۱۸) ☆ تو ٹمٹ سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے جمہور علماء کا۔ حضرت ابو بکرؓ نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علیؓ
نے بھی اور ابن عمرؓ اور اسحاقؓ نے ربع کی اور بعضوں نے سدس کی بعضوں نے عشر کی۔ اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے منقول ہے کہ
جس کے وارث بہت ہوں اس کو بالکل وصیت نہ کرنا مستحب ہے جب مال تھوڑا ہو۔

(۴۲۲۱) ☆ نودی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اس کو ثواب پہنچتا ہے اور صدقہ دینے
والے کو بھی ثواب ہے۔ اور حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو وَإِنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر
میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ اور جو قرض ہو میت پر اس کو اس کے ترکے سے ادا کرنا واجب ہے خواہ لڑے

۴۲۲۲- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ
أَبُو أُسَامَةَ وَرَوَّحَ فَبَيَّ حَدِيثَهُمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ
كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ
فَبَيَّ حَدِيثَهُمَا أَفْلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بَشِيرٍ
باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانُ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ
وَفَاتِهِ

باب: مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے

۴۲۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا
مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا
مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ
صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ))

۴۲۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا، دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔

باب : وقف کا بیان

باب الوقف

۴۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا
بِخَيْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبْتُ أَرْضًا بِخَيْرٍ لَمْ أَصِبْ
مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ

۴۲۲۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر میں تو وہ آئے جناب رسول اللہؐ سے مشورہ کرنے اس باب میں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے ایسا عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا، آپ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب

تہ وصیت کرے یا نہ کرے۔ اور یہ اس المال سے دیا جائے گا۔ اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور رصوم کا فدیہ اور اگر ترک نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

(۴۲۲۳) ☆ نووی نے کہا علماء نے کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کیونکہ میت ان کا سبب بنتی ہے، اولاد تو اسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جس کو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم ہو یا تصنیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اس نکاح کی جو ولد صالح کی امید سے کیا جائے اور اس میں دلیل ہے صحت اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ دینے کی تعلیم یا تصنیف سے یا شرح سے اور ضروری ہے کہ تمام علموں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ مفید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے بعد۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح ادائے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور اس میں اختلاف ہے۔ اور روزہ میت کا ولی اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچانا نماز پڑھنا تو امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

(۴۲۲۳) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس باب کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور لے

((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))
 قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمْرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا
 يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقْ عُمْرُ
 فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ
 وَلَيْهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا
 غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ
 مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ
 قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَنِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَبْنَايَ
 مَنْ قَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنْ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَنِّلٍ مَالًا.

۴۲۲۵- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنْ
 حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((أَوْ
 يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ)) وَلَمْ يُذَكِّرْ مَا
 بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سَلِمٌ
 قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ.

۴۲۲۶- عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ
 حَبِيرٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ
 أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا أَحَبُّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ
 عِنْدِي مِنْهَا وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ
 يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ
 يُوصِي فِيهِ

۴۲۲۷- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ مُصَرِّفٍ

میں؟ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے
 (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو (یعنی اس کی منفعت
 کو)۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اصل
 زمین نہ بیچی جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی میراث میں آئے نہ
 ہبہ کی جائے اور صدقہ کر دیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور
 بردوں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لیے) اور جو
 مسافروں میں اور ناتواں لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو
 کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا
 کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے
 کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

۴۲۲۵- ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۲۶- ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خیبر کی جگہ سے زمین ملی تو
 میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے محبوب ترین اور عمدہ
 ترین مال ملا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے۔

باب: جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو
 اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

۴۲۲۷- طلحہ بن مصرفؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن

لہ اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور سقاہوں کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث
 درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

(۴۲۲۷) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جو کہا کہ حضرت نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹکٹ مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں ہے

ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا جناب رسول اللہؐ نے وصیت کی (مال وغیرہ کے لیے)؟ انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا؟ انھوں نے کہا آپؐ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔
۴۲۲۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۲۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لیے)۔

۴۲۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۴۲۳۱- اسود بن یزید سے روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علیؓ وصی تھے رسول اللہ ﷺ کے؟ انھوں نے کہا آپؐ نے ان کو کب وصی بنایا؟ میں آپکو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ میری گود میں تھے کہ اتنے میں آپ نے طشت منگایا پھر آپ گر پڑے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپؐ نے انتقال کیا۔ پھر علیؓ کو کیونکر وصیت کی۔

قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلَمْ كُتِبْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلَمْ أَمْرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۲۲۸- عَنْ أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ.

۴۲۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

۴۲۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۲۳۱- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَذَعَا بِالطُّسْتِ فَلَقَدْ انْحَنَنْتُ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ.

تھ کی اس لیے کہ آپ کے پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علیؓ کو یا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں۔ اور وہ جو آپ کی زمین خیر اور فدک میں تھی تو اس کو آپؐ نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپؐ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں۔ اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی۔ انتہی۔

(۴۲۳۱) ☆ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل ثابت کریں۔ اہل سنت کو جناب امیر کی فضیلت اور بزرگی اور قربت رسول اللہؐ سے انکار نہیں ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اس کو کیوں قبول کریں۔

۴۲۳۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْحَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْحَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْحَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ((أَتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدِي)) فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي

۴۲۳۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے انھوں نے کہا جناب رسول اللہؐ پر بیماری کی سختی ہوئی آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوات اور سختی) میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تاکہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ

☆ صحیح مسلم کی روایت میں اہجر ہے ہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں ہجر یا ہجر ہے اصل میں معنی ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہیں اور یہ امر صحابہ سے بعید ہے کہ حضرت کی نسبت ایسا کلمہ نکالیں خصوصاً حضرت عمرؓ سے تو معنی ہجر کے یہ ہیں کہ کیا حضرت سے بھی ہذیان ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استفہام انکاری ہے تو اچھی طرح سمجھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمرؓ کا رد کرنا تھا ان لوگوں پر جنھوں نے حضرت کے علم مبارک کی قہیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہیں اس وقت آپ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضرت سے ہذیان صادر ہونا محال ہے نووئی نے کہا اگر ہجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اس نے بغیر سمجھے بوجھے ایسا لفظ کہہ دیا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت میں رسول اللہؐ کی بیماری کی وجہ سے تو چاہیے تھا یوں کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل گیا نہ یہ میں ہے اہجر یعنی کیا آپ کا کلام مختلف ہو گیا ہے بوجہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ اخبار جس کے معنی فحش اور ہذیان کے ہوتے ہیں کیونکہ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے اور ان کے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہؐ کے لیے بولیں اور مجمع البہار میں اہجر ہے کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ نے چھوڑ دیا تم کو تو ہجر ضد ہے وصل کی اور ایک روایت میں اہجر اے انہی۔ امام نووئی نے کہا یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول اللہؐ معصوم ہیں کذب سے یا تغیر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہو اس کو نہ پہنچائیں لیکن بیماری اور دکھ درد سے معصوم نہیں ہیں جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو۔ اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ پر سحر ہوا تھا تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو نہ کیا ہو تا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ نے برخلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپ کو کیا لکھنا منظور تھا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کو منظور تھا خلیفہ کا معنی کرنا تاکہ آئندہ جھگڑا نہ ہو۔ اور بعضوں نے کہا آپ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوادیں تاکہ آئندہ ان کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں منصوص پر اور پہلے آپ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمرؓ نے اس وقت جو کہا کہ رسول اللہؐ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ یہ دلیل ہے حضرت عمرؓ کی انتہائی سمجھ اور باریک بینی کی۔ اس واسطے کہ انھوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ جناب رسول اللہؐ بعض ایسی مشکل باتیں لکھوادیں جن کی قہیل صحابہ سے نہ ہو سکے اور وہ گنہگار ہوں تو انھوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب اور اللہ خود فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا تو ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپ کی سب امت گمراہ نہ ہوگی اسلئے انھوں نے رسول اللہؐ کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت میں اور حضرت عمرؓ ابن عباسؓ سے زیادہ سمجھدار تھے۔ امام بیہقی نے دلائل النبوة کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت رسول اللہؐ کو راحت دینا تھی

عَنْدَ نَبِيٍّ تَنَازَعُ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهْجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ
 قَالَ ((دَعُونِي فَإِلْدِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أَوْصِيكُمْ
 بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
 وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ)) قَالَ

من کر لوگ جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہیے اور
 کہنے لگے حضرت کا کیا حال ہے کیا آپ سے بھی لغو صادر ہو سکتا
 ہے۔ پھر سمجھ لو آپ سے۔ آپ نے فرمایا ہٹ جاؤ میرے پاس سے
 میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم

تھی بیماری کی حالت میں۔ اور اگر حضرت کو یہی منظور ہو تاکہ کتاب لکھی جائے تو آپ ضرور لکھوادیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم
 الہی کو موقوف نہ رکھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلع ما انزل الیہ جیسے آپ نے دین کی تمام باتیں پہنچانے میں کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی
 دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ نے حکم دے ہی دیا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو وغیرہ بیعتی نے کہا سفیان بن
 عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ ابو بکرؓ کی خلافت کے لیے لکھوادیں لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الہی یوں ہی
 ہے تو آپ نے لکھوانا موقوف رکھا جیسے شروع بیماری میں آپ نے لکھوانا چاہا تھا پھر فرمایا ہائے شر اور چھوڑ دیا لکھوانا اور فرمایا انکار کرتا ہے اللہ
 تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین مگر ابو بکرؓ کو اور جتایا حضرت ابو بکرؓ کو اپنی خلافت کے لیے ان کو نماز میں امام کر کے بیعتی نے کہا اگر غرض
 حضرت کی احکام دین کو لکھوانا تھا تو حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے اور فرماتا ہے الیوم اکملت لکم
 دینکم اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہو گا جس کے لیے صراحتاً اشارہ قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہو تو ایسے کام کے لیے حضرت عمرؓ نے رسول
 اللہ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ایسی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جائے اور خود رسول
 اللہ فرما چکے تھے جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر ٹھیک کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ
 رسول اللہ نے بہت سے کاموں کو علماء کی رائے پر چھوڑ دیا تو حضرت عمرؓ نے بھی ان کا چھوڑنا اسی حال میں مناسب جانا کیونکہ اس میں درجہ ملے گا
 علماء کو اور رسول اللہ کو بھی آرام حاصل ہو گا اور حضرت نے بھی اس امر میں حضرت عمرؓ پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی
 رائے کے ساتھ موافقت کرنے کی۔ خطابی نے کہا حضرت عمرؓ کا قول اس امر پر محمول نہ کرنا چاہیے کہ انھوں نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ پر یا
 اور کسی طرح کا گمان کیا جو آپ کے ساتھ لائق نہیں مگر جب انھوں نے دیکھا کہ آپ پر مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپ کی بہت
 قریب ہے تو ان کو ڈر ہوا کہ شاید آپ یہ بات بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو منافقوں کو موقع ملے دین میں اعتراض
 کرنے کا اور حضرت کے اصحاب آپ سے گفتگو کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپ کا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور
 قریش کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نہ رہتی اور اکثر علماء اس طرف
 ہیں کہ آپ سے ان کاموں میں خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی رائے سے بیان کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر
 اجماع ہے کہ آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے
 اس پر بھی آپ کو لازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ کو سہو ہوا پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری میں بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال
 سے حضرت عمرؓ نے دوبارہ دریافت کرنے کا حکم دیا خطابی نے کہا اور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو
 حضرت عمرؓ نے اسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا یعنی جاحظ اور دوسرا حماقت میں مشہور
 یعنی اہل حق بن ابراہیم موصلی اس نے اپنی کتاب افغانی کے شروع میں اہل حدیث کی برائی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں
 جن کو خود سمجھتے نہیں۔ ان دونوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہو گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت
 دینے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضروری نہیں اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہو گا جو جاہل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لیے رحمت ہے

وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأَنْسَبْتُهَا قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

مشغول ہو جھگڑے اور بک بک میں) میں تم کو تین باتوں کی
وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب
سے دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے
میں کیا کرتا تھا (تاکہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی
طرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباسؓ نے نہیں کہی یا سعید
نے کہا میں بھول گیا۔

اللہ کیا تو کیا اس سے دن عذاب ہو گا خطابی نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔
دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے۔ تیسرا فردی احکام میں جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا غیر حدث میں
اختلاف پس اس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں ہے اختلاف امنی رحمة۔ ماذری نے کہا اگر کوئی اعتراض
کرے کہ صحابہ کو آنحضرتؐ سے اختلاف ایسے موقعہ میں کیونکر جائز ہو حالانکہ حضرتؐ نے صاف حکم دیا کہ میرے پاس دوات اور کاغذ لاؤ تاکہ
میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہؐ کی اور وہ حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر و وجوب کے لیے نہیں ہوتا
اور قرآن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہ کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہو گا کہ آپؐ کا یہ حکم اختیار کی تھانہ کہ وجوبی پھر انھوں نے اختیار کیا نہ
لکھنے کو اور حضرت عمرؓ کی رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ سمجھے کہ یہ حکم آپؐ سے بلا قصد مصمم صادر ہوا اور یہی مراد ہے جس سے انتہی ملخصاً
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردانا ہے حضرت عمرؓ پر طعن کرنے کے لیے حالانکہ
اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمرؓ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمرؓ کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً
ایسی پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضرتؐ کی بیماری سے صحابہ کو تھی باعث طعن نہیں ہو سکتی اکثر جب رنج اور مصیبت میں انسان بدحواس
ہو جاتا ہے تو دل قابو میں نہیں رہتا زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک معمولی بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی ہے حضرت عمرؓ کے
فضائل اور مناقب متعددہ کو چھوڑ کر ان پر ملامت کرنا انتہا کی بے دینی اور ناخدا ترسی ہے واللہ علی ذلک شہید۔

نودی نے کہا صمعی نے کہا جزیرہ عرب انتہائے عدن سے لے کر عراق تک ہے طول میں اور جدہ سے لے کر اطراف شام تک ہے
عرض میں۔ اور ہر دی نے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد
ہے کہ اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک اور شافعی اور علماء نے اور انھوں نے کافروں کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ
کافروں کو عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ عرب کے ایک حصے سے اور وہ حجاز کا حصہ
ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے نہ یمن وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ کفار کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے گا لیکن وہاں
تین دن سے زیادہ ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا حضرت امام شافعی نے کہا اس میں سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے وہاں کافروں کو داخل ہونے کی بھی
اجازت نہ دی جائے گی اگر پوشیدہ چلا جائے تو اس کا نکالنا فوراً واجب ہے اگر وہاں مر جائے اور دفن ہو جائے تو اس کی نعش نکال ڈالیں گے جب تک
اس میں تغیر نہ ہوا ہو یہی قول ہے جمہور فقہاء کا اور امام ابو حنیفہؒ نے کافر کو حرم میں جانے کی اجازت دی ہے اور دلیل جمہور کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی۔ بعضوں نے کہا کہ وہ اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ
تیسری بات یہ ہوگی کہ میری قبر کو درشن نہ بنانا یعنی جیسے بتوں کی پرستش نہ ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعضوں نے کہا
وہ یہود کا نکالنا تھا۔

۴۲۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى حَدِيثِهِ كَأَنَّهُمَا نِظَامُ اللَّوْلُو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ائْتُونِي بِالْكِتَابِ وَالذَّوَاةِ أَوْ اللَّوْحِ وَالذَّوَاةِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا)) فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْجُرُ.

۴۲۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ)) فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاحْتَصَمُوا فَعِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُومُوا)) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا جَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

۴۲۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن پھر ان کے آنسو بہنے لگے دونوں گالوں پر جیسے موتی کی لڑی۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوادوں کہ تم گمراہ نہ ہو۔ لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت میں بے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں۔

۴۲۳۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم کو میں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا جناب رسول اللہ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے بس کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب۔ اور گھر میں جو لوگ تھے انھوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہ کتاب لکھوادیں گے اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعضوں نے حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق کہا۔ جب ان کی باتیں زیادہ ہوئیں اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہ کے سامنے تو آپؐ نے فرمایا اٹھو جاؤ۔ عبید اللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ ان لوگوں کے اختلاف اور شور و غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

(۴۲۳۳) یہ حضرت عمرؓ کی رائے ہے جو انھوں نے حضرت کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے مَا اتَاكُمْ الرِّسُولَ فَخُذُوهُ وَمَنْهَاكُمْ عَنْهُ فَلَا تَنْتَهُوا اللَّهَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اور اللہ کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لیے اور ایک حدیث میں ہے کہ نہ پاؤں میں تم میں کسی کو تکلیف کے ہوئے اپنی چھپر کٹ پر میرا حکم اسے پہنچے اور وہ یہ کہے میں نہیں جانتا میں نے جو اللہ کی کتاب میں پایا اس کی پیروی کی۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں دیا گیا قرآن مجید اور مانند اس کے اور۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اسی میں کچھ بہتری ہوگی۔

کِتَابُ النَّذْرِ

نذر کے مسائل

باب: نذر کو پورا کرنے کا حکم

۴۲۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے مسئلہ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پیشتر ہی مر گئی۔ آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔

۴۲۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: نذر ماننے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان
۴۲۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہیں پھیرتی (جو تقدیر میں آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

۴۲۳۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ

باب الأمر بقضاء النذر

۴۲۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَيْتُ سَعْدَ بْنَ عِبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَأَقْضِيهِ عَنْهَا))

۴۲۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ لَيْثٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا
۴۲۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّجِيعِ))

۴۲۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

(۴۲۳۵) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہ ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے۔ اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔ اور میت کی طرف سے مالی حقوق بالاتفاق اس کا وارث ادا کر سکتا ہے اور بدنی میں اختلاف ہے۔ پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے۔ اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعد کی ماں کی نذر مطلق تھی یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس میں اختلاف ہے۔ لیکن ہر حال میں وارث پر ایفاء نذر اسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جائے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے۔

(۴۲۳۷) ☆ یعنی مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرے نہ کہ اپنے مطلوبوں اور مردوں کے عوض میں یہ تو ایک تجارت ٹھہری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہے کہ اس سے حضرت منع کریں تو اور بزرگوں کی نذر معاذ اللہ کیونکر دور سے کیونکر بلارد ہوگی۔ یہ جاہلوں کے خیال ہیں خدا تعالیٰ ان سے بچائے۔

نے فرمایا نذر کسی شے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر میں لکھا ہے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے۔

۴۲۳۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے منع فرمایا نذر سے۔ اور فرمایا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے والی بلا نہیں رکتی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنی بخیلوں تو خیرات نہیں کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)۔

۴۲۴۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔

۴۲۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا اس سے تقدیر نہیں پھرتی بلکہ بخیل کا مال نکلتا ہے۔

۴۲۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا تھا نکالتا۔

۴۲۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ))۔

۴۲۳۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ النَّذْرِ وَقَالَ ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ))۔

۴۲۴۰- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

تَحْرِيرِ

۴۲۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ ((لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ))۔

۴۲۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ النَّذْرِ وَقَالَ ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ))۔

۴۲۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ النَّذْرَ لَا يَقْرُبُ مِنَ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ قَدْرَهُ لَهُ وَلَكِنْ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرِجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ))۔

۴۲۴۴- عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

بَاب لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا
فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

۴۲۴۵- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ خُلَفَاءَ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَصَبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوُثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَنَاهُ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ بِعِظَامِي لِذَلِكَ ((أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ خُلَفَائِكَ ثَقِيفٍ)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)) ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ

باب : ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا نہ کرنے کا بیان
۴۲۴۵- عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف اور بنی عقیل میں دوستی تھی حلف کے ساتھ۔ تو ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور عضباء (نام ہے حضرت کی ناکہ کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے کہا یا محمد! یا محمد! آپ اس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا آپ نے مجھے کس قصور میں پکڑا اور حاجیوں کے سردار (یعنی عضباء کو) کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے فرمایا بڑا قصور ہے اور میں نے تجھے پکڑا ہے تیرے دوست ثقیف کے قصور کے بدلے۔ یہ کہہ کر آپ چلے اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! اور آپ نہایت رحم دل اور مہربان تھے۔ آپ پھر لوٹے اس کی طرف اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا۔ پھر آپ لوٹے اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! آپ پھر

(۴۲۴۵) ☆ نو دہائی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے لیکن اس کو غلام بنانا یا اس کے بدلے روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہے۔ اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد رہے گا اس موقع پر ایک نقل مجھ کو یاد آئی ہے ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز چھری تیز کر کے اپنے استاد کے پاس تنہائی میں پہنچا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس کا بدلہ میں دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلہ میں نے سوچ کر نکالا ہے استاد نے پوچھا وہ کیا ہے شاگرد نے کہا میں اس چھری سے آپ کو شہید کر تا ہوں آپ مزے سے جنت کو سدھاریے اور میں دوزخ سے کچھ لوں گا استاد بہت گھبرائے انھوں نے سوچ کر یہ کہا کہ تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا میں خسل کر لوں اور کپڑے بدل لوں اتنی مہلت دو۔ شاگرد نے کہا بہت اچھا اور حجرہ سے باہر آیا۔ استاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یا مردود و زویہ مجھے مارنا چاہتا ہے۔ بستی والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی۔ اس نے کہا واء! عجب الزام نہ ہے میں نے تو استاد کی بھلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا اگر ان کی عقل ایسی اون دھی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شہید کا درجہ دلاؤں۔ اگرچہ جانور کا نحر کرنا گناہ نہیں پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور حق

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ))
قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمَانٌ فَأَسْقِنِي قَالَ
((هَذِهِ حَاجَتُكَ)) فَقَدِي بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ
وَأَسِيرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ
فَكَانَتِ الْمَرْءَةُ فِي الْوَتَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ
نَعْمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ يَتَوَتَّعُهُمْ فَأَنْفَلَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ
الْوَتَاقِ فَأَتَتْ الْإِبِلَ فَحَجَعَتْ إِذَا ذَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ
رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرُغْ
قَالَ وَنَاقَةٌ مُتَوَقَّةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجْرِهَا ثُمَّ
زَحَرَتْهَا فَأَنْطَلَقَتْ وَنَذَرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا
فَأَعَجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَسْحَرَنَهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا
الْعَضْبَاءُ نَاقَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرْتُ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَسْحَرَنَهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمًا
جَزَتْهَا نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَسْحَرَنَهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا
يَمْلِكُ الْعَبْدُ)) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((لَا
نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ))

آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے
اور پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ آپ نے فرمایا یہ لے (یعنی کھانا)
پانی اس کو دیا۔ پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا جن کو
ثقیف نے قید کر لیا تھا۔ راوی نے کہا۔ انصار میں کی ایک عورت
قید ہو گئی اور عضباء بھی قید ہو گئی۔ پھر وہ عورت بند میں تھی اور
کافر اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے۔
وہ ایک رات بھاگ نکلی بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی جس
اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ
عضباء کے پاس آئی اس نے آواز نہیں کی۔ اور وہ بڑی غریب
اونٹنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی تو
کافروں کو خبر ہو گئی۔ وہ عضباء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر
سوار ہو کے) لیکن عضباء نے ان کو تھکا دیا (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا)
عضباء ایسی تیز رو تھی۔ اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عضباء
مجھے بچالے جائے تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت
مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انھوں نے کہا یہ تو عضباء ہے
کہ جناب رسول خدا ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت بولی میں نے نذر کی
ہے۔ اگر عضباء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی۔
یہ سن کر صحابہ جناب رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ کیا برباد لہ مویا اس
عورت نے عضباء کو (یعنی عضباء نے تو اس کی جان بچائی اور وہ
عضباء کی جان لینا چاہتی ہے)۔ اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ
عضباء کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عضباء ہی کی قربانی کرے۔

لے عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اسی کی قربانی کرے۔ علاوہ اس کے عضباء رسول اللہ کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی۔
پھر پرانے جانور کی قربانی کرنا گناہ میں داخل ہے۔ نووئی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی
تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور داؤد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور امام احمد کے
نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔

گی۔ جو نذر گناہ کے لیے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

۴۲۴۶- وہی جو اوپر گزرا۔ حماد کی روایت میں ہے کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہتی تھیں ان میں سے تھی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی اور ملائم۔ اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ وہ اونٹنی تھی غریب۔

باب: کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان

۴۲۴۷- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں تکیہ لگائے جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا۔

۴۲۴۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیک لگائے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس پر نذر ہے (پیدل چلنے پر جانے کی) جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا سوار ہو جاے بوڑھے! کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے تیر اور تیری نذر کا۔

۴۲۴۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۰- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری بہن

۴۲۴۶- عَنْ أُيُوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَادٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَائِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَنْتَ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُحَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدْرَبَةٌ.

بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

۴۲۴۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْعًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ ((إِنْ اللَّهَ عَنْ تَغْلِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَيِّبٌ)) وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۴۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْعًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِرْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ)) وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ.

۴۲۴۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۲۵۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ

(۴۲۵۰) ☆ نووی نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اس پر جو عاجز ہو جائے چلنے سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربانی کرے تو

نے نذر کی کہ بیت اللہ تک ننگے پاؤں جائے گی۔ تو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کا۔ میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

۴۲۵۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أُخْبِنِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَهَا لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ ((لَمْ تَمْشِ وَلَمْ تَرْكَبْ))

۴۲۵۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أُخْبِنِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْحَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

۴۲۵۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۲- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

باب : نذر کے کفارہ کا بیان

باب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

۴۲۵۳- عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۴۲۵۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ))



تھ اور عقبہ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے پھر جب تھک جائے تو سوار ہو لے۔ اس حدیث میں بھی مذکور ہے اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگے پاؤں چلنے کی صورت میں جو تا پختہ نہ ہو سکتا ہے۔

(۴۲۵۳) نو دینی نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر الحانج پر۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا خدا کے لیے مجھ پر لازم ہے۔ پھر وہ بات کرے تو اس کو اختیار ہو گا خواہ قسم کا کفارہ دے یا نذر بجالائے۔ اور امام احمد کے نزدیک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے مثل کفارہ قسم کے۔ اور ایک جماعت فقہائے اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اس کو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے خواہ کفارہ دے۔

کِتَابُ الْإِيمَانِ قسموں کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ
تَعَالَى

باب: خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی
ممانعت

۴۲۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)) قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

۴۲۵۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم اللہ کی میں نے نہیں قسم کھائی باپ دادا کی جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

۴۲۵۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

۴۲۵۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ میں نے جب سے نبی اکرمؐ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا میں نے قسم نہیں کھائی اور نہ ہی اس کے ساتھ بات کی خود سے یا کسی سے روایت کرتے ہوئے۔

۴۲۵۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

۴۲۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۴۲۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۴۲۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب

(۴۲۵۴) ☆ علمائے کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے اور کوئی۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اگر میں خدا کی قسم سو بار کھاؤں پھر پورا نہ کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرتؐ نے فرمایا افلح وابیہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کھائی تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ پس وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نو دینی نے کہا ہمارے علماء کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پایا حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی تو رسول اللہ نے پکارا ان کو اور فرمایا خبردار رہو! اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنی قسم ہی نہ کھائے ضرورت کیا ہے)۔

۳۲۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۵۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا تم قسم کھاؤ اپنے باپ دادا کی۔

باب: جو لات و عزئی کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے

۳۲۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قسم کھائے لات (اور عزئی) کی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کی لوگ پوجا کرتے تھے) وہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے دوسرے سے 'آؤ تجھ سے جو اکیلوں تو وہ صدقہ دے۔

۳۲۶۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ))

۴۲۵۸- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِعِنْتِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ)) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَخْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ ((لَا تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ))

بَابُ مَنْ خَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۴۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي خَلْفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ))

۴۲۶۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

(۳۲۶۰) ☆ کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ نووی نے کہا جب کوئی قسم کھائے لات اور عزئی کی یا اور کسی بت کی یا یوں کہے اگر میں ایسا کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں یا رسول اللہ سے بری ہوں تو اس کی قسم منعقد ہی نہ ہوگی اور اس کو استغفار کرنا اور کلمہ پڑھنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہو گا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ لازم ہوگا۔ مگر مبتدع یا بری من النبی یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں تاکہ وہ کفارہ ہو جائے گناہ کا۔ خطابی نے کہا اتنا صدقہ دیوے جتنے سے وہ جو اکیلے والا تھا۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس حدیث سے جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جائے تو وہ بھی گناہ ہوتا ہے اور اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گزرا۔ (نووی)

((فَلْيَتَصَدَّقْ)) بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ
((مَنْ خَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى)) قَالَ أَبُو
الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى
أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ
قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدٍ حِيَادٍ.

۴۲۶۲- عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کھاؤ قسم بتوں کی اور نہ اپنے باپ
داداؤں کی۔

۴۲۶۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَخْلِفُوا
بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ))

باب: جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس
کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور
قسم کا کفارہ دے

بَابُ نَذْبِ مَنْ خَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
وَيُكْفَرُ عَنْ يَمِينِهِ

۴۲۶۳- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے میں جناب
رسول اللہ کے پاس آیا چند اشعریوں کے ساتھ آپ سے سواری
مانگنے کے لیے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں
دوں گا اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔ پھر ٹھہرے
رہے ہم جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا بعد اس کے جناب رسول اللہ کے
پاس اونٹ آئے آپ نے حکم دیا ہم کو سفید کوہان کے تین اونٹ
دینے کا۔ جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعضوں نے ہم میں سے کہا اللہ
تعالیٰ برکت نہ دے ہم کو، ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور سواری
مانگی تو آپ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی، پھر آپ نے ہم
کو سواری دی۔ لوگوں نے آکر رسول اللہ سے کہا آپ نے فرمایا

۴۲۶۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) قَالَ
فَلَبَّيْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بَابِلَ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ
ذَوْدٍ غُرِّ الدُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا
لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَنَوُّهُ
فَأَعْبَرُوهُ فَقَالَ ((مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ

(۴۲۶۳) نووی نے کہا اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر
معلوم ہو تو توڑ دالے اور کفارہ دے۔ اور اس پر اتفاق ہے علمائے کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہ ہو گا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا
درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں۔
تو مالکؒ اور اوزاعیؒ اور ثوریؒ کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست نہیں۔

عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانِ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي حَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أُرْسِلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ ((وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)) وَرَأَيْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سَوِيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بَلَاءًا يُنَادِي أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعَرَةٍ ابْتِاعَهُنَّ حَبِيبٌ مِنْ سَعْدٍ فَأَنْطَلِقُ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَأَرْكَبُوهُنَّ)) قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللَّهِ

میں نے تم کو سوار نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا اور میں تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں گا مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔

۴۲۶۴- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے میرے ساتھیوں نے مجھ کو بھیجا رسول اللہؐ کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کے ساتھ گئے تھے جیش العسرة یعنی غزوہ تبوک میں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس سواری کے لیے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہ دوں گا اور اتفاق سے جب میں نے یہ کہا آپ غصہ میں تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور دو باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول اللہؐ کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو مجھ سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے یاروں کے پاس آیا اور ان کو جو جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہہ سنایا۔ تھوڑی دیر میں ٹھہرا تھا کہ بلالؓ کی آواز میں نے سنی عبد اللہ بن قیسؓ! (یہ نام ہے ابو موسیٰ اشعریؓ کا) کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ انھوں نے کہا چل رسول اللہؐ تجھے بلا تے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا اور یہ جوڑا اونٹوں کا سب چھ اونٹ جن کو آپ نے سعد سے خریدا تھا اور ان کو لے جا اپنے یاروں کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے تو سوار ہو اس پر ابو موسیٰ نے کہا میں وہ اونٹ لے کر اپنے یاروں کے پاس گیا اور ان سے کہا رسول اللہؐ نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں لیکن میں تم کو نہیں چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنھوں نے رسول اللہؐ کا پہلا انکار سنا ہے۔ پھر دینا آپ کا اس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا میں نے تم سے وہ کہہ دیا جو رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہؐ نے ابو موسیٰ سے سواری دینے کا انکار کیا اور انھوں نے اپنے یاروں سے کہہ دیا

بعد اس کے آپ نے سواریاں دیں تو ابو موسیٰ ڈرے کہیں میرے یار یہ نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ نے انکار نہ کیا ہو گا اس لیے مقابلہ کرانا چاہا) میرے یاروں نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں گے (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے)۔ پھر ابو موسیٰ ان میں سے کئی آدمیوں کو لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہ کا انکار کرنا تھا اور بعد اس کے دینا تھا اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے یاروں سے جیسے ابو موسیٰ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۴۲۶۵- حضرت ابو قلابہؓ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس تھا انھوں نے اپنا ستر خوان منگو لیا اس پر مرغ کا گوشت تھا کہ ایک شخص آیا بنی تیم میں سے سرخ رنگ کا جیسے غلام ہوتے ہیں ابو موسیٰ نے اس سے کہا آؤ (یعنی کھانے میں شریک ہو)۔ اس نے تامل کیا پھر ابو موسیٰ نے کہا آؤ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے وہ مرد بولا میں نے مرغ کو کچھ کھاتے دیکھا (یعنی نجاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی۔ میں نے قسم کھالی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا آؤ شریک ہو میں تجھ سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں۔ میں جناب رسول اللہ کے پاس آیا اپنے چند اشعری یاروں کے ساتھ سواری کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں قسم خدا کی تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے بعد اس کے رسول اللہ کے پاس اونٹوں کی غنیمت آئی۔ آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور پانچ اونٹ دلوائے سفید کوہان کے۔ جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا ہم نے رسول اللہ کو بھلا دی وہ قسم جو آپ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دیں گے اور یاد نہ دلایا ہم نے آپ کو) برکت نہ ہوگی ہم کو۔ پھر ہم لوٹے آپ کے پاس

لَا أَذْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالََةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعُهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءُهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَنْظُرُوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَنْفَعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو مُوسَى يَنْفِرُ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثْتُهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءً.

۴۲۶۵- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زُهْدَمِ الْحَرَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَا بَدَنَتْهُ وَعَلَيْهَا لَحْمٌ دَجَاجٌ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّا فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِيرَتُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَحَدْتُكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِحِمْسٍ ذُوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَعْغَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا يُبَارِكُ

اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آئے تھے آپ کے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپ نے سواری دی ہم کو اور آپ بھول گئے یا رسول اللہ! اپنی قسم کو۔ آپ نے فرمایا میں تو قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا اور قسم کھول ڈالوں گا۔ سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو توڑ اور مرغ کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)۔

۴۲۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۲۶۸- وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں نہیں بھولا قسم کو۔

۴۲۶۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم خدا کی سواری نہیں دوں گا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے جن کی کوہان چت کبری تھی۔ ہم نے کہا ہم آپ کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر

لَنَا فَرَجُنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ))

۴۲۶۶- عَنْ زُهْدِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ حَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّ وَدَّ وَاحِدًا فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۲۶۷- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زُهْدِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصَبُوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

۴۲۶۸- عَنْ زُهْدِ الْحَرَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ ((إِنِّي وَاللَّهِ مَا نَسِيتُهَا)).

۴۲۶۹- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ)) ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ دَوْدٍ بُقْعَ الذَّرَى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ((إِنِّي لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا))

مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۷۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

۴۲۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا فَأَنَاءَ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ))

۴۲۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ))

۴۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ))

۴۲۷۴- عَنْ سُهَيْلٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ ((فَلْيُكْفِرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۷۵- عَنْ تَعِيمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَغْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتَسَبُ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطَوْا كَيْهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ

پاتا ہوں تو وہ بہتر کام کرتا ہوں (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔

۴۲۷۰- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم پیدل تھے سفر میں تو رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگنے آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۴۲۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں۔ اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم کھالی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے۔ پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھالیا۔ بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۴۲۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور بہتر بات کرے۔

۴۲۷۳- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۴۲۷۴- اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے۔

۴۲۷۵- تمیم بن طریفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم کے پاس اور سوال کیا ان سے ایک غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا۔ عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود تو میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں تجھے دینے کے لیے۔ وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا۔ عدی نے کہا اگر

فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَنَّفَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى)) مَا حَسَنَتْ يَمِينِي.

۴۲۷۶- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرَكْ يَمِينَهُ))
۴۲۷۷- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا خَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

۴۲۷۸- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

۴۲۷۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَّهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

۴۲۸۰- عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي.

۴۲۸۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْرُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَسْأَلُ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكُنْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفُرْ عَنْ يَمِينِكَ

میں نے جناب رسول اللہ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیزگاری کی سمجھے تو وہ بات کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

۴۲۷۶- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے۔

۴۲۷۷- عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے۔

۴۲۷۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور سو درم مانگنے لگا۔ انھوں نے کہا تو مجھ سے سو درم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم خدا کی میں تجھے نہ دوں گا۔ پھر کہا میں ایسا ہی کرتا (یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہ سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو بہتر ہے وہ کرے۔

۴۲۸۰- تميم بن طرفة سے روایت ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سو درم لے میری تنخواہ میں سے۔

۴۲۸۱- عبدالرحمن بن مسرورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن مسرورہ! مت درخواست کر حکومت کی کیونکہ اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو خدا تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے ملے تو خدا تعالیٰ تیرا مددگار ہوگا۔ اور جب تو کسی کام

وَأَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ).

پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر۔

۴۲۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۸۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ.

بَابُ يَمِينِ الْخَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَخْلَفِ
۴۲۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَ قَالَ عَمْرُو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)).

باب: قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی
۴۲۸۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم تیری اسی مطلب پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے۔

۴۲۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَخْلَفِ)).

۴۲۸۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کا مطلب قسم کھانے والے کی نیت کے موافق ہوگا۔

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ

باب: قسم میں انشاء اللہ کہنا

۴۲۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةً فَوَلَدَتْ يَصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۸۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان کی ساٹھ بیویاں تھیں انھوں نے کہا میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آؤں گا اور سب کو حمل ٹھہرے گا۔ پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک عورت کے اور وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو

۴۲۸۳) ☆ ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے اور وہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ سے بچانے کے لیے قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا رکھے تو یہ مراد اس کو فائدہ نہ دے گی اور قسم کا گناہ اس پر پڑے گا اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی)

۴۲۸۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ کہ جو کام آئندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ انشاء اللہ کہے۔ دوسرے جب حلف کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتھ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا۔ اور طاؤس اور حسن سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے ہے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس سے ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آئے۔ اسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں انشاء اللہ لگائے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے۔ (نووی)

((لَوْ كَانَ اسْتَنْتَى لَوْلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

کسی کام کا نہ نکلا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان ان شاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔

۴۲۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بَعْلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشُ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ))

۴۲۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام پیغمبر نے کہا میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (ایک روایت میں نوے ہیں ایک میں ننانوے اور ایک میں سو) ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں۔ ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہو انشاء اللہ۔ لیکن انھوں نے نہیں کہا وہ بھول گئے۔ پھر کوئی عورت نہیں جنی البتہ ایک جنی وہ بھی آدھا بچہ۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

۴۲۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

۴۲۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تِلْدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تِلْدُ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشُ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ))

۴۲۸۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا میں رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں۔ ان سے کہا گیا انشاء اللہ کہو۔ انھوں نے نہیں کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بھی آدھا بچہ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

۴۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

۴۲۸۹- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا میں اس رات کو نوے عورتوں کے پاس ہو آؤں گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہو گا جو سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انکا ساتھی (کوئی آدمی ہو گا یا فرشتہ) بولا کہو انشاء اللہ۔ انھوں نے نہیں کہا (بھول گئے)۔ پھر وہ

فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً
وَاحِدَةً فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَائِمُ الَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَرُسَانَا أَجْمَعُونَ.

۴۲۹۰- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى)).

سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی، ایک ہوئی وہ
بھی ایک کلڑا آدمی کا جہنی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان
ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کی سب (عورتیں لڑکے جیتیں اور
سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہو کر خدا کی راہ میں سب مل کر۔

۴۲۹۰- اس سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ وہی حدیث
مروی ہے جو گزری ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ فِيمَا
يَتَأَذَى بِهِ أَهْلُ الْخَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

۴۲۹۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ
فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ
الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ)).

باب : جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ
توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

۴۲۹۱- ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ حدیثیں بیان
کی ہیں ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ
سے ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
قسم خدا کی مقرر تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر
والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ گناہ ہے اس کے لیے خدا تعالیٰ
کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ
إِذَا أَسْلَمَ

۴۲۹۲- عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أُعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي

باب : کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان
ہو جائے

۴۲۹۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول
اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ کعبہ کی مسجد
کے اندر ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا پھر پورا کر

(۴۲۹۱) ☆ یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑے گا وہ
گنہگار ہو گا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو۔ مثلاً یوں کہے میں بی بی کے ساتھ کھانا نہ کھاؤں گا یا اس سے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس
کے لیے کوئی چیز نہ لاؤں گا ایسی قسموں کا توڑنا بہتر ہے اور کفارہ دے دینا۔ اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً یوں کہے کہ بیوی کے ساتھ شراب نہ
پیوں گا یا جو نہ کھیلوں گا تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضروری ہے۔

(۴۲۹۲) ☆ نوویؒ نے کہا مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اور بعضوں کے نزدیک صحیح ہے
بدلیل اس حدیث کے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی اور حسن بھری اور ابو ثور اور لقیہ

المَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ ((فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ))

اپنی نذر کو۔

۴۲۹۳- عَنْ عُمَرَ بِهِذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ

۴۲۹۳- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے جو اوپر

وَالثَّقَفِيُّ قَضَىٰ حَدِيثَهُمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي

گزری۔

حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصِ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ

۴۲۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ

۴۲۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت

بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپ ہجرانہ (ایک مقام کا نام

وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ

ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہایا رسول اللہ! میں نے

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ

نذر کی تھی جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی

أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَىٰ

تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جا اور اعتکاف کر ایک دن

قَالَ ((اذْهَبْ فَأَعْتَكِفْ يَوْمًا)) قَالَ وَكَانَ

حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ

سے ایک لونڈی ان کو عنایت کی تھی جب آپ نے سب قیدیوں

جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کو آزاد کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنی وہ کہہ رہے تھے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّيَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ

ہم کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حضرت عمرؓ نے

الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقْنَا رَسُولُ اللَّهِ

پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ

وسلم نے آزاد کر دیا ہے قیدیوں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَّيَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ

نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبد اللہ! اس لونڈی کے پاس جا اور

اللَّهُ اذْهَبْ إِلَىٰ تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا

اس کو بھی چھوڑ دے۔

۴۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ

۴۲۹۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب جناب رسول

حُثَيْنٍ سَأَلَ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَذْرِ كَانَ

اللہ ﷺ لوٹے حنین سے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ سے اس نذر

نَذْرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافُ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَىٰ

کو جو انھوں نے جاہلیت میں کی تھی ایک دن کے اعتکاف کی پھر

حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ

اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۴۲۹۶- عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ

۴۲۹۶- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

لہذا داؤد ابن منذر کا اور یہی اصح روایت ہے امام احمد سے۔

(۴۲۹۶) نووی نے کہا عبد اللہ بن عمر کو شاید اس کا علم نہ ہو گا امام مسلم نے کتاب الحج میں انس سے روایت کیا کہ آپؐ نے عمرہ باندھا حنین

کے سال ہجرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔

پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا ہر اندہ سے انھوں نے کہا آپ نے عمرہ نہیں کیا ہر اندہ سے۔

عُمَرَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَغْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافٍ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ.

۴۲۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

باب : غلام ، لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِكِ وَكَفَّارَةِ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ

۴۲۹۸- زاذان ابو عمر سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انھوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا مار لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۲۹۸- عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أُغْتِقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسُوِي هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

۴۲۹۹- زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھا تو کہا میں نے تجھے تکلیف دی۔ اس نے کہا نہیں۔ حضرت عبداللہ نے کہا تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص غلام کو بن کئے حد لگا دے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ یعنی اتار یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۲۹۹- عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثْرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَيِيقُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِيْ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

۴۳۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۰۰- عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي

حَدِيثُ وَكَيْعٍ ((مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ.

۴۳۰۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قَبِيلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ حَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتِثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَيْنِي مُقَرَّنٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَبُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ ((فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخْلَوْا سَبِيلَهَا)).

۴۳۰۱- معاویہ بن سوید سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر میں بھاگ گیا، پھر میں آیا ظہر سے تھوڑا پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا۔ پھر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے۔ اس نے معاف کر دیا۔ سوید نے کہا ہم مقرر کے بیٹے رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی۔ اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو۔ لوگوں نے کہا ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لیے نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا اس سے خدمت لیں جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

۴۳۰۲- عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجَّلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ بْنُ مُقَرَّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجْهَهَا لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرَّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْتِقَهَا.

۴۳۰۲- ہلال بن یساف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا۔ سوید بن مقرر نے کہا تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سو اس کے عمدہ چہرے کے۔ مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرر کا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۴۳۰۳- عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبُرِّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرَّنٍ أَحَبِّي النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرَّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۴۳۰۳- ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کپڑا بیچتے تھے سوید بن مقرر کے گھر میں جو نعمان بن مقرر کے بھائی تھے ایک لونڈی وہاں نکلی اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لونڈی کو طمانچہ مارا سوید ناراض ہوئے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

(۴۳۰۱) ☆ یعنی تو بھی اس کو طمانچہ لگا۔ سبحان اللہ غلام، لونڈی رکھنا ان لوگوں کا حق تھا جو اولاد کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کھاتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے جو آپ پینے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پینتے نہ تھے اگر کوئی ان کا بچہ مارتا تو اس کو وہی سزا دیتے جو اس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا۔
نوڈی نے کہا یہ غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سوید نے کہا ورنہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف تعزیر واجب ہے۔

۴۳۰۴- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدٌ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ.

۴۳۰۵- عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

۴۳۰۶- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَذَرِيِّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي أَغْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمْ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ ((اَغْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ)) اَغْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَالْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ ((اَغْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ)) قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

۴۳۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ.

۴۳۰۸- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا ((اَغْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لَوْجُوهُ اللَّهِ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتَ النَّارَ أَوْ لَمَسْتَكَ النَّارَ))

۴۳۰۴- سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا۔ سويد رضی اللہ عنہ نے کہا تجھ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ اس کو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۴۳۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۰۶- ابو مسعود بذری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوزے سے کہ ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود۔ میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ ہیں آپ فرما رہے ہیں جان لے ابو مسعود! جان لے ابو مسعود! میں نے اپنا کوزہ ہاتھ سے پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا اے ابو مسعود! جان لے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

۴۳۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر بیت سے کوزہ میرے ہاتھ سے گر گیا۔

۴۳۰۸- ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابو مسعود بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آزاد ہے اللہ کے لیے۔ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

۴۳۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غَلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) قَالَ فَأَعْتَقَهُ.

۴۳۱۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ التَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ قَذَفَ

مَمْلُوكَهُ بِالزَّانَا

۴۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزَّانَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)).

۴۳۱۲- عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ.

بَابُ إِطْعَامِ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ وَالْبَاسَةُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ

۴۳۱۳- عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ جُمِعَتْ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْحَمِيَّةُ فَعَبَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ

۴۳۰۹- حضرت ابو مسعود سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ۔ وہ اور مارنے لگے۔ غلام نے کہا رسول اللہ ﷺ کی پناہ۔ ابو مسعود نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔ ابو مسعود نے غلام کو آزاد کر دیا۔

۴۳۱۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی پناہ۔

باب: اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے

کے لیے وعید کا بیان

۴۳۱۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو۔

۴۳۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ ﷺ سے جو نبی تھے توبہ کے (یہ آپ کا ایک نام ہے اس لیے کہ توبہ آپ کی امت پر آسان ہو گئی۔ اگلی امتوں پر توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے)۔

باب: غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پہنتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو

۴۳۱۳- معرور بن سويد سے روایت ہے ہم ابوذر غفاری کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے)۔ وہ ایک چادر اوڑھے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا۔ ہم نے کہا اے ابوذر! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا۔ انھوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اس کی ماں عجی تھی۔ میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس نے میری شکایت

(۴۳۱۱) یعنی: دنیا میں غلام لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ ٹھکن نہیں لیکن قذفی دی جائے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملے گی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرَّحَالَ سَبَّوْا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ بَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطَعُمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْيَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ))

کی رسول اللہؐ سے۔ جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہؐ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو)۔ وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذرؓ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول اللہؐ نے ان کو بھائی کہا)۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا (یعنی تمہارے ملک میں)۔ تو کھلاؤ ان کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ ان کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو ان کو ان کی سکت سے زیادہ۔ اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

۴۳۱۴- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ)) قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ ((نَعَمْ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((نَعَمْ)) عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ)) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ((فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ)) وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ ((فَلْيَعْنَهُ عَلَيْهِ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَلْيَعْنَهُ وَلَا فَلْيَعْنَهُ)) انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ))

۴۳۱۴- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے بڑھاپے پر پھر آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حیرے اتنے بڑھاپے پر اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو بیچ ڈالے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس۔

۴۳۱۵- عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلِيَّهٖ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِيهِ مِثْلَهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَيَّرَهُ بِأُمِّهِ

۴۳۱۵- معرور بن سعید سے روایت ہے میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا مجھ سے جناب رسول اللہؐ کے زمانے میں ایک شخص سے گالی گلوچ ہوئی۔ میں نے اس کو ماں

قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّكَ أَمَرُوا فِيكَ جَاهِلِيَّةُ إِيَّوَانِكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْفُرْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ))

۴۳۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ))

۴۳۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَنَعَ لِأَخِيكَ خَادِمَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَذُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ قَالَ ذَاوُدُ يَغْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ))

بَابُ ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ

۴۳۱۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَلْعَبَدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))

۴۳۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

۴۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُتَصَلِّحِ

کی گالی دی (نودی نے کہا وہ شخص حضرت بلالؓ تھے)۔ اس نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے تلے ہو وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے اور پہنائے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں۔ اگر کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

۴۳۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اتنا ہی کام لو جس کی اسے طاقت ہو۔

۴۳۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار کرے پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے اور کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کے لیے رکھ چھوڑے۔

باب: غلام کے اجر و ثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے

۴۳۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دوا ہر ثواب ہو گا (بہ نسبت آزاد شخص کے)۔

۴۳۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام نیک ہو اس کو دوا ہر ثواب ہے

(ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہو تا اور حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ اور ابوہریرہ نے حج نہیں کیا اپنی ماں کی خدمت میں رہے جب تک وہ مرنے لگی۔

۴۳۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۲- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جب بندہ (یعنی غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہوں نے کہا اس کا حساب بھی نہ ہوگا (کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو۔

۴۳۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۳۲۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جائے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہوا، کیا اچھا ہے وہ۔

باب: مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان

۴۳۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے میں سے آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک قیمت باقی (حصہ یا) حصوں کی وہ اپنے ساجھیوں کو ادا کرے اور بردہ اس کی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا اتنا ہی سکی۔

أَجْرَانِ)) وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجَّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ ((لِلْعَبْدِ الْمُصْلَحِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ.

۴۳۲۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَّغْنَا وَمَا بَعْدَهُ

۴۳۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ)) كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزِيدٍ.

۴۳۲۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُخْسِنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعْمًا لَهُ)).

بَاب مَنْ أَعْتَقَ شَرِيكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

۴۳۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَرِيكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَنْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ))

لق فرض کیونکہ فرض حج تو رسول اللہ کے ساتھ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے۔

(۴۳۲۵) بخاری نے کہا ان حدیثوں کا بیان کتاب العقیق میں مفصل گزر چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو مکرر بیان کیا۔

- ۴۳۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)) .
- ۴۳۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيَمَتُهُ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيَمَةَ عَدْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)) .
- ۴۳۲۸- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَذَرِي أَهْوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَ نَافِعٌ مِنْ قَبْلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ .
- ۴۳۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ قَوْمٍ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ لَا وَكُسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا)) .
- ۴۳۳۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ)) .
- ۴۳۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
- ۴۳۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ سا جھمی کے بردے میں سے آزاد کر دے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوگا۔
- ۴۳۲۷- عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ جس کسی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس پورے غلام کی قیمت کے برابر مال ہے تو غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔
- ۴۳۲۸- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔
- ۴۳۲۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا بردہ آزاد کرے جو سا جھمی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ زیادہ لگائیں گے اور اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔
- ۴۳۳۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے بردے میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔
- ۴۳۳۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ.

۴۳۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ)) .

۴۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّاهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)) .

۴۳۳۴- عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى ((ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)) .

۴۳۳۵- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَزَّاهُمْ أَثْلَانَا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

۴۳۳۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلْيَةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

۴۳۳۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ﷺ نے فرمایا جو بردہ سا جھی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ دوسرے حصے کے بھی دام دے گا۔

۴۳۳۲- جو آزاد کر دے ایک حصہ بردے کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے۔

۴۳۳۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے کسی بردے کا اس کا چھڑانا بھی اسی کے مال میں سے ہو۔ اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔

۴۳۳۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۳۵- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس سوا ان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں۔ بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام نکلا وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپؐ نے میت کے حق میں سخت لفظ فرمایا۔

۴۳۳۶- وہی ہے جو اوپر گزر کر ثقفی کی روایت میں ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

۴۳۳۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۳۳۵) نووی نے کہا دوسری روایت میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر ہم ایسا نہ جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے۔ اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور داؤدؒ اور ابن جریرؒ نے ایسی صورتوں میں قرعہ ڈالنے کیلئے۔ اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ٹکٹ آزاد ہو گا اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہؒ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپؐ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبیؒ اور نخعیؒ اور شریحؒ اور حسنؒ نے ابو حنیفہؒ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن مہزیب سے۔ انتہی مختصر۔

عَلَيْهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلْيَةَ وَحَمَّادٍ.

باب جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۴۳۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دَبْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِّمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِشَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قَبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ.

۴۳۳۹- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ دَبْرٌ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ فَأَشْتَرَاهُ ابْنُ النُّحَامِ عَبْدًا قَبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

۴۳۴۰- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ.

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْيَزِيدِ الْحِزَامِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلَّمِ

باب : مدبر (۱) کی بیع درست ہے

۴۳۳۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے؟ نعیم بن عبد اللہ نے اس کو آٹھ سو درم کے بدلے خرید لیا اور آپ نے وہ غلام انکے حوالے کر دیا۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبطی تھا اور عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرا۔

۴۳۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اس کو خرید لیا۔ وہ غلام قبطی تھا اور عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال مرا۔ ۴۳۴۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۴۱- مذکورہ بالا حدیث کی مزید اسناد مذکور ہیں۔

(۴۳۳۸) ☆ نووی نے کہا شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع اس کے مولیٰ کی موت سے پہلے درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔

(۴۳۳۹) ☆ نووی نے کہا نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے وہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے۔ اور نحام لقب ہے نعیم بن عبد اللہ کا۔ اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ سنا اور نحمہ آواز کو کہتے ہیں۔ احمی

(۱) ☆ مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ
الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطْرِ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو بْنُ
دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي يَوْمِ
الْمُدْبِرِ كُلِّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَأَبْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ.



کتاب الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالْدِّيَّاتِ

قسامہ، لڑائی، قصاص اور دیت کے مسائل

بَابُ الْقَسَامَةِ (۱)

باب: قسامت کا بیان

۴۳۴۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسَنَةُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَبِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْرٍ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَبِّصَةُ بَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ قَتِيلًا فَذَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَلَذَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ الْكِبَرُ فِي السِّنِّ فَصَلَّمَتْ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ فَقَالَ ((لَهُمْ أَنْخَلِفُونِ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ)) أَوْ

۴۳۴۲- سہل بن ابی حنمہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ ان دونوں نے کہا عبد اللہ بن سہل بن زید اور محبصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیبر میں پہنچے تو الگ الگ ہو گئے۔ پھر محبصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا ہے۔ انھوں نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہ کے پاس وہ اور خویصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل۔ عبد الرحمن سب میں چھوٹے تھے، انھوں نے چاہا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے تو جناب رسول اللہ نے فرمایا جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر (یعنی اس کو بات کرنے دے۔ حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محبصہ اور خویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے)۔ عبد الرحمن چپ ہو رہا اور خویصہ اور محبصہ نے باتیں کیں۔ عبد الرحمن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو۔ آپ نے فرمایا ان

(۱) ☆ قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلہ والوں پر شبہ ہو تو ان کو جمع کر کے ان سے قسم لینا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا مقتول کے وارثوں سے قسم لینا اور اس کا بیان آگے آتا ہے۔

(۴۳۴۲) ☆ نووی نے کہا قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام علماء نے سوا ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مالک اور لیث اور اوزاعی کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہو گا صرف دیت لازم آئے گی اور شافعی کا قول یہی ہے۔ اور اختلاف ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائے گا۔ تو مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک مقتول کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے اور وہ نہ کھائیں تو جن پر شبہ ہو ان سے قسمیں لی جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر لگی

تینوں سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو (یعنی قصاص یا دیت اور وارث تو صرف عبدالرحمن تھے لیکن آپ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبدالرحمن قسمیں کھائیں)۔ تینوں نے کہا ہم کیونکر قسمیں کھائیں، خون کے وقت ہم نہ تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے انھوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے جب جناب رسول اللہ نے یہ حال دیکھا تو دیت دی (اپنے پاس سے)۔

۴۳۴۳۔ ہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن ہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن ہل مارے گئے۔ لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہودیوں نے مارا ہوگا)۔ پھر عبداللہ کا بھائی آیا اور اس کے چچا کے بیٹے حویصہ اور محیصہ یہ سب رسول اللہ کے پاس آئے، عبدالرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہیے۔ پھر حویصہ اور محیصہ نے حال بیان کیا عبداللہ بن ہل کا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں (کہ یہ قاتل ہے) وہ اپنے گلے کی رسی دے دے گا (یعنی اپنے تئیں سپرد کردے گا تمہارے قتل کے لیے)۔ انھوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا ہم کیونکر قسم کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس

قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالُوا ((فَتَبَرْنَكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا)) قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اِيْمَانَكُمْ قَوْمٌ كَفَّارٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى عَقْلَهُ.

۴۳۴۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحْيِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قَبْلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيْصَةُ وَمُحْيِصَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَبُرَ الْكُبْرُ)) أَوْ قَالَ ((لَيْبَدَا الْاَكْبَرُ)) فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبَيْهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَفْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيَذْفَعُ بِرُمِيهِ)) قَالُوا أَمَرْنَا لَمْ نَشْهَدْ كَيْفَ نَخْلِفُ قَالَ ((فَتَبَرْنَكُمْ يَهُودُ بِاِيْمَانٍ خَمْسِينَ مِنْهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ

اللہ ہو گئی جو مدعی علیہ ہیں۔ اور جناب رسول اللہ نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی اس لیے کہ وارث نے خود بھی حلف نہ کیا اور نہ حلف لینے پر راضی ہو اور یہ دیت آپ نے تبرعاً دی اس خیال سے کہ عبداللہ کا خون ضائع نہ جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے آپ نے سوا نوٹ دے دیئے اور امام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف کرنا درست ہے۔ (انتہی مختصراً)

(۴۳۴۳) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کردے گا اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کردے گا دیت دینے کے لیے۔ واللہ اعلم۔

قسمیں کھا کر اپنے تئیں پاک کریں گے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ آخر جناب رسول اللہ نے اپنے پاس سے دیت دی عبد اللہ بن سہل کی۔ سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۳۴۴- سہل بن ابی شمس سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح جیسے اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

۴۳۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۴۶- بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور حبیصہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ کے زمانہ میں اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا اور یہودی وہاں رہتے تھے۔ پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں ان کی نعش ملی۔ حبیصہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبد الرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور حبیصہ (چچا زاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول اللہ سے عبد اللہ کا حال بیان کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا۔ تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضرت کے صحابہ میں سے اس نے پایا کہ آپ نے فرمایا ان سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے نہیں دیکھا کہ ہم وہاں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہودی اپنے تئیں صاف کر لیں گے تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کھا کر۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیونکر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی۔ آخر بشیر نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔

اللہ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكَضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ.

۴۳۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً.

۴۳۴۵- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۳۴۶- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ بْنَ زَيْدٍ وَمُحْيِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّينَ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَلَاحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودٌ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَلَدَنَتْهُ صَاحِبَةُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمَّى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحْيِصَةَ وَحَوْبَصَةَ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَذَرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ ((تَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ)) أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَرَعَمَ أَنَّهُ قَالَ ((فَتَبَرُّنَاكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ.

۴۳۴۷- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹیوں میں سے لات ماری باڑے میں۔

۴۳۴۷- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحْيِصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حُثَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكُضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِزْبَدِ.

۴۳۴۸- سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم میں سے خیبر کو گئے وہاں الگ الگ ہو گئے۔ پھر ایک ان میں سے ایک مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جانا جناب رسول اللہ نے اس کا خون ضائع ہونا تو سواونٹ دیئے صدقے کے اونٹوں میں سے دیت کے لیے۔

۴۳۴۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِكْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَّاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

۴۳۴۹- سہل بن ابی حمزہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو ان پر آئی۔ تو محیصہ سے کسی نے کہا عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انھوں نے کہا قسم خدا کی تم نے اس کو مارا ہے۔ یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے اس کو نہیں مارا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا پھر محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ جو اس سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل تینوں آئے (جناب رسول اللہ کے پاس)۔ محیصہ نے بات کرنا چاہا وہی خیبر کو گیا تھا (عبد اللہ کے ساتھ) تو جناب رسول اللہ نے فرمایا محیصہ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔ پھر حویصہ نے بات کی بعد اس کے محیصہ سے جناب رسول اللہ نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں۔ پھر جناب رسول اللہ نے یہود کو لکھا اس

۴۳۴۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحْيِصَةَ عَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحْيِصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودٌ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَلِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوِصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحْيِصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحْيِصَةَ ((كَبِّرْ كَبِّرْ)) يُرِيدُ السَّنَّ فَتَكَلَّمَ حَوِصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحْيِصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِمَّا أَنْ يَذُوبَا صَاحِبَكُمَا وَإِمَّا

بارے میں۔ انھوں نے جواب میں لکھا قسم خدا کی ہم نے نہیں مارا اس کو۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہود قسم کھائیں گے تمہارے لیے۔ انھوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (ان کی) قسم کا کیا اعتبار۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سوانٹ ان کے پاس بھیجے یہاں تک کہ ان کے گھر میں گئے۔ سہلؓ نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۳۵۰- ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر باقی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ)) فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ((أَتَخْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ)) قَالُوا لَا قَالَ ((فَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ)) قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكُضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

۴۳۵۰- عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ الْقِسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۴۳۵۰) ☆ نووٹی نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی ایک تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہہ جائے کہ مجھ کو فلاں نے مارا یا زخمی کیا ہے اگرچہ اس پر نشان نہ ہو اور یہ قول مالکؒ اور لیثؒ کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں مالکؒ اور لیثؒ اور شافعیؒ کے نزدیک تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں نے زخمی کیا ہے پھر چند روز زخم کے بعد جی کر مر جائے لیکن اچھا نہ ہو گیا ہو مالکؒ اور لیثؒ کے نزدیک شافعیؒ و ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے۔ چوتھی یہ کہ مقتول متہم کے پاس ملے یا اس سے قریب یا متہم ادھر سے آ رہا ہو اس کے پاس آ لہ قتل ہو یا اس پر نشان ہو خون وغیرہ کا اور درندے کا وہاں گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہ مارا گیا ہو اس صورت میں مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک قسامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ دو گروہ لڑیں پھر ان میں ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی۔ مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک اور امام مالکؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی۔ چھٹی یہ کہ ازدحام اور ہجوم میں کوئی مر ہو اٹلے شافعیؒ کے نزدیک وہ ہر بے اور ثوریؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی ساتویں یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد میں کسی محلہ والوں کی ملے تو امام مالکؒ اور لیثؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور داؤدؒ کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ خون ہدر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلہ میں ڈال دیتا ہے تاکہ وہ پکڑے جائیں مگر شافعیؒ نے کہا کہ جب نعش اس کے دشمنوں کے محلے میں ملے تو جیسے خیبر کا قصہ ہے کہ انصار اور یہود میں عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمدؒ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور ثوریؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ نعش کسی محلے یا گاؤں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں اگر نعش مسجد میں ملے تو اہل محلہ کو حلف دیں گے اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی۔ یہ جب ہے کہ محلہ والوں پر دعویٰ کیا جائے اور اوزاعیؒ نے کہا کہ جب محلہ میں نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اس پر مار کا نشان نہ ہو۔ ابھی مختصراً

- ۴۳۵۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَبِيلِ ادْعُوهُ عَلَى الْيَهُودِ.
- ۴۳۵۲- عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.
- ۴۳۵۱- ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کا حکم کیا درمیان انصار کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انھوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر۔
- ۴۳۵۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم

باب حُكْمِ الْمُخَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِينَ

- ۴۳۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَبَاءِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَنَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنَ الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا)) فَقَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَاقُوا ذُودَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي أَتْرَهِمُ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا.
- ۴۳۵۳- انس بن مالک سے روایت ہے کچھ لوگ عرینہ کے (ایک قبیلہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور ان کو وہاں کی ہوا موافق نہ آئی استقامت ہو گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو صدفے کے اونٹوں میں جاؤ (جو شہر سے باہر رہتے تھے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور اچھے ہو گئے۔ پھر جھکے چرواہوں پر (جو مسلمان تھے) اور ان کو مار ڈالا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو بھگالے گئے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ پکڑ کر لے آئے۔ تب آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں سلاخیاں پھروائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں ان کو ڈال دیا وہ مر گئے۔

(۴۳۵۳) ☆ مالک اور احمد کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جانور حلال ہے اس کا پیشاب اور گوبر پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ دوا کے لیے حکم دیا اور دوا کے واسطے ہر ایک نجاست کا استعمال درست ہے سوا خمر اور مسکرات کے۔ (انہی ماقال النووی)

یہ حدیث بخاری میں اور مرتبین کی سزا میں اصل ہے اور موافق ہے اس آیت کے انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسوله اخیر تک۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس بات میں تو امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان سزاؤں میں سے جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا، سولی دینا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، قید کرنا) جو سزا چاہے دے۔ مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ابو مصعب کے نزدیک ہر صورت میں امام کو اختیار ہے۔ اور شافعی اور باقی علماء کے نزدیک اگر محاربین نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کئے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کئے جائیں گے اور سولی دیے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور جو صرف ڈر لیا اور دھمکایا تو ان کو بلا کر سزا دیں گے۔ اور نفی سے یہی مراد ہے محارب عام ہے شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہوگا اور علماء نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ مشلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ

۴۳۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ وَسَقَمَتْ أَحْسَامُهُمْ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَتَصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا)) فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَذَرَكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَّعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطْرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ.

۴۳۵۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ غُرَيْفَةَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْقَوَا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

۴۳۵۶- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ

۴۳۵۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آٹھ آدمی عکَل (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر پھر ان کو ہوا ناموافق ہو گئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔ انھوں نے شکوہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ اونٹوں میں وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پو۔ انھوں نے کہا اچھا پھر وہ نکلے اور اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا اور اچھے ہو گئے۔ انھوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ لے لیے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گرفتار ہو کر لائے گئے۔ آپ نے حکم کیا ہاتھ پاؤں کاٹے گئے آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک وہ مر گئے۔

۴۳۵۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیئے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

۴۳۵۶- حضرت ابو قلابہؓ سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھا تھا انھوں نے لوگوں سے کہا قسمت میں

لے منسوخ نہیں اور آپ نے قصاص ایسا کیا کیونکہ انھوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ (نووی)

(۴۳۵۵) نوویؒ نے کہا اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ نے ایسا حکم کیا تھا یا ان کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اس کو پانی دیا جائے اور اس کو دودھ طرح کے عذاب نہ دیں گے۔ ایک پیاس کا اور دوسرے گردن مارنے کا۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے چرواہوں کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے اب ان کی کوئی خاطر نہ رہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی۔ اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہ دے جو پیاس سے مر رہا ہو البتہ اگر ذمی کا فریا چانور ہو تو اس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت میں درست نہیں۔ (نووی)

کیا کہتے ہو؟ عنہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی۔ میں نے کہا مجھ سے انس نے حدیث بیان کی کہ جناب رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اور ابو قلابہ نے کہا جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنہ نے سبحان اللہ کہا میں نے کہا کیا میرے اوپر تہمت کرتے ہو (جھوٹ کی)؟ تو عنہ نے کہا نہیں ہم سے بھی انس نے ایسی ہی حدیث بیان کی اے ملک شام والو! تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنی ابو قلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی)۔

۳۳۵۷- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے داغ نہیں دیا (کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی)۔

۳۳۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے بیعت کی آپ سے مدینہ میں۔ اس وقت موم یعنی برسام کی بیماری پھیلی۔ (نووی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا درم سر کا یا درم سینہ کا۔ بحر الجواہر میں ہے برسام درم ہے اس پردے کا جو جگر اور رمعدے کے بیچ میں ہے۔) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ انصار کے بیس نوجوانوں کے قریب تھے آپ نے ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک پیچانے والے کو بھی ساتھ کیا جو ان کے قدموں کے نشان پیچانے۔

۳۳۵۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ان کی آنکھوں میں سلایاں پھیریں اس لیے کہ

لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عُبَيْسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذًا وَكَذًا فَقُلْتُ إِبَّيَّ حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِيمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي وَحَّاحٍ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ عُبَيْسَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَقُلْتُ أَتَنْهَمِينِي يَا عُبَيْسَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا.

۴۳۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِيمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَخْسِئَهُمْ.

۴۳۵۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِلًا يَقْتَصُّ أَرْهَمَهُ.

۴۳۵۹- عَنْ أَنَسٍ وَفِي حَدِيثٍ هَمَامٍ قَدِيمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۳۶۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْنَيْنِ أَوْلِيكَ

لَأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيَنَ الرَّعَاءِ

بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ
وغيرِهِ مِنَ الْمُحَدِّثَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ
الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

٤٣٦١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا
بِحَجَرٍ قَالَ فَحَيَّ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَى فَقَالَ لَهَا ((أَقْتَلِكِ فُلَانٌ))
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

٤٣٦٢- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي
حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ فَرَضَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ
٤٣٦٣- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ
لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلْبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا
بِالْحِجَارَةِ فَأَخَذَ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ
فُرْجَمَ حَتَّى مَاتَ

٤٣٦٤- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔
باب: پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص
لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل
کریں گے

٤٣٦١- انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی
کو مارا چند چاندی کے ٹکڑوں کے لیے تو پتھر سے اس کو مارا وہ
لائی گئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ
نے اس سے پوچھا تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر
سے نہیں۔ پھر فرمایا دوبارہ فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر
سے نہیں۔ پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا ہاں اور اشارہ کیا اپنے
سر سے۔ (آپ نے اس یہودی کو بلوایا اس نے اقرار کیا) تب
آپ نے اس کو قتل کیا دو پتھروں سے کچل کر۔

٤٣٦٢- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کا
سر کچلا دو پتھروں کے بیچ۔

٤٣٦٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار
کی ایک چھوکری کو قتل کیا کچھ زیور کے لیے جو پہنے تھی۔ پھر اس کو
کنویں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ بعد اس کے وہ پکڑا
گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے حکم
کیا اس کو پتھر مارنے کا مرنے تک۔ وہ پتھروں سے مارا گیا یہاں
تک کہ مر گیا۔

٤٣٦٤- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٤٣٦٠) پس یہ سزا سخت اور بے رحمی نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بد معاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی
ہے۔۔۔ خلق اللہ پر۔

کوئی بابتوں پر چٹاں ست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

۴۳۶۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةَ وَجَدَتْ رَأْسَهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوها مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكَ فَلَانٌ فَلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقْرَأَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

بَاب الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ غَضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ غَضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

۴۳۶۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کا سر پکلا ہوا ملا دو پتھروں میں۔ اس سے پوچھا کس نے تجھے پکلا فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے۔ وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کا سر کچلنے کے لیے پتھر سے۔

باب: جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں ہے)

۴۳۶۶- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلى بْنُ مُنْبَةَ أَوْ ابْنُ أُمَيَّةٍ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاتَزَعَّ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَتَزَعَّ ثَنِيَّتُهُ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنِيَّتُهُ فَاتَّصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۴۳۶۶- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعلیٰ بن منبہ یا یعلیٰ بن امیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبایا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے منہ سے اس کے دانت نکل پڑے۔ پھر دونوں لڑتے جھگڑتے رسول اللہ ﷺ

☆ (۴۳۶۵) امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس پر اجماع ہے۔ دوسرا یہ کہ عداوت قتل کرے اس کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مارا ہے۔ اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے ماریں گے اور جو لکڑی یا پتھر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتھر سے ماریں گے۔ اس میں امام ابو حنیفہؒ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔ تیسرا یہ کہ بھاری چیز سے مارنا بھی قتل عمد ہے جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس میں قصاص ہے۔ شافعی اور احمد اور مالک اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصاص اسی صورت میں ہے جب دھار دار چیز سے مارے لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اس آلہ سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گوبچن وغیرہ یا انگار میں ڈالنے سے اور اگر اس آلے سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہیں بنا ہے جیسے چھوٹی لکڑی یا کوزا یا طمانچہ یا غلیل وغیرہ سے لیکن عمدہ مارے تو وہ بھی قتل عمد ہے اور مالک اور لیث کے نزدیک اس میں قصاص واجب ہوگا اور شافعی اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کے نزدیک اس میں قصاص نہ ہوگا۔ چوتھا یہ کہ مسلمان کو جو مارے اس پر قصاص ہے۔ پانچواں یہ کہ مجروح کا بیان سننا اور اس سے پوچھنا تاکہ قتل کا پتہ معلوم ہو اور اس کی گرفتاری کی جائے پھر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہو گیا اور جو انکار کرے تو اس کو قسم کھانا چاہیے۔ اگر قسم کھالے تو بری ہو جائے گا اور صرف مجروح کے کہنے سے اس پر خون ثابت نہ ہوگا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور مالک کے نزدیک ثابت ہو جائے گا۔ حدیث اس کی دلیل ہے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی واقعہ کی دوسری روایت میں ہے کہ اس یہودی نے اقرار کیا تھا۔ (ابھی اما قال النوویؒ)

☆ (۴۳۶۶) جس کے دانت نکل پڑے وہ یعلیٰ تھا یا اس کا نوکر بہر حال اس نے دیت مانگی تو رسول اللہؐ نے دیت نہیں دلائی کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ بچایا اور ہاتھ بچانے کا حق از روئے حفاظت خود اختیاری اس کو حاصل تھا۔ پھر اس حق کے حاصل ہونے پر دوسرے کے لڑ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَيْعُضُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعْصُ
الْفَحْلُ لَا دِيَّةَ لَهُ))

۴۳۶۷- عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۳۶۸- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا
عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَحَذَبَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ فَرَفَعَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ
((أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ))

۴۳۶۹- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنِيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ
فَحَذَبَهَا فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ ((أَرَدْتَ أَنْ
تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ))

۴۳۷۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ
بِذِ رَجُلٍ فَانْتَرَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ أَوْ ثَنَائِيَهُ
فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا
تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِكَ
تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ إِذْ دَفَعَ يَدَكَ حَتَّى
يَعْضَهَا ثُمَّ انْتَرَعَهَا))

۴۳۷۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنِيَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ
رَجُلٍ فَانْتَرَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتَاهُ يَعْنِي الَّذِي
عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((أَرَدْتَ

کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا
ہے دیت نہیں ملے گی۔

۴۳۶۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۶۸- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے
دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے ہاتھ گھسیٹا دوسرے کے دانت نکل
پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو
لغو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے۔

۴۳۶۹- صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے یعلیٰ بن امیہ کے ایک
نوکر نے (جھگڑا کیا ایک شخص سے) دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت
سے کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے۔
پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لغو کر دیا
اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔

۴۳۷۰- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے
دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے دانت نکل
پڑے۔ جس کے دانت نکل آئے تھے اس نے جناب رسول اللہ
سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو
حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبا ڈالے اس
طرح جیسے اونٹ چباتا ہے۔ اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں
دے کر کھسیٹ (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہو سکتا
ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس
کے بھی دانت ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہو گا)۔

۴۳۷۱- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

أَنْ تَقْضِمَهُ كَمَا يَقْضِمُ الْفَخْلُ))۔

۴۳۷۲- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ بَلِّكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَرَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِ فَانْتَرَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَاتَّيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ۔

۴۳۷۳- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ إِبْتِاثِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا

فِي مَعْنَاهَا

۴۳۷۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيْعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ)) فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيْعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْقَنْتَصُ مِنْ فُلَانَةٍ وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرُّبَيْعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ)) قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۳۷۲- یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے میرا۔ تو میرا ایک نوکر تھا وہ ایک شخص سے لڑا اور دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کس نے کس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کانٹے والے کے منہ سے اس کا دانت گر پڑا تو وہ دونوں رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے اس کے دانت کو لٹو کر دیا (یعنی اس کی دیت نہیں دلائی)۔

۴۳۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : دانتوں میں قصاص کی بیان

۴۳۷۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے ام حارثہ ربیع کی بہن نے (جو حضرت انسؓ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا (اس کا دانت توڑ ڈالا)۔ پھر انھوں نے جھگڑا کیا جناب رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔ ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ! کیا فلاں سے قصاص لیا جائے گا (یعنی ام حارثہ سے) قسم خدا کی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا سبحان اللہ! ام ربیع! اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا۔ ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پھر ام ربیع بھی کہتی رہی یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کنبے

(۴۳۷۴) ☆ بخاری میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن النضر نے کھائی تھی اور ام ربیع نے جو قسم کھائی اس سے جناب رسول اللہ کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ سفارش کریں مجروح کے کنبے والوں سے اور ان کو دیت پر راضی کریں اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سچا کر دیا۔ اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا نفس اور مادون النفس دونوں میں۔ اور جمہور کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفس میں قصاص ہوگا اور مادون النفس میں نہ ہوگا۔ اور بعضوں کے لئے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ))
والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کرے گا۔

باب: مسلمانوں کا قتل کب درست ہے

۴۳۷۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں مارنا درست نہیں مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا اس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے یا جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پھر جائے، مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

۴۳۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۷۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ ہم کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس کا بھیجا ہوا ہوں مگر تین شخصوں کا ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسرا وہ جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے۔ تیسرا جان بدلے جان کے۔

۴۳۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

باب مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

۴۳۷۵- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثُ الثُّبُوبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ))

۴۳۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۳۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِ التَّارِكِ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ أَوْ الْجَمَاعَةِ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثُّبُوبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ))

۴۳۷۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ ((وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ))

اللہ نزدیک مطلق قصاص نہ ہو گا۔ (نووی)

(۴۳۷۵) نووی نے کہا اس حدیث سے حنفیوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ذمی کافر کے بدلے مارا جائے گا اور آزاد غلام کے بدلے۔ مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں جیسے مالک اور شافعی اور احمد اور لیث۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پھر جائے تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو۔ پھر وہ قتل کیا جائے گا اگر تو بہ نہ کرے اور شامل ہے اس کو جو بدعت یا بغاوت اختیار کر کے مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے۔ جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم۔

باب بَيَانِ اِثْمٍ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

۴۳۷۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دِمَهِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ))

۴۳۸۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ ((لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ))

باب الْمُجَازَاةِ بِالْدَّمَاءِ فِي الْآخِرَةِ وَأَنْهَا

أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۳۸۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدَّمَاءِ))

۴۳۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ بَعْضُهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ ((يُقْضَى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ))

باب تَغْلِيزِ تَحْرِيمِ الدَّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ

وَالْأَمْوَالِ

۴۳۸۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

باب: جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان

۴۳۷۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ) کیونکہ اس نے اول قتل کی راہ نکالی۔

۴۳۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : قیامت کے دن سب سے پہلے خون

کا فیصلہ ہوگا

۴۳۸۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۳۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے بعض نے ”یقضی“ کے بجائے ”یحکم“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

باب : خون اور عزت اور مال کا حق کینا

سخت ہے

۴۳۸۳- حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

(۴۳۷۹) ☆ قابیل نے اپنے بھائی کو ناحق مارا۔ نووی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد میں سے یعنی جو کوئی بری بات نکالے اس کو قیامت تک گناہ ہوتا جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے پر پڑے گا۔ اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اس کو قیامت تک ثواب ہوتا رہے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔ اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے۔ انتہی

(۴۳۸۱) ☆ کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سب سے پہلے رہے گی اور خون حقوق العباد میں۔

(۴۳۸۳) ☆ ان چار چیزوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے۔ سوکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان کو

نے فرمایا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر دیا ہو گیا جیسا اس دن تھا جب خدائے تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے تھے۔ برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں)۔ تین مہینے تو برابر گئے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور جو تھا رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے بعد اس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہم نے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ پھر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (عزتیں) حرام ہیں تم پر جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہیں) اور قریب تم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ پوچھے گا تمہارے عملوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرٍ مُضَرٍّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَيُّ شَهْرٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ)) قَالَ ((مُحَمَّدٌ وَأَخِيسُهُ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضَلَالًا يَضْرِبُ بَغْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَّا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ

ظہر مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے۔ اس طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو گول مول کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا تھا۔ جس سال جناب رسول اللہ نے اخیر عمر میں حجتہ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی۔ تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے رو برو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب تو مضر ایک قوم ہے عرب

بَعْضَ مَنْ يُبْلَغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ((قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبٌ مُضَرٌّ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَرَجَعُوا بَعْدِي.

کو پھر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑو اور ایک دوسرے کو مارو۔ یہ حضرت کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبی جداتباہ کیا۔ جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچادے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہنچائے گا زیادہ یاد رکھنے والا ہو گا اس وقت سننے والے سے۔ پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچادیا۔

۴۳۸۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِحِطَامِهِ فَقَالَ ((أَتَذَرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ ((أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ بِالْبَلَدَةِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ)) قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبِشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا

۴۳۸۴- ابی بکرہ سے روایت ہے جب یوم النحر ہوا تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھامی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام لیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بے شک یہ یوم النحر ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس کا اور کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بے شک شہر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچادے پھر آپ متوجہ

لڑ میں ان کا رجب بھی تھا جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے۔ ان کے مقابل دوسری قوم تھی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مضر بہ نسبت اور قوموں کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اس لیے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

وَالِیْ جَزِیْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

ہوئے دو مینڈھوں کی طرف جو چت کبرے تھے اور ذبح کیا ان کو اور ایک گلہ کی طرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں۔

۴۳۸۵- چند الفاظ کے فرق سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۸۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِحِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۴۳۸۶- حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے خطبہ پڑھا یوم النحر کو تو فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ اور بیان کیا اسی حدیث کو جیسا اوپر گزرا، مگر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ مینڈھوں کے ذبح کا اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں اس دن تک جب ملو گے اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا۔ صحابہ کرام نے کہا ہاں پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کے حکم کو)۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہو۔

۴۳۸۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كُتُبَيْتَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ))

باب: قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے

بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

۴۳۸۷- علقمہ بن وائلؓ سے روایت ہے ان کے باپ نے کہا میں جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا دوسرے کو کھینچتا ہوا تسمہ سے اور کہنے لگا اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے؟ بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا تب وہ شخص بولا بے شک میں نے اس کو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا؟ وہ

۴۳۸۷- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ يَنْسَعِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْبَلْتَهُ)) فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقْبَلْتُ عَلَيْهِ الْيَبْنَ قَالَ

(۴۳۸۷) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اتنی باتیں نکلتی ہیں بجز مومن کو باندھنا ان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے مدعی مدعا علیہ سے پہلے جواب دعویٰ لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لیے معافی کا درست طریقہ

نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ ((كَيْفَ قَتَلْتُهُ)) قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْ فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْبِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَن نَفْسِكَ)) قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ ((فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ)) قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِسَنَعَتِهِ وَقَالَ ((ذُونُكَ صَاحِبُكَ)) فَأَنْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ قَتَلْتَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)) فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ ((إِنْ قَتَلْتَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)) وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ ((بِأَفْئِمْكَ وَإِئْمَ صَاحِبِكَ)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ ((فَإِنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ)) قَالَ فَرَمَى بِسَنَعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

۴۳۸۸- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنْبِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَأَنْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَحْرُهَا فَلَمَّا أُذْبِرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

بولہ میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اتنے میں اس نے مجھ کو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلبھڑی اس کے سر پر ماری وہ مر گیا جناب رسول اللہ نے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے؟ وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوا اس کملی اور کلبھڑی کے آپ نے فرمایا تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا میری اتنی قدر نہیں ہے ان کے پاس تب وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا وہ لے کر چلا جب پیٹھ موڑی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس کے برابر ہی رہے گا (یعنی نہ اس کو کوئی درجہ ملے گا نہ اس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ نے فرمایا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیر اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا ایسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اگر ایسا ہے تو خیر اور اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

۴۳۸۸- علقمہ بن وائل سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ جناب رسول اللہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو۔ آپ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا جس کو وہ کھینچ رہا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا قاتل اور مقتول

لہ ہونا مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بھی دیت کا جائز ہونا قتل عمد میں اقرار کا صحیح ہونا قتل میں۔ اتنی قاتل کو قصاص کے لیے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا۔

(۴۳۸۸) ☆ مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں ہتھیار لے کر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے انھیں۔ اور اس موقع پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئیں بھی اس میں داخل سمجھے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جائے جیسے پہلی حدیث میں فرمایا کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اس کے مثل ہوگا۔ جس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بھی اس طرح کی جہنم ہے

دونوں جہنم میں جائیں گے۔ ایک شخص اس سے جا کر ملا اور جناب رسول اللہ نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسمعیل بن سالم نے کہا میں نے یہ حبیب بن ثابت سے بیان کیا انھوں نے کہا مجھ سے ابن اشوع نے کہا کہ جناب رسول اللہ نے اس سے فرمایا تھا معاف کرنے کو لیکن اس سے انکار کیا۔

باب: پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان

۴۳۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا اس کا بچہ گر پڑا۔ تب جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا۔

۴۳۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لیے بروہہ دینے کا حکم ہوا وہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کنبے والوں پر ہے۔

۴۳۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں ہذیل

النَّارِ)) فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَغْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى.

بَاب دِيَةِ الْجَنِينِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَا وَشَبِّهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي

۴۳۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ رَمَتَا إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بَغْرَةً عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

۴۳۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَغْرَةً عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ النَّبِيَّ قَضَى عَلَيْهَا بِالْبَغْرَةِ تُؤْفِقُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنْ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا.

۴۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ

تین میں جائے گا حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارا تھا۔ عربی میں ایسے کلام کو تعریض کہتے ہیں اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیاء پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے۔ مثلاً خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ پوچھے کہ خونی کی توبہ درست ہے؟ وہ اس کے جواب میں یوں کہے کہ ابن عباس سے بہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگرچہ مفتی کے نزدیک ابن عباس کا یہ قول صحیح نہ ہو۔ (مختصر انواری)

(۴۳۸۹) ☆ خواہ بچہ ہو یا بچی۔ نووٹی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری ذیت واجب ہوگی یعنی سوا نوٹ مرد کے لیے اور پچاس عورت کے لیے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی نہ کہ مجرم کی ذات پر۔ یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور نبل کو فہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم کی ذات پر ہوگی اور شافعی کے نزدیک جرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا۔ (انتہی نووی)

(۴۳۹۱) ☆ یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ ڈیرے کی لکڑی سے مارا نووٹی نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے

مِنْ هَذَا بَلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ حَبِينِهَا غُرَّةَ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّبَاطَةِ الْهَذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)) مِنْ أَجْلِ سَجْوَةِ الَّذِي سَجَعَ.

۴۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتُ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَثَتَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْمَلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ.

۴۳۹۳- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبْتُ امْرَأَةً ضَرَبَتْهَا بِعَمُودٍ فَسَطَّاطٌ وَهِيَ حَبْلِي فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِعَبَائِيَّةٍ قَالَ فَحَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةَ لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنْغَرُمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَسَجَّعَ كَسَجَعَ الْأَعْرَابِ)) قَالَ وَحَجَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

(ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا۔ وہ بھی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہو گا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں۔ حمل بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا (یعنی لغو ہے)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے ایسی قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے۔

۴۳۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہو گا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا بلکہ یہ ہے کہ کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ پیانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا۔

۴۳۹۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا۔ وہ حاملہ تھی مر گئی۔ ان میں سے ایک بنی لحيان کی عورت تھی جناب رسول اللہ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی اور پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ مقرر کی۔ ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیانہ کھایا نہ چلایا ایسا گیا آیا۔ آپ نے فرمایا بدویوں کی طرح قافیہ دار عبارت بولتا ہے اور واجب کیا ان پر دیت کو۔

لہٰذا جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمدہ ہے اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہو تا نہ اس کی ذات پر دیت آتی ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

علماء نے کہا آپ نے اس کی برائی کی دو وجوہوں سے ایک تو یہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر میں تکلف کیا اور بناوٹ کی۔ اور اس قسم کا مجمع مذموم ہے نہ کہ وہ مجمع جو احادیث میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

۴۳۹۴- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے۔ مقتولہ پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ دلایا۔ قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اس کی جس نے نہ کھایا نہ پیانہ روپانہ چلایا یہ تو گیا۔ آپ نے فرمایا گنواروں کی طرح مسجع اور مقفی بوتا ہے۔

۴۳۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۹۶- حدیث وہی ہے جو اوپر گذری۔

۴۳۹۷- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے باب میں۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہ نے حکم دیا اس میں ایک بردے کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لاجو تیرے ساتھ گواہی دے۔ پھر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے موافق بیان کیا۔

۴۳۹۴- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ صَرَّتَهَا بِعُمُودٍ فَنُطِطَ فَاَتَيْتُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالْذِّبَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْحَبْنِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصِيَّتِهَا ((أَنْدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلُ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلُ قَالَ فَقَالَ سَجَعٌ كَسَجَعِ الْأَغْرَابِ)).

۴۳۹۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُ مَعْنَى حَدِيثِ حَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ.

۴۳۹۶- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَاسْقَطْتُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ ذِيَةَ الْمَرْأَةِ.

۴۳۹۷- عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْآخَرَانِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَا النَّاسَ فِي امْتِلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَيْسَ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ.



کِتَابُ الْحُدُودِ

حدوں کے مسائل

باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

۴۳۹۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ پاؤں دینا یا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

۴۳۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۰۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے گا مگر چو تھائی دینا یا زیادہ کی چوری میں۔

۴۴۰۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انھوں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر چو تھائی دینا یا زیادہ میں۔

۴۴۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

۴۴۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنَصَابِهَا

۴۳۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۳۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۴۴۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

۴۴۰۱- عَنْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ)).

۴۴۰۲- عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

۴۴۰۳- عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۴۳۹۸) ☆ نو دی نے کہا چور کا ہاتھ بالا جماع کاٹا جائے گا لیکن چوری کے نصاب میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل و کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن بصریؒ اور خوارج سے اور جمہور علماء کے نزدیک نصاب شرط ہے۔ اب اختلاف ہے اس کی مقدار میں۔ تو امام شافعی کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اس قدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک پانچ درم اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے۔ (مختصر)

۴۴۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تَقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقْلٍ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَقْفَةً أَوْ ثَرَسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنِ.

۴۴۰۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے چور کا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں کٹا ڈھال سے کم قیمت میں جھگہ ہو یا ترس۔ یہ دونوں قیمت دار ہیں (جھگہ بتقدیم جائے مہملہ مفتوحہ پھر جیم مفتوحہ اور ترس دونوں ڈھال کو کہتے ہیں۔ اسی طرح مجن اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے۔

۴۴۰۵- عَنْ أَبِي أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ ذُو ثَمَنِ.

۴۴۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

۴۴۰۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی۔

۴۴۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

۴۴۰۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ بعض نے ”قیمتہ“ کی جگہ ”ثمنہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۴۴۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ)).

۴۴۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر، چراتا ہے انڈے کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور چراتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔

۴۴۰۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ ((إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً)).

۴۴۰۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۴۰۶) ☆ یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چوتھائی دینار کے ہونگے۔

(۴۴۰۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لے اور بعضوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جائے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

۴۴۱۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا

۴۴۱۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریفہ تھی)۔ انھوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے اس باب میں جناب رسول اللہؐ سے؟ لوگوں نے کہا اتنی جرات تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ جو جناب رسول اللہؐ کا چہیتا ہے وہ کہے تو کہے (کیونکہ اسامہ

پدرس کا نام تھا جس کا چور ہو گیا۔ اس باب میں اس سے روایت ہے۔
ایسا کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ قسم خدا کی اگر فاطمہؓ چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔

۴۴۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی کہ قریش کو فکر اس عورت کی جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

۴۴۱۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ

(۴۴۱۰) یہاں کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جائے وہ سب پر بلا لحاظ چلنا چاہیے ورنہ ملک پر باد ہوگا حکومت تباہ ہو جائے گی۔ ان مسلمان جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور بے رحم ہیں۔ ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا نہ ملکی۔ ہر شخص شتر بے مہار ہے اور بعض بے وقوف اس کو آزادی اور حریت میں حال تھ کہ حریت یہی ہے کہ انسان قانون کو پابند ہو کر اپنے اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلا خوف و خطر مشغول رہیں اور زیادہ منافع اور مفاد اور ولایت قانون ہوں۔ یہ حدیث بھی فقہانوں کے نزدیک حضرت کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور خدا پرستی اور راست بازی ایسی مائتہ قوم میں جیسے اس زمانے میں عرب تھے بغیر خداوند کریم کی تعلیم اور امداد کے سمجھ میں نہیں

۴۴۱۰

امیت ہے
پیدا ہوئی
مہارک

سب سے کہ
بے قاعدہ ہو
نیال کرتے
سب سے
ایسی خاص
آئی۔

میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ سے انھوں نے کہا اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ کے سامنے سوا اسامہ بن زید کے جو چیتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا آخر وہ عورت جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اسامہ نے سفارش کی آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا غصے سے اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کیجئے معافی کی۔ جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان شان ہے پھر فرمایا بعد اس کے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا اسی بات نے کہ جب ان میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتواں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے) بعد وہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا۔ وہ میرے پاس آتی میں اس کے مطلب کو جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دیتی۔

۳۴۱۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے۔ اس کے لئے لوگوں نے اسامہ سے سفارش کی اسامہ نے جناب رسول اللہ سے کہا۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۳۴۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَخْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأْتَيْنِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حَدُّهُ اللَّهُ)) فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحْتَطَبَ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَطَعْتُ يَدَهَا)) قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ غُرُوزَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنْتَ ثَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۴۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَحْضُدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهَا فَأَتَى أَهْلَهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّيْتِ وَيُونُسَ.

۴۴۱۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأَتَيْنِي بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۴۱۲) یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کٹا کیونکہ لے کر مکر جانا سرقہ نہیں ہے بلکہ خیانت ہے۔ اکثر ائمہ کا بھی یہی قول ہے اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

فَعَادَتْ بِأَمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعْتُ))

بَابُ حَدِّ الزَّانِي

باب: زنا کی حد کا بیان

۴۴۱۴- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں)۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکالی۔ جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور شیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔

۴۴۱۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۱۶- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ پر جب وحی اترتی تو آپ کو سختی معلوم ہوتی اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا۔ ایک دن آپ پر وحی اتری آپ کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی۔ جب وحی موقوف ہو گئی تو آپ نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے راستہ کر دیا۔ اگر شیب سے زنا کرے اور بکر سے تو شیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کر دیں گے ایک سال تک۔

۴۴۱۷- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے۔

۴۴۱۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالشِّبُّ بِالشِّبِّ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ))

۴۴۱۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۱۶- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِدَلِيلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ ((خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الشِّبُّ بِالشِّبِّ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجَمَ بِالْحِجَارَةِ وَالْبَكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ))

۴۴۱۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا ((الْبَكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالشِّبُّ يُجْلَدُ))

(۴۴۱۴) ☆ نوویؒ نے کہا بکر جب زنا کرے بکر سے یا شیبہ سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہو گا اور شیبہ کو رجم کریں گے اسی طرح شیب اگر زنا کرے یا بکر سے تو شیب کو رجم کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک برس کے لیے جلا وطن کریں گے اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جس نے بزکاح صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگائیں گے اور شیب کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انھوں نے رجم کا انکار کیا ہے اور شیب کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے پھر رجم کریں گے اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلا وطن کریں گے مرد ہو یا عورت امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے۔ اتنی مختصر۔

وَيُرْجَمُ) لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً.

بَاب رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزَّوْنِ

۴۴۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَحْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِرُكِّ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِغْتِرَافُ.

۴۴۱۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَاب مَنْ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّوْنِ

۴۴۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ

باب: شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان

۴۴۱۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ جناب رسول اللہؐ کے منبر پر بیٹھے تھے انھوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمدؐ کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی۔ (اشیخ واشبیخہ اذا زنیاً فارجموہما) لیکن اس کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی ہے۔ ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا۔ جناب رسول اللہؐ نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا (یہ کہنا حضرت عمرؓ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے)۔ بے شک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو مھسن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمود ہو یا خود اقرار کرے۔

۴۴۱۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان

۴۴۲۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول اللہؐ کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ کو کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر

(۴۴۱۸) نووی نے کہا یہ حضرت عمرؓ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زنا کی حد لگادیں گے اور مالکؒ کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبر اجتماع کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت پر ذمہ نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے۔ یا مولیٰ سے ہے۔ اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمود ہونے سے حد نہ پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے۔ (۴۴۲۰) ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ اور احمد کا یہی قول ہے کہ زنا ثابت نہیں ہو تا جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس کو

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى
تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ
فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ثَنَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ
فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَبْكَ
جُنُونَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ أَحْصَيْتَ)) قَالَ
نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اذْهَبُوا بِهِ
فَارْجُمُوهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ
رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالمُصَلَّى فَلَمَّا أَدْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ
هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

۴۴۲۱- وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ حَالِدٍ بْنِ مُسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۲۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي
حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ.

۴۴۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔
آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس
نے اقرار کیا۔ جب چار بار اقرار کر چکا۔۔۔ تو آپ نے اس کو بلایا
اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے؟ وہ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو
بھن ہے (یعنی شیب ہے۔ اس کے معنی اوپر گزرے۔) وہ بولا
ہاں۔ تب آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو
(اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں)۔ جابر
نے کہا ہم نے اس کو رجم کیا عید گاہ میں (یا جنازہ گاہ میں نووی نے
کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لیے جو میدان ہو اس
کا حکم مسجد کا نہیں ہے)۔ جب پتھروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی
تو بھاگا۔ پھر ہم نے اس کو حرہ میں پایادہاں پتھروں سے مار ڈالا۔

۴۴۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

انہوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور نہ اس پر حد واجب
ہے اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی)

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اس کو چھوڑ دینا
چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جائے تو اس کو چھوڑ دیں گے ورنہ رجم کریں گے۔ اور مالک کے نزدیک اس کا پیچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور
حضرت امام شافعی کی دلیل وہ ہے جو ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرنا اور اللہ تعالیٰ
اس کی توبہ قبول کرے۔ (ابھی مختصراً)

۴۴۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ مَا عِزُّ بَنِ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَعَلَّكَ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَجْرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ حَطَبَ فَقَالَ ((أَلَا كَلَّمَا نَفَرْنَا غَارِيزٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَخَذَهُمْ لَهُ نَيْبٌ كَتِيبِ النَّيْسِ يَمْنَحُ أَخَذَهُمُ الْكُتْبَةُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأَنْكَلْتُهُ عَنْهُ))

۴۴۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُنَبِّئُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَلَّمَا نَفَرْنَا غَارِيزٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَخَذَكُمْ نَيْبُ نَيْبِ النَّيْسِ يَمْنَحُ إِخْذَاهُمْ الْكُتْبَةُ إِنْ اللَّهُ لَا يُمْكِنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا)) أَوْ نَكَلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهٗ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۴۴۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَأَفَقَهُ

۴۴۲۴- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے معز بن مالک کو دیکھا جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہ کے پاس وہ ایک شخص تھے ٹھکنے، ننگے ان پر چادر نہ تھی (یعنی اس وقت ان کا بدن ننگا تھا)۔ انھوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا شاید تو نے (بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا)؟ معز بولا نہیں قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کیا جب آپ نے ان کو رجم کیا۔ پھر فرمایا جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنی جماع کرتا ہے۔ دودھ سے مراد منی ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا (تاکہ دوسروں کو عبرت ہو)۔

۴۴۲۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ کے پاس ایک ٹھکنا شخص گھٹیلّا مضبوط ازار باندھے ہوئے آیا۔ اس نے زنا کیا تھا۔ آپ نے دوبار اس کی بات کو نالا پھر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا جب ہم نکلتے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے، کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو نصیحت ہو دوسروں کے لیے۔ راوی نے کہا میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انھوں نے کہا آپ نے چار بار اس کی بات کو نالا۔

۴۴۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۴۲۴) بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا مقصود حضرت کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے پھر جائے اور اس کی جان بچ جائے۔ اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اس کو اس طرح سے تعلیم دے اور اگر وہ پھر جائے تو اس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پھر ناان میں صحیح ہے۔

شَبَابَةٌ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّةٌ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي
غَامِرٍ فَرَدَّةٌ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

٤٤٢٧- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي
عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ ((بَلَغَنِي أَنَّكَ
وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدْ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ

٤٤٢٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ
يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْنِي
عَلَيَّ فَرَدَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ
ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ
أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ
فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَاذْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى
بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ
فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظَمِ وَالْمَدَرِ وَالْخَرْفِ قَالَ فَاشْتَدَّ
وَاشْتَدَّ ذُنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ
فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحِلَامَيْدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي
الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظِييًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ
((أَوْ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ النَّبِيِّ))

٣٣٢٧- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ
نے ماعز بن مالکؓ سے پوچھا جو خبر میں نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے؟
ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے جماع کیا فلاں
لوگوں کی لونڈی سے۔ ماعزؓ نے کہا ہاں سچ ہے۔ پھر اس نے چار بار
اقرار کیا۔ آپ نے حکم کیا پتھروں سے مارا گیا۔

٣٣٢٨- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا
نام ماعز بن مالکؓ تھا جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ
سے گناہ ہوا ہے تو سزا دیجئے مجھ کو۔ جناب رسول اللہؐ نے کئی بار اس
کی بات کو ٹال دیا پھر آپؐ نے اس کی بات کو ٹال دیا۔ پھر آپؐ نے
اس کی قوم سے پوچھا اس کا حال (کہیں مجنون تو نہیں ہے)۔ انھوں
نے کہا اس کو کوئی بیماری نہیں مگر اس سے ایسا کام ہو گیا ہے وہ
سمجھتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ
کر آیا رسول اللہؐ کے پاس اور آپؐ نے حکم کیا ہم کو اس کے رجم
کرنے کا ہم اس کو لے کر چلے بتقیع الغرقہ (مدینہ کا قبرستان ہے
یا اللہ میرا دفن بتقیع کو کر دے) کی طرف نہ ہم نے اس کو باندھنا
اس کے لیے گڑھا کھودا۔ ہم نے اس کو مارا ہڈیوں اور ڈھیلیوں اور
ٹھیکروں سے۔ وہ دوڑ کر بھاگا ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے یہاں
تک کہ حرہ میں آیا۔ وہاں نمود ہوا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے
مارا وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر شام کو جناب رسول اللہؐ خطبہ پڑھنے کو
کھڑے ہوئے اور فرمایا جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کو کوئی
نہ کوئی ہمارے پیچھے رہ کر بکری کی آواز کرتا ہے۔ مجھ پر ضروری

(٣٣٢٨) باندھنا تو کسی کے نزدیک ضروری نہیں گڑھا کھودنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالکؓ اور ابو حنیفہؓ اور احمدؓ کے نزدیک مرد یا
عورت کسی کے لیے گڑھا نہ کھودنا چاہیے اور قنادہ اور ابو ثور اور ابو یوسف کے نزدیک دونوں کے لیے گڑھا کھودنا چاہیے اور ابو حنیفہؓ سے بھی ایک
روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک جس کا رجم شہادت سے ہو اس کے لیے گڑھا کھودیں اور جس کا اقرار سے ہو اس کے لیے نہ کھودیں۔

عَلَيَّ أَنْ لَا أُوْتِيَ بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَلْتُ بِهِ ((قَالَ فَمَا)) (اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ)).

ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا دوں۔ پھر نہ آپ نے دعا کی اس کے لیے نہ اس کو برا کہا (دعا اس لیے نہیں کی کہ اور کوئی اس طمع سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا تدارک ہو گیا اور اس کی توبہ قبول ہو گئی)۔

۴۴۲۹- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ النَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا)).

۴۴۲۹- وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے بکری۔ اخیر تک۔

۴۴۳۰- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّئِنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۴۴۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۳۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ ((وَيَحْكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَيَحْكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ

۴۴۳۱- بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا ارے چل اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے ایسا ہی فرمایا جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں کاہے سے پاک کروں تجھ کو ماعزؓ نے کہا زنا سے جناب رسول اللہ نے (لوگوں سے) پوچھا کیا اس کو جنون ہے؟ معلوم ہوا مجنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا

ظہر اور شافعیہ کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھودیں لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں۔ ایک یہ کہ سینہ تک گزرنا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ کھلے۔ دوسرا نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ تیسرا یہ کہ گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں تاکہ اس کو بھاگنے کا موقع ملے۔ (نودی مختصر)

(۴۴۳۱) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحتہ موجود ہے عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کو سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا۔ اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا اظہر

اور اس کا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہیں پائی پھر آپ نے فرمایا (ماعز سے) کیا تو نے زنا کیا؟ وہ بولا ہاں آپ نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا ماعزؓ تباہ ہو اگناہ نے اس کو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں وہ جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا مجھ کو پتھروں سے مار ڈالیے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے جناب رسول اللہ تشریف لائے اور صحابہ بیٹھے تھے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھے فرمایا دعا مانگو ماعز کے لیے صحابہ نے کہا اللہ بخشے ماعز بن مالک کو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے بعد اس کے آپ کے پاس ایک عورت آئی غامدہ کی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا اری چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اس کی درگاہ میں عورت نے کہا آپ مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو لوٹایا تھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی میں پیٹ سے ہوں زنا سے آپ نے فرمایا تو خود؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا ٹھہر جب تک تو جنے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جنے) پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا غامدہ یہ جن چکی ہے آپ نے فرمایا ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ

حَتَّىٰ إِذَا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ((فِيمَ أَطْهَرُكَ)) فَقَالَ مِنَ الزَّوْنِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبِهَ جُنُونٌ)) فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ ((أَشْرَبَ خَمْرًا)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمَرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةُ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ)) قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سِعَتْهُمْ)) قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ ((وَنَحْلِكَ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ)) فَقَالَتْ أَرَأَيْكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ إِنِّي أَهْلِي حُبْلَى مِنَ الزَّوْنِ فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا ((حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ)) قَالَ فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتُ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ ((إِذَا لَا نَرَجُمُهَا وَنَدَغَ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ

لے کہ کبیرہ گناہ یہی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس کا اختلاف ہے۔

سبحان اللہ یہ غامدہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

يُوضِعُهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رِضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَرَجَمَهَا.

۴۴۳۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ ((أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تَنْكُرُونَ مِنْهُ شَيْئًا)) فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَ فِيمَا نَرَى فَأَتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتْ الْغَامِذِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحَبْلَى قَالَ إِمَّا لَا ((فَأَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي)) فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي حِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ ((أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطِمْيهِ)) فَلَمَّا قَطَمْتُهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي

کے نہ چھوڑیں گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! میں بچے کو دودھ پلوانوں گا۔ تب آپ نے اس کو رجم کیا۔

۴۴۳۲- حضرت بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک اسلمی آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو پاک کریں آپ نے ان کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے ان کو پھیر دیا۔ بعد اس کے ان کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کرایا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے اور تم نے کوئی بات دیکھی؟ انھوں نے کہا ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور ان کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ پھر تیسری بار ماعز آئے آپ نے ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا انھوں نے کہا ان کو کوئی بیماری نہیں نہ ان کی عقل میں کچھ فتور ہے۔ جب چوتھی بار وہ آئے (اور انھوں نے یہی کہا میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کیجئے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعز کو شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو) تو آپ نے ایک گڑھا ان کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کئے گئے اس کے بعد غامد کی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا مجھ کو پاک کیجئے آپ نے اس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ایسے پھرانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو پھرایا تھا قسم خدا کی میں تو حاملہ ہوں (تو اب زنا میں کیا شک ہے) آپ نے فرمایا اچھا اگر تو نہیں لوٹتی (اور توبہ

(۴۴۳۲) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی اور ابن عباس کے نزدیک ساقط نہ ہوگی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے خود اس عورت پر نماز پڑھی حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ زانیہ تھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں مالک اور احمد کے نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مگر حرم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں اور امام شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑھیں اور زہری کے نزدیک کوئی نہ پڑھے

کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جانیے کے بعد آنا۔ جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اسی کو تو نے جناب جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھٹے تو آ (شافعی اور احمد اور اسلمی کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جتنے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک جتنے ہی رجم کریں گے۔) جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ کے میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا اور یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش کے لیے پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا اس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کو سنگسار کرنے کا۔ خالد بن ولیدؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر خالد کے منہ پر گر۔ خالد نے اس کو برا کہا۔ یہ برا کہنا اس کا جناب رسول اللہؐ نے سن لیا آپ نے فرمایا خبردار اے خالد! ایسا مت کہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا)۔ پھر حکم کیا آپ نے اس پر نماز پڑھی گئی اور وہ دفن کی گئی۔

۴۴۳۳- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنا سے۔ اس نے کہا

۴۴۳۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تھ پڑھے۔ اور قہارہ کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑھیں یہاں تک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بھی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا تھا کہ مردوں سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضرت کی نماز کے طفیل سے اس زمانے کے اولیاء اور صلحاء سے بھی بڑھ کر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۴۴۳۳) ☆ سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اس کے درجے بلند کرے اور اپنی رحمت سے ہم گناہ گار تھ

اے نبی اللہ کے میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگائیے۔ جناب رسول اللہ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے۔ نووی نے کہا عورت کو بٹھا کر رجم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے۔ اور بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے۔) پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سب کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان خدا کے واسطے دے دی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْتَهَا فَقَالَ ((أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعْتَ فَأَتِنِي بِهَا)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى))

۴۴۳۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۳۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جنگلی جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے۔ دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجئے اور اذن

۴۴۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

اور روسیاهوں کی بھی مغفرت کرے۔

جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگ عالموں اور درویشوں سے بھی دشوار ہے۔ جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذرا سی بے عزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لیے گوارہ نہیں کرتے اور دنیا داروں کی خوشامد اور چالوسی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

(۴۴۳۵) ☆ نووی نے کہا انیس کو اس لیے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کرے کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہوگی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہوگی اور یہ تاویل ضروری کس لیے کہ زنا کی حد کے لیے انیس کا بھیجا ضروری نہ تھا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بھی اس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

دیتجئے مجھ کو بات کرنے کا۔ آپ نے فرمایا کہہ اس نے کہا میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا اس نے زنا کیا اس کی بی بی سے۔ مجھ سے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی۔ پھر میں نے عالموں سے پوچھا انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایک برس تک جلا وطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو پھیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلا وطن رہے۔ اور اے انیس (بن ضحاک اسلمی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو رجم کر۔ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی۔

۴۴۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان

۴۴۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کیا تھا تو جناب رسول اللہ تشریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا تورات میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انھوں نے کہا ہم دونوں کامنہ کالا کرتے ہیں، اونٹ پر ایک کامنہ ادھر اور ایک کامنہ ادھر یعنی دونوں کی پیٹھ ملی رہتی ہے تاکہ لوگ دونوں کامنہ دیکھیں۔ پھر ان کو چکر لگواتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا تورات لاؤ اگر تم سچ کہتے ہو۔ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا۔ عبد اللہ بن سلام (یہودیوں کے عالم جو

نَعَمْ فَأَقْضِ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ وَأُذِّنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَقْدَمْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالنَّعْمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاعْذُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْنَهَا)) قَالَ فَقَعَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

۴۴۳۶- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَاب رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الزَّنى

۴۴۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَبِيَّ يَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ ((مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ زَنَى)) قَالُوا نُسُودٌ وَجُوهُهُمَا وَنَحْمَلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وَجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ ((فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)) فَجَاءُوا بِهَا فَفَرَعُوها حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا

۴۴۳۷) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محسن کیسے ہو گا اور کافروں پر فردع دین کا بھی حکم ہے۔ اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے۔ اور آپ نے یہودیوں کو

مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے انھوں نے کہا آپ اس شخص سے کیسے اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں رجم کئے گئے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے ان کو رجم کیا۔ میں نے دیکھا مرد عورت کو پجاتا تھا پتھروں سے اپنی آڑ کر کے (یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے)۔

۴۴۳۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی تو یہود جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۴۴۳۹- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۴۰- براء بن عازبؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ کے سامنے ایک یہودی نکلا کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے کھایا ہوا۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں خدا کی جس نے اٹھرا تو رات کو حضرت موسیٰؑ پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔ اور جو تم مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا ہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے۔ لیکن ہم میں کے عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے۔ آخر ہم نے کہا سب جمع ہوں اور ایک سزا ٹھہرائیں جو شریف رذیل سب کو دیا کریں۔ پھر ہم نے منہ

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَبْقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

۴۴۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزَّيْنِيِّ يَهُودِيَيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَيْنًا فَآتَتْ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

۴۴۳۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۴۴۰- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مُحَمَّمًا مَحْلُودًا فَدَعَاهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ)) قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ ((أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ)) قَالَ لَا وَلَكُونَا أَنْكَ نَشْدُ نَبِيَّ بِهَذَا لَمْ أَخْبِرْكَ نَحْدَهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْتَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ نَقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ

لہ سے دریافت کیا ان کو الزام دینے کے لیے نہ کہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔ اچھی مختصر۔

کالا کرنا کوئلے سے اور کوڑے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا اللہ میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں جب ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا۔ پھر آپ نے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایہا الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر یہاں تک کہ فرمایا ان اوتینم هذه فخذوه یعنی یہودیہ کہتے ہیں محمدؐ کے پاس چلو اگر آپ کالا منہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دیں تو بچے رہو (یعنی نہ مانو)۔ پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں کہ جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔ یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتریں۔

۴۴۴۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۴۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے اسلام کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہودی میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو۔

۴۴۴۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۴۴- ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ نے رجم کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا سورہ نور اترنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انھوں نے کہا

وَالْوَضِيعَ فَجَعَلْنَا التَّخْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ)) فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزَنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أُرَيْتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ يَقُولُوا أَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّخْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّحْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ فِي الْكُفْرِ كُلِّهَا.

۴۴۴۱- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نَزُولِ الْآيَةِ.

۴۴۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَأَمْرَأَةً.

۴۴۴۳- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمْرَأَةً.

۴۴۴۴- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا

(۴۴۴۲) ☆ اور عائد یہ ایک عورت کو جو ازد میں سے تھی۔

(۴۴۴۳) ☆ ابو اسحاق نے یہ اس لیے پوچھا کہ سورہ نور میں زنا کی حد سو کوڑے مذکور ہیں مگر مرد اس سے وہی زانی اور زانیہ ہیں جو محسن نہ ہوں ورنہ رجم کئے جائیں گے اور اس پر اجماع ہے علماء کا جیسے اوپر گزرا۔

أُنزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَدْرِي

٤٤٤٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِغْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ))

یہ میں نہیں جانتا۔

٣٣٣٥- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے اگرچہ اس کا نکاح ہو چکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے اور نہ جھڑ کے اس کو۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جھڑ کے اس کو۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت آئے۔

٣٣٣٦- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنْ أُنْزِلَ إِسْحَاقُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ((ثُمَّ يَبِغْهَا فِي الرَّابِعَةِ))

٤٤٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَيْنِ قَالَ ((إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ يَبِغُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ)) لَا أَدْرِي أَبَعَدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ

٣٣٣٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ سے پوچھا گیا لونڈی جو محضہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت کی آئے ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

٣٣٣٨- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ

(٣٣٣٥) ☆ نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حاکم کا کام ہے۔ اور تیسری بار کے زنا میں بھی حد لگانا چاہیے۔ اگر کئی بار زنا کیا لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی کافی ہے۔ اور بیچنے کا حکم احتیاباً ہے جمہور کے نزدیک اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے۔ اتنی مختصر

۴۴۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۴۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
الْحُثَيْنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي
يَبْعُهَا فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النَّفْسَاءِ

باب: نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان
۴۴۵۰- ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے خطبہ پڑھا تو فرمایا اے لوگو! اپنی لونڈی غلاموں کو حد لگاؤ خواہ وہ
محسن ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ کی ایک لونڈی نے
زنا کیا آپ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا دیکھا تو وہ ابھی جنی
تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے۔ میں نے
جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا (جو ابھی
کوڑے لگانا موقوف رکھا)۔

۴۴۵۰- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ
عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ
الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أُمَّةَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي
أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ
فَحَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتَلَهَا فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((أَحْسَنْتَ))

۴۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں اس کو چھوڑ
دیتا ہوں جب تک وہ اچھی ہو (یعنی نفاس سے صاف ہو۔ یہی حکم
ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو)

۴۴۵۱- عَنْ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي
الْحَدِيثِ ((أَتْرُكُهَا حَتَّى تَمَازِلَ))

باب: شراب کی حد کا بیان

۴۴۵۲- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ
کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو
دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور ایسا حضرت ابو بکرؓ نے کیا۔
جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔
عبد الرحمن بن عوف نے کہا سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہے
(یعنی حد قذف جو قرآن میں وارد ہے)۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسی
کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کے لیے)۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ
۴۴۵۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ
شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِحَرِيدَتَيْنِ نَحْوِ أَرْبَعِينَ
قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ
النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفُ الْخُلُودِ ثَمَانِينَ
فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ

۴۴۵۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۵۳- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ ذَكَرَ نَحْوَهُ

۴۴۵۴- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے

۴۴۵۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

شراب پینے میں مارا شاخوں اور جوتوں سے۔ پھر ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے چراگا ہوں سے اور گاؤں سے تو انھوں نے کہا تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

۴۴۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۵۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں چالیس مار مارتے تھے ٹھنیوں سے اور جوتوں سے اخیر تک۔

۴۴۵۷- حصین بن منذر سے روایت ہے میں عثمان بن عفانؓ کے پاس موجود تھا ولید بن عقبہ کو لایا گیا، انھوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھیں تھیں پھر کہا میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لیے تو دو آدمیوں نے ولید پر گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے۔ دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تھا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے کا ہے کو کر تا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا اٹھو اس کو حد لگاؤ (یہ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ وہ گواہ شراب پینے کے ہو گئے۔ نووی نے کہا اس میں دلیل ہے امام مالکؒ کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اس کو حد ماری جائے گی اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پیا ہو یا زبردستی سے پیا ہو۔ اور دلیل امام مالکؒ کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے۔

یعنی خلافت کے مزے انھوں نے لوٹے اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی انہی کو کرنے دو۔ یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صلاح مشورہ کے طور پر حضرت علیؓ سے کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت حضرت عثمانؓ اٹھائیں۔

نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے احکام کی عظمت کرتے تھے۔ اور ان کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کے۔ اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اس کے برخلاف سمجھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلفائے راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے

يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلَيْهِ
يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو
بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ وَهَذَا
أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّنَاجِ مِنْهُ فَلَمْ
أُحْفَظْهُ.

کی عزت اور عظمت بڑھانے کے لیے حکم دیا۔ اور امام کو یہ امر جائز
(ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدنا حسنؑ سے فرمایا اے حسن!
اٹھ اور اس کو کوڑے لگا) سیدنا حسنؑ نے کہا عثمان خلافت کا
سرور لے چکے ہیں تو گرم بھی انہیں پر رکھو۔ حضرت علیؑ اس بات
پر غصہ ہوئے سیدنا حسنؑ پر اور کہا اے عبد اللہ بن جعفر اٹھ
اور کوڑے لگا ولید کو۔ وہ اٹھے اور ولید کو کوڑے لگائے اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ گنتے جاتے تھے۔ جب چالیس کوڑے لگائے اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا بس ٹھہر جا۔ پھر کہا کہ جناب
رسول اللہؐ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمرؓ نے اسی لگائے اور
سب سنت ہیں۔ اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

۴۴۵۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا
كُنْتُ أَقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ

۴۴۵۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اگر کسی پر حد
قائم کروں تو وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہ ہو گا مگر شراب کی حد

تو راشدین کی سنت پر اور مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ
ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہیں اور انہوں نے کہا کہ شراب تھوڑی پی جائے یا بہت اس میں اسی کوڑے ہیں اور ان سے منقول ہے نجاشی کو
اسی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کو شراب میں اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتوں سے بخاری کی
روایت کو ترجیح ہوتی ہے۔ اور یہ اختلاف اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ اس کوڑے کے دوسرے ہوں گے تو چالیس کے اسی ہو گئے اور احتمال ہے
کہ هذا احب الی جو حدیث میں ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہوں گے۔ مگر اس صورت میں چالیس کے بعد تھم جانے کا کیوں حکم دیتے۔
واللہ اعلم اتمی مع زیادة۔

امام نوویؒ نے کہا کہ مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پئے یا بہت
اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں گے اگرچہ بار بار پیتا جائے۔ اور قاضی عیاضؒ نے ایک طائفہ شاذہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار
کوڑے لگائیں گے کہ ناخ اس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گزری لا یحل دم امری مسلم الا باحدی ثلث اخر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اس
کے اختلاف پر اجماع ہونا۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے فخری حد کتنے کوڑے ہیں تو شافعی اور ابو ثور اور ابو داؤد اور اہل ظاہر کے چالیس کوڑے
ہیں اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور اوزاعیؒ اور ثوریؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں۔ اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ یہ چالیس یا اسی بار خواہ
کوڑے سے باریں خواہ جوتی سے خواہ چھری سے خواہ کپڑے سے۔ اور بعضوں نے سوا کوڑے کے اور چیزوں سے جائز نہیں رکھا اور یہ غلط فاحش
ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ کے۔ اتمی مختصراً۔

☆ (۴۴۵۸) یعنی اس میں کوئی حد معین نہیں کی۔ نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو پھر امام یا اس کا جلا داس
کو حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلا د پر نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مر جائے تو اس میں دیت اور کفارہ ہے لہذا

میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرتؑ نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔

۴۴۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی بھی ہے۔

باب : تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے

۴۴۶۰- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جائے دس کوڑوں سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔

باب : حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

۴۴۶۱- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے۔ پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہو گا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپالے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کر دے چاہے عذاب کر لے۔

۴۴۶۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے عورتوں کی یہ آیت پڑھی ان لا یشترکن باللہ شیئاً

مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ.

۴۴۵۹- عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ

۴۴۶۰- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)).

بَابُ الْحُدُودِ كَفَّارَاتٍ لِأَهْلِهَا

۴۴۶۱- عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ ((تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)).

۴۴۶۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلًا عَلَيْنَا آيَةُ النِّسَاءِ أَنْ لَا يُشْرَكَ

لله لیکن دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کہ کفارہ خاص اس کے مال سے دی جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک دیت بیت المال سے دی جائے گی اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک تعزیر میں بھی کوئی تاوان نہ ہو گا نہ امام پر نہ اس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر۔ اتھی۔ (۴۴۶۰) ☆ امام احمد کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالک کے نزدیک انکی کوئی حد نہیں جہاں تک امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور شافعیؒ کے نزدیک آزاد کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمدؒ کا مذہب ہے۔

(۴۴۶۱) ☆ نووی نے کہا جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے۔ مراد اس سے وہ گناہ ہیں جو سوا شرک کے مذکور ہوئے۔ کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اس کا کچھ کفارہ ہے۔

بِاللَّهِ شَيْئًا آيَةً

اخیر تک۔

۴۴۶۳- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی عورتوں سے لی ان باتوں پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں گے کسی کو نہ چوری کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کریں گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے اس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔

۴۴۶۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی جناب رسول اللہؐ سے انہوں نے کہا ہم نے بیعت کی آپ سے ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ چوری نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ نافرمانی کریں گے (خدا کی اس میں سب گناہ آگئے)۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لیے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ خدا کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

باب: جانور کسی کو مارے یا کان یا کنویں میں کوئی گر

پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی

۴۴۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی اس

۴۴۶۳- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النَّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا بَعْضُنَا بَعْضًا ((فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ))

۴۴۶۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنْ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ يَأْبِغُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهَبَ وَلَا نَعْصِيَّ فَإِلْحَنَةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ

بَابُ جُرْحِ الْعَجَمَاءِ وَالْمَغْدِنِ وَالْبَيْتَرِ

جَبَّارٌ

۴۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

(۴۴۶۵) نوویؒ نے کہا جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کیساتھ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا۔ لیکن اگر جانور کے ساتھ ہانکنے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتھ یا پاؤں سے کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑکائے (جیسے کہتے کو کسی پر آسائے)۔ اور امام مالک کے لئے

- ((الْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جَبَارٌ وَالْبَنُرُ جَبَارٌ وَالْمَغْدِنُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ))۔
 ۴۴۶۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ لِّلثِّبِ مِثْلَ حَدِيثِهِ۔
 ۴۴۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔
 ۴۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْبَنُرُ جَرَحُهَا جَبَارٌ وَالْمَغْدِنُ جَرَحُهُ جَبَارٌ وَالْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ))۔
 ۴۴۶۹- عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔
- کاتاوان کسی پر نہ ہوگا) اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے۔ اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔
 ۴۴۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
 ۴۴۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔
 ۴۴۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنویں کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔
 ۴۴۶۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔



نزدیک مالک پر تاوان ہے۔ اور شافعیہ نے بھی کہا ہے کہ جس جانور کا نقصان رسائی مشہور ہو جائے اس میں تاوان ہوگا کیونکہ مالک پر اس کا باندھنا ضروری تھا۔ اور رات کو نقصان پہنچائے تو امام مالک کے نزدیک تاوان ہے اور امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے ورنہ نہ ہوگا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں خواہ رات کو خواہ دن کو۔ اور جمہور کے نزدیک دن میں چر جانے کا ضمان نہیں۔ اور لیث اور سحنون کے نزدیک ضمان ہے۔ اور کان کو جو فرمایا لغو ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملکی زمین میں کان کھودے یا بنجر زمین میں پھر کوئی راہ چلنے والا اس میں گر کر مر جائے یا مزدور مزدوری کرنے میں وہاں ہلاک ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ملکی یا بنجر زمین میں کنواں کھودے اور اس میں گر کر ہلاک ہو یا کنواں کھودنے والا مزدور ہلاک ہو تو اس میں تاوان نہیں ہے۔ البتہ اگر راہ میں کنواں کھودے یا غیر کے ملک میں بغیر اس کی اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا۔ اور یہ جو فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں جاہلیت کے زمانے کے خزانے کو۔ ہمارا اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے کہا کہ رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیونکہ رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا۔

کِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

احکام اور فیصلوں کے مسائل

باب: مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے

۴۴۷۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو دلا دیا جائے جو دعویٰ کریں تو بعضے دوسروں کی جان اور مال لے لیں گے لیکن مدعی علیہ کو قسم کھانا چاہیے۔

۴۴۷۱- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا قسم کا مدعی علیہ کو۔

باب : ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا

۴۴۷۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

۴۴۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ)) .

۴۴۷۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ .

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ

۴۴۷۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ .

(۴۴۷۱) ☆ دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں۔ یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزاروں جھگڑوں کا فیصلہ کرنا معلوم ہو گیا۔ جب کوئی دعویٰ کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگیں گے۔ اگر وہ گواہ نہ لائے تو مدعی علیہ سے قسم لیں گے۔ پھر اگر وہ قسم کھائے تو دعویٰ پاک ہو اور جو قسم نہ کھائے تو دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اور اس حدیث سے شافعی اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی خواہ مدعی سے۔۔۔۔۔ تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو۔ اور امام مالک اور فقہائے سنیہ کا یہ قول ہے کہ مدعی علیہ سے اس وقت قسم لیں گے جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کاروبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیوں سے بار بار قسم لے گا۔ مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے۔ (نووی)

(۴۴۷۲) ☆ جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اس سے قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے۔ اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث کے نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم سے دعویٰ ثابت نہ ہو گا۔ لیکن ان کا قول مخالف ہے اس حدیث کے اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علیؓ اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہؓ سے اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباسؓ کی روایت ہے اور اس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا۔ پس امام ابو حنیفہؒ کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنِ بِالْحُجَّةِ

۴۴۷۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ))

۴۴۷۴- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۴۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ حَلْبَةَ خَصْمٍ بِيَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَتْلَعَ مِنْ بَعْضٍ فَأَخْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا))

۴۴۷۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَجَبَةً خَصْمٍ بِيَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

باب: حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا

۴۴۷۳- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں۔ پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ لے کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اسے دلا رہا ہوں۔

۴۴۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۷۵- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمے والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلاؤں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔

۴۴۷۶- اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کی پکار سنی ام سلمہ کے دروازے پر۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(۴۴۷۵) ☆ نووی نے کہا یہ جو جناب رسول اللہ نے فرمایا میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حکم اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے۔ اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر مقدمہ میں آپ کو اصلی امر بتلا دیتا مگر منظوریہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے۔ اور جن لوگوں نے آپ کے اجتہاد میں خطا جائز رکھی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہو اگرچہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا اور یہ مخالف ہے حدیث صحیح اور اجماع کے۔ (انتہی مختصراً)

باب قَضِيَّةِ هِنْدِ

باب: ہند ابو سفیانؓ کی بی بی کا فیصلہ

۴۴۷۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي بَنِيكَ))

۴۴۷۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہند بیٹی عتبہ کی ابو سفیانؓ کی بی بی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیانؓ بخیل ہے مجھ کو اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر میں اس کے مال میں سے لے لیتی ہوں اور اس کو خبر نہیں ہوتی تو کیا اس کا گناہ ہو گا مجھ پر؟ جناب رسول اللہ نے فرمایا تو اس کے مال میں سے لے لے دستور کے موافق جتنا تجھ کو اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔

۴۴۷۸- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۴۷۸- ہشام سے اسی سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۴۴۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خِيَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ عِيَالِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خِيَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ عِيَالِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُسْبِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَتَفَقَّ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ))

۴۴۷۹- حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ہند زوجہ ابو سفیانؓ کی (جو عتبہ کی بیٹی تھی اور بڑی دشمن تھی حضرت کی اس کا باپ اور چچا جنگ بدر میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس عداوت سے اس نے احد کی جنگ میں جناب امیر کا کلیجہ چبا ڈالا۔ پھر مسلمان ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی) جناب رسول اللہؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! ساری زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہ تھے جن کو میں یہ چاہتی ہوتی کہ خدا انکو تباہ کرے آپ کے خیمہ والوں سے زیادہ اور اب ساری زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہیں ہیں جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ خدا ان کو عزت دے آپ کے خیمے والوں سے زیادہ۔ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ اور آپ کی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اور اب سب سے زیادہ آپ اور آپ کی آل مجھ کو محبوب ہے۔) جناب رسول اللہؐ

(۴۴۷۷) نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے یا یہ اس کو خبر کر کے نہ لے سکے تو اس کے مال میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے۔ اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور امام مالکؒ نے اس کو ناجائز رکھا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فیصلہ یا حکم یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گھر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہے جب یہ معلوم ہو کہ خاوند برائے مانے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قضاء علی الغائب درست ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ کہ حقوق اللہ میں۔ انتہی مختصر

نے فرمایا ابھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سمائے گا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ! ابوسفیانؑ بخیل ہے تو کیا مجھے خرچ ہوگا اگر میں اس کا روپیہ اس کے بال بچوں پر صرف کروں بغیر اس کی اجازت کے؟ آپ نے فرمایا تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اس کا مال لٹا دے اور بے جا خرچ کرے)۔

۴۴۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ کے گھر والوں کی ذلت ہو اور آج کے دن مجھے آپ کے گھر والوں کی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور ابھی زیادہ ہوگی۔ پھر ہند نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کنجوس آدمی ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔

باب: بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت

۴۴۸۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑے رہو (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ بک بک کرنے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار

۴۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ مِنْ رِبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ حَبَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ حَبَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْزُوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)) ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيئٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا فَقَالَ لَهَا ((لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ))

باب النہی عن کثرة المسائل و
إضاعة المال

۴۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ))

گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے (یعنی بے فائدہ خرچ کرنے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی آتش بازی میں) ۴۴۸۲- ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا۔

۴۴۸۳- "مغیرہ بن شعبہ" سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر نافرمانی ماذوں کی اور زندہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں)۔ اور برا جانتا ہے تین باتوں کو (گو اتنا گناہ نہیں جتنا پہلے تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بک بک اور بہت پوچھنا اور مال کو برباد کرنا۔

۴۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تمہارے اوپر۔

۴۴۸۵- شعبیٰ سے روایت ہے مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہؓ نے مغیرہؓ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ مغیرہؓ نے لکھا میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتوں کو۔ ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں۔ سلیم شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی شیر کی چھوٹی)۔ دوسرے مال کو تباہ کرنا بے جا خرچ کرنا۔ تیسرے بہت پوچھنا۔

۴۴۸۶- دراد سے روایت ہے مغیرہؓ نے معاویہؓ کو لکھا سلام ہو تم پر۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے۔ حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیوں کو گاڑ دینا اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا

۴۴۸۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا.

۴۴۸۳- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتٍ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)).

۴۴۸۴- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۴۴۸۵- عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

۴۴۸۶- عَنْ وَرَادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتٍ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ))

وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ.

چاہیے۔ اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچھ پوچھ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے۔

بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

باب: جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو
اس کا ثواب

۴۳۸۷- ابو قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے انھوں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ہے۔

۴۴۸۷- عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

۴۳۸۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۸۸- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۳۸۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۴۴۸۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

(۴۳۸۷) ☆ نوویؒ نے کہا مراد وہ حاکم ہے جو عالم ہو حکم کے لائق۔ اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں اگر وہ حکم کرے تو گناہ گار ہو گا اگرچہ اس کا حکم اتفاقاً حق ہو جائے۔ اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور باقی مخطی ہیں لیکن مخطی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے۔ اس لیے کہ اس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی، امام اسحاق، امام ابو حنیفہ کوئی، امام اجل احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اسحاق بن راہویہ، امام بخاری، امام اصبہ، امام سہون، امام طحاوی، امام ابن المبارک، امام ابن شبرمہ، امام ابن ابی لیلیٰ، امام دسکج، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام مزنی، امام ابو ثور، امام ابن منذر، امام لیث بن سعد، امام ابن تیمیہ، امام ابن جریر طبری، امام شوکانی ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے گوان سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ انھوں نے خدا کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی یا بد گوئی سے باز رہنا چاہیے۔ راضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے۔ آمین یا رب العالمین۔

باب: غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا
مکروہ ہے

۴۴۹۰- عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا اور میں نے لکھا عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے جحشان کے 'مت حکم کر دو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔
۴۴۹۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا جو دین
میں نکالی جائیں

۴۴۹۲- حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے وہ رد ہے)۔
۴۴۹۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

باب کَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ
غَضَبَان

۴۴۹۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسَجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ)).

۴۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ.

باب نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ
مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ

۴۴۹۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)).

۴۴۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

(۴۴۹۰) ☆ نوودی نے کہا اور یہ بھی حکم ہے جب بھوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتا اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضرت نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت میں اٹھی

(۴۴۹۲) ☆ یعنی لغو ہے اور مردود ہے اس سے بچنا چاہیے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مختصرات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں اور دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

(۴۴۹۳) ☆ یعنی وہ عمل لغو ہے اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا اور بندوں کو اس کے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتوں کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور ان کا گھرا جڑ گیا۔ کیونکہ اگر انھوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے اگلوں نے نکالے ہیں اور حدیث تو سب پر رد کرتی ہے۔

باب بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ

۴۴۹۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهُدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَها)) .

باب : اچھے گواہوں کا بیان

۴۴۹۴- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو بتاؤں بہتر گواہ کون ہے؟ وہ جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے۔

باب بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ

۴۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّئْبُ فَذَهَبَ بَابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ أَنْتِ وَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ اتَّوْنِي بِالسَّكِينِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمِنِيذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ)) .

باب: مجتہدوں کا اختلاف

۴۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں تھیں اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اتنے میں بھڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا۔ ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے گیا۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد کے پاس آئیں۔ انھوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہو گیا) انکی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور ان سے سبب حال بیان کیا انھوں نے کہا چھری لاؤ ہم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیں گے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی ماں کا دریافت کرنا منظور تھا)۔ چھوٹی نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے مت کاٹ بچے کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا (تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکومت توڑنا درست نہیں۔ مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہو گا یا صرف بطور فتویٰ کے ہو گا) ابو ہریرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہیں ہم تو یہ کہہ کرتے تھے۔

☆ (۴۴۹۴) یعنی جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خون تلف ہو تا ہو اور حق والے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینی چاہیے۔ اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی یا جولا قن نہ ہو گواہی دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۹۶- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ
مَعْنَى حَدِيثِ وَرَقَاءَ.

باب: حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرادینا
بہتر ہے

باب اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ
الْخَصْمَيْنِ

۴۴۹۷- ہمام بن منہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو
ابو ہریرہؓ نے بیان کیں ہم سے جناب رسول اللہؐ سے سن کر پھر
بیان کیں کئی حدیثیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جناب
رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین
خریدی پھر جس نے زمین خریدی اس نے ایک گھڑا سونے کا بھرا
ہوا اس میں پایا۔ جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے)
تو اپنا سونا لے لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں
خریدا تھا۔ جس نے زمین بیچی تھی اس نے کہا میں نے تیرے ہاتھ
زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا (تو سونا بھی تیرا ہے۔ سبحان اللہ
باع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے)۔ پھر
دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے؟ ایک
نہ کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔
اس نے کہا اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور اس
سونے کو دونوں پر خرچ کرو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی دو (غرض
صلح کر دی اور یہ مستحب ہے تاکہ دونوں خوش رہیں)۔

۴۴۹۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا
لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي
عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ
الْأَرْضَ وَلَمْ أَتُبَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي
شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ
فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ
الْكُفْمَا وَلَدَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ
الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ
وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا))



کِتَابُ اللَّقْطَةِ پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

۴۴۹۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ ((اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا)) قَالَ فَضَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا))

۴۴۹۸- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو۔ آپ نے فرمایا بتلا اس کی تھیلی اور اس کا ڈھکن ایک سال تک پھر اگر اس کا مالک آئے تو دے دے نہیں تو تجھے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف میں لا)۔ پھر اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب ہے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے (پیٹ میں جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اس کا جوتہ بھی اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیتا ہے۔

(۴۴۹۸) نو دہائی نے کہا لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا واجب ہے یا مستحب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے واجب نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ جائے ایسی ہو جہاں امن ہو تو اٹھالینا مستحب ہے ورنہ واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اس کو بتلانا اور شناخت کرنا واجب ہے بالا تفاق اگر وہ حقیر شے نہ ہو۔ اور یہ جب ہے کہ اٹھانے والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو۔ اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہیں ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ اور حقیر شے کو اتنے دنوں تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہ آئے گا۔ اور بتلانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں وہ چیز ملے وہاں اور بازاروں اور مسجدوں اور مجموعوں میں پکڑے کہ جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو وہ میرے پاس پہنچے۔ پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آجائے اور اپنی شے پہچان لے تو وہ شے اس کے حوالہ کی جائے گی۔ اور اگر کوئی شخص آئے اور اپنے دعویٰ کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر تصدیق نہ کرے تو دینار دست نہیں اور جو تصدیق کرے تو دینار دست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہوں اس وقت تک پانے والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جائے گا۔ یہ سب جب تک ہے کہ پانے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سال بھر تک بتلائے اور مالک نہ ملے تو پانے والے کو اختیار ہے خواہ اس کو اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے یا اس کا مالک بن جائے امیر بو یا غریب۔ اور مالک بننے کی یہ شکل ہے کہ زبان سے کہے میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت ملک کی کر لی۔ اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو لقمہ

۴۴۹۹- زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلا پھر پہچان رکھ اس کا ڈھکنا اور اس کی تھیلی (یہ دوسری پہچان ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آئے تو اس کو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو ادا کر دے اس کو ایک شخص بولایا رسول اللہ ﷺ بھٹی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ایک شخص بولایا رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپ کے رخسارے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا بعد اس کے آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے مشک یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ملے۔

۴۵۰۰- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۵۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت رہے گا۔

۴۴۹۹- عَنْ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ ((عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَعِفَاصُهَا ثُمَّ اسْتَفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّتْ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)).

۴۵۰۰- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمَرُو فِي الْحَدِيثِ ((فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَفِقْهَا)).

۴۵۰۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَرَّتْ وَجْهُهُ وَجَنَّتُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً ((فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ)).

لے وہ اپنے سے مع زیارت کے لے لے گا اور جو بعد مالک ہونے کے وہ شے پانے والے کے پاس تلف ہو جائے تو اس کا تاوان لازم ہو گا اور داؤد کے نزدیک لازم نہ ہو گا۔ اور بکری اور اونٹ میں آپ نے فرق کیا کس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک بتلائے بعد اس کے کاٹ کر کھا گیا اب مالک آیا تو تاوان دینا ہو گا۔ ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک تاوان نہ ہو گا۔ انتہی مختصر

۴۵۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّقْطَةِ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرَقِ فَقَالَ ((اَعْرِفْ وَكَأَافَهَا وَعِفَافَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلِتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَائِفُهَا يَوْمًا مِنَ الذَّهْرِ فَأَذَّهَا إِلَيْهِ)) وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْبَابِلِ فَقَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا دَعَهَا فَإِنْ مَعَهَا جِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا)) وَسَأَلَهُ عَنْ الشَّاةِ فَقَالَ ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ))

۴۵۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْبَابِلِ زَادَ رِبِيعَةً فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ ((فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَافَهَا وَعَدَّذَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ))

۴۵۰۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرِفْ ((فَاعْرِفْ عِفَافَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ))

۴۵۰۵- عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَأَذَّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَافَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَّذَهَا))

۴۵۰۶- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ

۴۵۰۲- زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے جو صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سونایا چاندی کے لقطہ کو آپ نے فرمایا اس کا بندھن اور اس کی تھیلی پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت رہے گا تیرے پاس (اور صرف کرنے سے پیچھے جب مالک آئے تو تاوان دینا ہوگا)۔ پھر جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو ادا کر۔ اور پوچھا آپ سے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو۔ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جو تاتا ہے مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے درخت کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو۔ اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اس کو لے لے کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔

۴۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے تھیلی کو وہ کیسی ہے اور گنتی کو کتنے روپے ہیں اور بندھن کو وہ کیسا ہے؟ پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ورنہ وہ تیرا ہے۔

۴۵۰۴- زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر کے) جب اس کا مالک آئے تو ادا کر۔

۴۵۰۵- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا تھیلہ اور اس کا شمار۔

۴۵۰۶- حضرت سلمہ بن کھیلؓ سے روایت ہے میں نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن

صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي دَعْنِي فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أَعْرِفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي أَنِّي حَاجِبْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَيَقُولُهُمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَرَفْتَهَا ((حَوْلًا)) قَالَ فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ ((عَرَفْتُهَا حَوْلًا)) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ ((عَرَفْتُهَا حَوْلًا)) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عِدَّتَهَا وَوَعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ((وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا)) فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذْهَبُ بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ.

۴۵۰۷- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ عَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَصَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَيَّ قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَفْتُهَا عَامًا وَاحِدًا.

۴۵۰۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ

ربیعہ جہاد کو نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا پایا اس کو اٹھالیا۔ زید اور سلمان نے کہا پھینکو۔ میں نے کہا نہیں پھینکتا بلکہ میں اس کو دریافت کروں گا۔ پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا۔ وہ کہے گئے کہ پھینک پر میں نے نہ مانا۔ ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہاں ابی بن کعب سے ملا ان سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان کہتے تھے۔ انھوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی سواشر فیوں کی جناب رسول اللہ کے زمانے میں میں اس کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا سال بھر دریافت کر اس کے مالک کو۔ میں نے دریافت کیا کوئی پہچاننے والا نہیں ملا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر۔ میں نے پوچھا کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا اس کی گنتی کر اور اس کی تھیلی اور ڈھکن دل میں جمالے پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لا میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کے لیے فرمایا ایک سال کے لیے۔

۴۵۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ شعبہ نے کہا میں سلمہ سے ملا دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے ایک سال تک بتلا۔

۴۵۰۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۵۰۷) امام نووی نے کہا جو بعض روایتوں میں تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے۔ مگر علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

عَامِينَ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ وَحَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ ((فَإِنْ جَاءَ أَحَدُ يُخْبِرُكَ بَعْدَهَا وَوَعَانَهَا وَوَكَّالَهَا فَأَعْطَهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةٍ وَكَيْعٍ وَإِلَّا فَفِيهِ كَسْبِيلٌ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعَ بِهَا))

بَاب فِي لُقْطَةِ الْحَاجِّ

٤٥٠٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ.

٤٥١٠- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعْرِفْهَا))

بَاب تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

مَالِكِهَا

٤٥١١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتِيَ مَشْرُبَتَهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيَتَقَلَّ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ))

باب: حاجیوں کی پڑی چیز کا بیان

٣٥٠٩- عبد الرحمن بن عثمان تمیمی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

٣٥١٠- زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے (اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہچان کروانا اور بتلانا ضروری ہے)۔

باب: جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے

حرام ہے

٣٥١١- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دھوئے مگر اس کی اجازت سے۔ کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھری میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے؟ اسی طرح جانوروں کے پتھن ان کے خزانے ہیں کھانے کو تو کوئی نہ دھوئے کسی کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے۔ (مگر جو مرتاہو مارے بھوک کے وہ بقدر ضرورت کے دوسرے کا کھانا بغیر اجازت کے کھا سکتا ہے۔ لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک مردار

کھالے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کھانا۔)

۳۵۱۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۵۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَيَنْتَقِلُ)) إِنَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((فَيَنْتَقِلُ طَعَامَهُ)) كَرَوَايَةِ مَالِكٍ.

بَابُ الضِّيَافَةِ وَنَحْوِهَا

باب: مہمان داری کا بیان

۳۵۱۳- ابو شریح عدویٰ سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ خاطر داری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ۔ لوگوں نے کہا تکلف کب تک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلف ایک دن رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کھانا کھلائے)۔ اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنی دو دن معمولی کھانا کھلائے)۔ پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے۔ اور جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

۴۵۱۳- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَذْنَائِي وَأَبْصَرْتُ عَيْنَائِي حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)) قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

(۳۵۱۳) ☆ نووی نے کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہے واجب نہیں ہے۔ لیکن لیث اور امام احمد کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے۔ اور امام احمد نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے رہنے والوں پر جہاں مسافر کو بازار میں کھانا نہیں ملتا اور شہر والوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اس پر عمل سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے۔ علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضروری ہے جیسے علم طب، بدنی صحت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ تمام شرور اور بری باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ ازماست کہ برماست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ پاؤں اور شرمگاہ۔ پھر جس نے ان تینوں کو عقل، عین اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا وہ مراد کو پہنچ گیا۔ اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کے نہ کی جائے جب تک آدمی خاموش ہے تو بے فکر ہے جہاں کوئی بات کرنا چاہیے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی حال یا مال میں تو پیدا نہ ہوگی۔ اگر غور سے یہ امر ثابت ہو تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت ہو ورنہ بہر حال خاموشی اور سکون بہتر ہے فقط۔

۴۵۱۴- عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ قَالَ ((يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِبُهُ بِهِ))

۴۵۱۵- عَنْ شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَذْنَائِي وَبَصَرَ عَيْنِي وَوَعَاةَ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ ((وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ بِمِثْلِ)) مَا فِي حَدِيثِ وَكَيْفَ

۴۵۱۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ تَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ))

۴۵۱۴- ابو شریح خزاعی سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح اس کو گناہ میں ڈالے گا؟ آپ نے فرمایا اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لیے۔

۴۵۱۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آنکھ نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۵۱۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہیے لے لو۔

(۴۵۱۴) ☆ تو خواہ مخواہ وہ اس کی غیبت کرے گا کہ بڑا بے حیا آدمی ہے یا کہیں سے حرام مال لا کر کھلائے گا تو ہر حال میں گناہگار ہوگا۔ غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحات نہیں ہے۔ (نووی)

(۴۵۱۶) ☆ امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب میں ہے جو بھوکے تھے مارے مارتا ہو اس کی ضیافت واجب ہے اگر لوگ نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں بچھڑے لے۔ یا مراد یہ ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول کرو زبان سے ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث اداسل اسلام میں تھی مہمانداری جب واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گئی۔ حضرت نے صلح کی تھی کافروں سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی۔ پر یہ دونوں تاویلیں ضعیف اور باطل ہیں کیونکہ صلح کی کوئی دلیل چاہیے اور صلح اس شرط پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی نہ کہ رسول اللہ کے زمانہ میں۔ (نووی)

بَابِ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ

بِفَضْلِ الْمَالِ

۴۵۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ))

بَابِ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ

وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا

۴۵۱۸- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنَحَرَ بَعْضُ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطْعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النَّطْعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَخْزَرَةٍ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبِضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرْبَنَا

باب: جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے

۴۵۱۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل تو شہ ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس تو شہ نہیں۔ پھر آپ نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

باب: جب تو شہ کم ہوں تو سب تو شہ ملا دینا

مستحب ہے

۴۵۱۸- ایسا بن سلمہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے ہم جناب رسول اللہ کے ساتھ نکلے ایک لڑائی میں وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سوار یوں کے کاٹنے کا۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم دیا ہم نے اپنے تو شوں کو جمع کرنے کا۔ اور ایک چمڑا بچھایا اس پر سب لوگوں کے تو شے اکٹھے ہوئے۔ سلمہ نے کہا میں لمبا ہوا اس کے ناپنے کے لیے تو ناپا اس کو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ (لشکر کے) چودہ سو تھے۔ پھر ہم سے لوگوں نے کھایا

(۴۵۱۷) ☆ بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استحباً ہے نہ کہ وجوباً۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

(۴۵۱۸) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث میں دو معجزے ہیں حضرت کے ایک تو کھانا بڑھ جانا دوسرا پانی بڑھ جانا۔ ماذری نے کہا یہ معجزہ اس طرح پر تھا کہ جو بڑھایا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا جز اور پیدا کر دیتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے۔ اور آپ کے معجزے دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہے۔ دوسرے جیسے کھانا بڑھنا یا پانی بڑھنا اور مانند اس کے اور یہ لفظ اگرچہ متواتر ہے

فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((فَهَلْ مِنْ وَضُوءٍ)) قَالَ
فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي
قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدْغِفُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ
مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ
مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((فَرِغَ الْوَضُوءُ))

خوب پیٹ بھر کر اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا۔
تب جناب رسول اللہ نے فرمایا وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص ڈول میں
ذرا سا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اور
ہم سب لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا، خوب بہاتے جاتے تھے
چودہ سو آدمیوں نے۔ بعد اس کے آٹھ آدمی اور آئے انھوں نے
کہا وضو کا پانی ہے؟ جناب رسول اللہ نے فرمایا وضو ہو چکا۔



اللہ نہیں ہیں پر معائناتو اتر ہیں جیسے حاتم کی سخاوت یا اخف بن قیس کا علم۔ اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام کا سکوت ایسے معجزے بیان ہوتے وقت
دلیل ہے اس کے صحت کی۔

ت۔ت۔ت بالخیر

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

- زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلزبا، دلفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔
- ♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
 - ♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
 - ♦ کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔
 - ♦ اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک اصول تحفہ۔
 - ♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
 - ♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔